150 سے زائد کتب و رسائل سے ماخوذ اسلامی مہینوں

کے فضائل، عبادات اور اَوراد و وَظائف پر مشتمل کتاب

اسلامی مہینوں کے فضائل

(عبادات، دُعائیں اَوراد و وَظائف)

مُحرَّمُ الحرام

صَفَرُ المُظفَّر

رَبیعُ الاوّل

رَبیعُ الآخِر

جُمادَی الاُولٰی

جُمادَی الاُخریٰ

رَجَبُ المُرَجَّب

شَعبانُ المُعظَّم

رَمَضانُ المُبارَک

شَوّالُ المُکرَّم

ذُوالقَعدۃِ الحَرام

ذُوالحِجَّۃِ الحَرام

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی

اسلامی مہینوں کے فضائل

(عبادات ۔۔ دعائیں ۔۔ اَوراد و وَظائف)

مؤلف: محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

پیشکش

مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی مہینوں کے فضائل

صفحات : 337

پیشکش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

پہلی بار : ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ، جولائی 2019ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ   حوالہ نمبر: 227

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”اسلامی مہینوں کے فضائل“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

24 - 04 - 2019

www.dawateislami.net   E.Mail: ilmia@dawateislami.net

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! **تبلیغِ قرآن و سنّت** کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لیے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”**المدینۃ العلمیۃ**“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللهُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجِم کُتُب (۶) شعبۂ تخریج[1]

---

① ... تادمِ تحریر (ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ) 11 شعبے مزید قائم ہوچکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیاو علما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) شعبہ مَدَنی کاموں کی تحریرات۔ (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

"**المدينة العلمية**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂِ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "**المدينة العلمية**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضانُ المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

”یا رحمةً للعٰلمین“ کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 13 ”نیتیں“

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث: 5942)

مَدَنی پھول: جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

① ہر بار حمد و② صلوٰۃ اور ③ تعوّذ و④ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ⑤ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر ⑥ حتی الوسع باوُضُو اور ⑦ قِبلہ رُو ہو کر مطالَعہ کروں گا۔ ⑧ قرآنی آیات اور ⑨ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ ⑩ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ⑪ نیز صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین کے نام کے ساتھ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گا۔ ⑫ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ⑬ اس حدیثِ پاک ”**تَهَادَوْا تَحَابُّوْا** یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (مؤطا امام مالک، 2/407، حدیث: 1731) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

قدر کیجئے ماہ و سال کی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مسلمان ہیں اور بلاشُبہ مسلمان کی زندگی کا مقصد اللہ وَحدَہٗ لَاشَرِیک کی بندگی و اطاعت ہے، اس لیے ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتے ہوئے فرائض وواجبات کی پابندی کرتے رہیں اور ذکر و دُرود، حمد و نعت، تلاوت و دُعا نیز نفل نماز و روزہ جیسی عبادات سے بھی اپنا دامنِ اعمال بھرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ خیر و بھلائی کے کاموں میں جلدی بھی کریں کیونکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بھلائی کے کاموں میں جلدی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور ایسے لوگوں کی تعریف بھی کی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا: **ترجمہ کنزالعرفان:** اور اپنے ربّ کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(پ4، اٰلِ عمران:133) اور فرمایا: **ترجمہ کنزالعرفان:** اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ (اللہ کے) خاص بندوں میں سے ہیں۔(پ4، اٰلِ عمران:114)

یقیناً عقلمند ہے وہ مسلمان جو صحت و فرصت کے اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے کتابِ زندگی کے صفحات کو اعمالِ صالحہ سے پُر کرے اور اس حقیقت سے آنکھیں نہ چرائے کہ نیکیاں کرنے کی مہلت اور اس کا اختتامی وقت صرف سانسوں کی روانی تک ہے اور یہ روانی کب تک ہے ہم نہیں جانتے۔ ہمارے بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ کر نہ صرف خود زندگی کے ایام و اوقات اور سانسوں کی ہمیشہ قدر کی بلکہ دوسروں کو بھی ان کی قدر و منزلت کا احساس دلایا۔ ❀ امیرُ المؤمنین حضرت

سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے ارشاد فرمایا: یہ ایّام تمہاری زندگی کے صفحات ہیں انہیں اچّھے اعمال سے زِینت بخشو۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: تمہاری عمر روزانہ مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ❀ حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں ایک مُدّت تک اللہ والوں کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اَہَم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (1) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دے گا۔ (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تمہیں کسی بُرے کام میں مشغول کردے گا۔[1]

ہمیں چاہئے کہ زندگی بھر نیکیوں کی طرف مائل رہیں اور بالخصوص جن مہینوں، دنوں اور ساعتوں کی قدر و اہمیت قرآن و حدیث اور اقوالِ صحابہ و بزرگانِ دین میں بیان کی گئی ہے ان میں معمول سے بڑھ کر عملِ خیر کیلئے کوشش جاری رکھیں کہ ہمیں فکرِ آخرت کا ذہن دینے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زندگی بھر خیر کی تلاش جاری رکھو اور اللہ پاک کی رحمت کے خوشبودار جھونکوں کی جستجو کرتے رہو، بے شک اللہ پاک اپنی رحمت کے خوشبودار جھونکے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔[2] اور ارشاد فرمایا: بے شک تمہاری زندگی کے ایام میں تمہارے ربّ کی رحمت کے خوشبودار جھونکے ہیں، ان کی جستجو میں لگے رہو، کیا خبر ان میں سے

---

1 . . . انمول ہیرے، ص 16

2 . . . شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللہ تعالیٰ، 2/42، حدیث: 1121

کوئی جھونکا تمہیں بھی نصیب ہو جائے اور اس کے بعد تم کبھی بد بخت نہ ہو۔[1]

یہ کتاب اسلامی سال کے 12 مہینوں کے بابرکت دنوں کے فضائل و معمولات پر مشتمل ہے۔اس کا مطالعہ اِنْ شَآءَ اللہ رحمتِ الٰہی کے خوشبودار جھونکوں کے حصول کی جستجو بڑھانے میں انتہائی معاون و مدد گار ثابت ہو گا۔

150 سے زیادہ کتب و رسائل سے ماخوذ اس کتاب پر **المدینۃ العلمیۃ** کے چھ مدنی اسلامی بھائیوں نے تقریباً دو ماہ کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص محمد عدنان چشتی عطاری مدنی، فرمان علی عطاری مدنی، اویس علی عطاری مدنی اور سیّد عمران اختر عطاری مدنی زَادَاللہُ عِلْمَہُم نے خوب کوشش کی۔ کتاب پر مختلف مراحل میں کام کیا گیا ہے، چند یہ ہیں: ❀ موضوع سے متعلق عربی، فارسی اور اردو کتب سے مواد جمع کیا گیا۔ ❀ جمع شدہ مواد کو کتابی صورت میں ترتیب دیا گیا۔ ❀ اس دوران عربی عبارات کا ترجمہ، تخریج، تفتیشِ تخریج نیز تقابل بھی کیا گیا ہے۔ ❀ حتی المقدور حوالہ اصل کتب سے ہی دیا گیا ہے۔ ❀ لفظی غلطیوں سے بچنے کے لئے پروف ریڈنگ بھی کی گئی ہے۔اس کتاب کا نام امیر اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "**اسلامی مہینوں کے فضائل**" تجویز فرمایا ہے۔ اس کی شرعی تفتیش دار الافتاء اہلسنت کے حافظ محمد کفیل عطاری مدنی زَادَاللہُ عِلْمَہ نے فرمائی ہے۔

اللہ پاک اسے قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کے لئے مفید بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۱۸ شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ مطابق 24 اپریل 2019ء

---

1 . . . معجم کبیر، 19/233، حدیث: 519

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

اُف وہ رہِ سنگلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ
اے مرے مشکل کشا! تم پہ کروڑوں درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیراتِ عاشوراء کی برکات:

عاشوراء کے روز مُلکِ ''رَے'' میں قاضی کے پاس ایک سائل آکر عرض گزار ہوا: میں ایک بہت نادار و عیال دار آدمی ہوں آپ کو یومِ عاشوراء کا واسطہ! میرے لئے دس سیر روٹی، پانچ سیر گوشت اور دو درہم کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر وقتِ مقرر پر آیا تو عصر میں بلایا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی کچھ نہ دیا خالی ہاتھ ہی ٹَرخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ ایک

1 ... مسند الفردوس، باب الیاء، 277/5، حدیث: 8175
2 ... حدائق بخشش، ص266

نصرانی (کرسچین) کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ تو فقیر نے عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کیے۔ جسے سُن کر نصرانی نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا، اپنی ضَرورت بیان کیجئے۔ سائل نے اس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔ اُس آدمی نے دس بوری گیہوں، سو سیر گوشت اور بیس دِرہم پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اَہل و عِیال کے لیے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت و حرمت کے صدقے مقرّر ہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے نظر اٹھا کر دیکھ! جب نظر اٹھائی تو دو عالیشان محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے مگر چونکہ تم نے اُسے (خالی ہاتھ) لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں نصرانی (کرسچین) کے لئے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو نصرانی (کرسچین) کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی "نیکی" کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی "نیکی" مجھے بیچ دو۔ نصرانی نے کہا: میں روئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ پاک کی رحمت و عنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ واقعی یہ مبارک ماہ

---

1 ...روض الریاحین، الحکایة السابعة والعشرون...الخ، ص275

اپنی عظمت، شان اور مرتبے میں بے شمار فضائل کا حامل ہے۔ اُولوالعزم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ماہِ محرّم الحرام کو نسبت حاصل ہے۔ آئندہ صفحات میں آپ ماہِ محرّمُ الحرام کی انہی برکتوں کا ذکر ملاحظہ کریں گے۔

"محرم" کہنے کی وجہ:

اسلامی سال کا پہلا مہینا محرم ہے اس ماہِ مبارک کی حرمت کی وجہ سے اِسے "مُحرّم" کا نام دیا گیا ہے۔[1] روایات میں محرّمُ الحرام کے مزید دو نام آئے ہیں:

(1) محرّمُ الحرام کو شَھْرُ اللّٰہ (اللہ پاک کا مہینا) بھی کہتے ہیں اور اِسے یہ نام دینے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ محرّمُ الحرام کی حرمت اللہ پاک کی طرف سے ہے، مخلوق میں کسی کو اس کی تبدیلی کا اختیار نہیں ہے جیسے زمانۂ جاہلیت میں لوگ کرتے تھے کہ محرّمُ الحرام کے بجائے صفرُ المظفّر کو حرمت والا مہینا قرار دے دیتے تھے۔[2]

(2) محرّمُ الحرام میں جنگ بندی کی وجہ سے ہتھیاروں کی آوازیں نہیں سُنی جاتیں اِس احترام کی وجہ سے اِس ماہ کو "شَھْرُ اللّٰہ الْاَصَم یعنی اللہ پاک کا بہرا مہینا" کہتے ہیں۔[3]

پہلا مہینا "محرّمُ الحرام" ہی کیوں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمت پر قربان جایئے کہ ہمارے پیارے ربّ نے ہم پر کرم نوازی فرمائی اور اسلامی سال کا آغاز محرّم الحرام کے بابرکت

1... تفسیر ابن کثیر، التوبة، تحت الآية 36، 4/128

2... لطائف المعارف، وظائف شهر الله المحرم، المجلس الاول... الخ، الفصل الاول... الخ، ص 37

3... لطائف المعارف، ص 35۔ غريب الحديث لقاسم بن سلام، 5/3

مہینے سے کیا اور اس میں اجر و ثواب اور خیر و برکت کے کثیر مواقع عطا فرمائے۔ بندۂ مومن کے لئے اپنا پسندیدہ بننے کی راہیں کھول دیں تاکہ سال کی ابتداء ہی سے بندہ اپنے ربّ کے قریب ہو جائے اور توبہ کرے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں۔ نیکیوں کا اثر بندے پر سال کے اختتام تک رہے حتّٰی کہ سال کا آخری مہینا ذوالحجۃ الحرام بھی عبادت میں گزرے امید ہے کہ اس کے لئے پورے سال کی اطاعت لکھی جائے کیونکہ جس کے عمل کا شروع عبادت ہو اور عمل کا اختتام بھی عبادت ہو تو وہ اس کے حکم میں ہے جو دونوں عملوں کے درمیان بھی عبادت میں ہی لگا رہا ہو۔[1]

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ　　گناہوں سے ہردم بچا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی　　کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محرّمُ الحَرام کے فضائل

ماہِ محرّمُ الحرام کے کئی فضائل احادیثِ مبارکہ میں آئے ہیں، اُن میں سے تین یہ ہیں: (1) ایک شخص حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! رمضان کے علاوہ میں کس مہینے میں روزے رکھوں؟ ارشاد فرمایا: ”اگر تُم نے رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنے ہوں تو مُحرّم کے روزے رکھو کہ یہ اللہ پاک کا مہینا ہے، اس مہینے میں ایک دن ہے جس میں اللہ پاک نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسروں کی توبہ بھی قبول فرمائے

1... لطائف المعارف، وظائف شهر الله المحرم، المجلس الاول۔۔۔الخ، الفصل الاول۔۔۔الخ، ص36

2... وسائلِ بخشش، ص105

گا۔"[1] (2) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ماہِ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ پاک کے مہینے محرّم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔"[2] (3) حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: رات کا کونسا حصہ بہترین ہے اور کونسا مہینا افضل ترین ہے؟ ارشاد فرمایا: رات کا بہترین حصہ اس کا درمیان ہے اور افضل ترین مہینا اللہ پاک کا وہ مہینا ہے جسے تم محرّم کہتے ہو۔[3]

محرم کے پہلے عشرے کی عظمت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے مُحرّمُ الْحَرام کی فضیلت ملاحظہ فرمائی، اس مبارک ماہ کا پہلا عشرہ پچھلی شریعتوں سے ہماری شریعت تک نہایت بابرکت و محلِ عبادت رہا ہے۔[4] اس کے بارے میں حضرت سیِّدُنا ابو عثمان نہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام تین عشروں کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ (1) رمضانُ المبارک کا آخری عشرہ (2) ذوالحجۃ الحرام کا پہلا عشرہ (3) محرّم الحرام کا پہلا عشرہ۔[5]

یومِ عاشوراء:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مبارک ماہ میں 10 محرّمُ الحرام کو خصوصی اہمیت

---

1 ... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، 327/1، حدیث: 1334

2 ... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص456، حدیث: 2755

3 ... سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، باب ای الاشہر الحرم افضل، 470/2، حدیث: 4216

4 ... فتاویٰ رضویہ، 24/512 ماخوذاً

5 ... لطائف المعارف، وظائف شہر اللہ المحرم، المجلس الاول ۔۔۔ الخ، الفصل الاول ۔۔۔ الخ، ص36

حاصل ہے اِسے یومِ عاشوراء کے نام سے جانا جاتا ہے۔10 محرّمُ الحرام کو عاشوراء کہنے کی ایک وجہ یہ بھی کہ اِس دن اللہ پاک نے 10 انبیائے کرام کو اعزاز واکرام سے نوازا۔[1]

یومِ عاشوراء کی مبارک نسبتیں:

یومِ عاشوراء کو انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام سے خصوصی نسبت حاصل ہے اس لئے یہ مبارک دن بہت بابرکت اور اہم ہے، آیئے !اس مبارک دن کی نسبتوں کا مختصر تذکرہ ملاحظہ کرتے ہیں:(1)یومِ عاشوراء کو حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کی مدد کی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار اس میں ہلاک ہوئے۔(2)حضرت نوح عَلَيۡهِ السَّلَام کی کشتی "جودی پہاڑ" پر ٹھہری۔(3)حضرت یونس عَلَيۡهِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔(4)حضرت سیّدنا آدم عَلَيۡهِ السَّلَام کی قبولیتِ توبہ کا دن ہے۔(5)حضرت یوسف عَلَيۡهِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔ (6)حضرت عیسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آپ عَلَيۡهِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔(7) حضرت داوٗد عَلَيۡهِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔(8)حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَام کی اسی دن ولادت ہوئی۔ (9)حضرت یعقوب عَلَيۡهِ السَّلَام کی بینائی کا ضُعف اسی دن دور ہوا۔ (10)حضرت ادریس عَلَيۡهِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔(11)اسی روز اللہ پاک نے حضرت ایوب عَلَيۡهِ السَّلَام کی آزمائش دور فرمائی۔(12) یومِ عاشوراء کو ہی حضرت سلیمان عَلَيۡهِ السَّلَام کو بادشاہت عطا ہوئی۔[2](13)نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو خاص لوگوں کی مغفرت کامُژدہ ملا۔(نزھۃ القاری 3 / 409)

---

1 ...فیض القدیر، حرف العین، 394/4، تحت الحدیث:5365

2 ...عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، 233/8

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور یومِ عاشوراء:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اَنَّ یَوْمَ الزِّیْنَۃِ اَلْیَوْمُ الَّذِیْ اَظْھَرَ اللہُ فِیْہِ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ وَالسَّحَرَۃِ، وَھُوَیَوْمُ عَاشُوْرَاءَ یعنی زینت والے دن سے مراد وہ دن ہے جس میں اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون اور جادوگروں کے پاس بھیجا تھا اور وہ عاشوراء کا دن تھا۔[1] یہ دن بنی اسرائیل کی عید کا دن تھا۔ روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام عاشوراء کے دن کتان کے کپڑے زیبِ تن فرماتے اور اِثْمِدْ سرمہ لگایا کرتے تھے۔[2]

عہدِ رسالت اور یومِ عاشوراء:

زمانۂ جاہلیت میں قریش یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِس دن کا روزہ رکھتے تھے[3] اور اسی دن کعبۃُ اللہ شریف کا غلاف تبدیل کیا جاتا۔[4]

خیبر اور مدینہ منورہ میں یہودیوں کی بہت بڑی تعداد آباد تھی، چونکہ ان کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور بنی اسرائیل نے یومِ عاشوراء ہی کو فرعون سے نجات پائی تھی لہٰذا اِس دن کو بطورِ عید منایا کرتے اور روزہ رکھا کرتے۔[5] جب نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی بھی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: آج کے دن روزہ کیوں

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند ابن عباس، 519/2

2 ... لطائف المعارف، وظائف شھر اللہ المحرم، المجلس الثانی فی فضل یوم عاشوراء، ص 57

3 ... بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، 656/1، حدیث: 2002

4 ... بخاری، کتاب الحج، باب قول اللہ تعالی، 536/1، حدیث: 1592

5 ... لطائف المعارف، وظائف شھر اللہ المحرم، المجلس الثانی فی فضل یوم عاشوراء، ص 57-58 ملخصاً

رکھتے ہو؟ یہودیوں نے عرض کی: ”یہ عظمت والا دن ہے، یہ وہ دن ہے جس میں اللہ پاک نے بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کو (ان کے دشمن) سے نجات دی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے شکرانے میں اس دن کا روزہ رکھا تھا اور ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔“ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔“ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[1]

عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دو:

حضرت سیِّدُنا ہِند بن حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عاشوراء کے روز نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: ”اپنی قوم کو جاکر حکم دو کہ وہ آج کا روزہ رکھیں۔“ میں نے عرض کی: ”اگر میں انہیں کھانا کھاتا پاؤں تو کیا ارشادِ عالی سناؤں؟“ فرمایا: ”پھر وہ اپنا بقیہ دن روزے سے رہیں (یعنی اب شام تک کچھ نہ کھائیں)۔“[2]

عاشوراء کا روزہ فرض تھا:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شروع میں عاشوراء کا روزہ مسلمانوں پر فرض تھا پھر روزۂ رمضان سے اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی تھی۔[3] جیسا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم ارشاد فرماتے، اس کی ترغیب دلاتے اور اس دن ہمیں ملاحظہ

1... مسلم، کتاب الصیام، باب صوم عاشوراء، ص441، حدیث:2658، ملتقطاً

2... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ھند بن حارثۃ الاسلمی، 4/680، حدیث:6311

3... مراٰۃ المناجیح، 3/180

فرماتے تھے (کہ ہم نے روزہ رکھایا نہیں)، پھر جب رمضانُ المبارک کے روزے فرض ہوئے تو اس کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں عاشوراء کے روزے کا نہ حکم ارشاد فرمایا نہ ہمیں اس سے منع کیا اور نہ ہمیں اس دن ملاحظہ فرمایا۔[1] اسی طرح حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں عاشوراء کے روز بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ جاہلیت کے لوگ آج کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے پس تم میں سے جو اس دن روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھ لے اور جو نہ پسند کرے وہ نہ رکھے۔[2]

یومِ عاشوراء کی فرضیت اگرچہ منسوخ ہوگئی تھی مگر بارگاہِ رسالت سے اس مبارک دن کا روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی جاتی رہی، اس سلسلے میں دو فرامین ملاحظہ کیجئے:

(1) حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔[3] (2) نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر اور عاشوراء کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔[4]

عاشوراء کے روزے کی اہمیت:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ

1... مسلم، کتاب الصیام، باب صوم عاشوراء، ص440، حدیث:2652

2... مسند الشامیین، سعید عن نافع مولی ابن عمر، 1/160، حدیث:264

3... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام ۔۔۔ الخ، ص454، حدیث:2746 ملتقطاً

4... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی قتادۃ الانصاری، 8/381، حدیث:22679

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، عاشوراء کے دن سے پہلے یا بعد میں ایک دن کا روزہ رکھو۔ [1]

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشوراء کا دن اور یہ کہ رَمَضان کا مہینا۔ [2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جو عاشوراء کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ 9 محرم یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔

صومِ عاشوراء سببِ مغفرت بن گیا:

ایک عالم صاحب کو خواب میں دیکھا گیا، دیکھنے والے نے حال پوچھا، فرمایا: ساٹھ سال تک عاشوراء کا روزہ رکھنے کی برکت سے میری مغفرت ہوگئی۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ عاشوراء اور ایک دن پہلے اور بعد کا روزہ رکھنے کی برکت سے۔ [3]

یومِ عاشوراء کا احترام جانور بھی کرتے ہیں:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشوراء ایسا مبارک دن ہے کہ انسان تو انسان چَرِنْد و پَرِنْد حتّٰی کہ وحشی جانور بھی اس کا احترام کرتے ہیں اور اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے روزہ بھی رکھتے ہیں۔

---

1 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، 518/1، حدیث: 2154

2 ... بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، 657/1، حدیث: 2006

3 ... لطائف المعارف، وظائف شھر اللہ المحرم، المجلس الثانی فی فضل یوم عاشوراء، ص 57

آیئے! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے چند مشاہدات و ملفوظات ملاحظہ کیجئے:

(1) حضرت سیِّدُنا قیس بن عباد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وحشی جانور عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔[1] (2) حضرت سیِّدُنا فتح بن شخرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں روزانہ چیونٹیوں کے لئے روٹی توڑ کے ڈالتا تھا، جب عاشوراء کا دن آتا تو چیونٹیاں اسے نہ کھاتیں۔[2] (3) حضرت ابو الحسن علی بن عمر قزوینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یومِ عاشوراء کو چیونٹیاں بھی روزہ رکھتی ہیں۔[3] (4) عباسی خلیفہ اَلْقَادِرُ بِاللّٰہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا تو اُسے بہت حیرت ہوئی، اس نے حضرت سیِّدُنا ابو الحسن قزوینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: عاشوراء کے دن چیونٹیاں روزہ رکھتی ہیں۔[4] (5) حضرت علامہ ابنِ ناصرُ الدِّین دِمشقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 842ھ) لکھتے ہیں: 10 محرّمُ الحرام کو ایک شخص گاؤں آیا، لوگ اُس وقت جانور ذبح کر رہے تھے، اُس نے وجہ پوچھی تو گاؤں والوں نے بتایا: "آج وحشی جانور روزے سے ہیں، ہمارے ساتھ چلو ہم تمہیں دکھاتے ہیں۔" انہوں نے اُس آدمی کو ایک باغ میں لے جا کر کھڑا کر دیا اس کا بیان ہے: عصر کے بعد ہر طرف سے وحشی جانور آنے لگے اور باغ کو گھیر لیا، ان کے سر آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے تھے، کسی ایک نے بھی (اس گوشت میں سے) کچھ نہیں کھایا، جوں ہی سورج غروب ہوا وہ وحشی

---

1 . . . لطائف المعارف، وظائف شھر اللّٰہ المحرم، المجلس الثانی فی فضل یوم عاشوراء، ص 57

2 . . . لطائف المعارف، ص 57۔ مجموع فیہ رسائل للحافظ ناصر الدین، اللفظ المکرم بفضل عاشوراء المحرم، ص 74

3 . . . مجموع فیہ رسائل للحافظ ناصر الدین، اللفظ المکرم بفضل عاشوراء المحرم، ص 74

4 . . . لطائف المعارف، وظائف شھر اللّٰہ المحرم، المجلس الثانی فی فضل یوم عاشوراء، ص 57

جانور گوشت پر ٹوٹ پڑے اور جلدی سے سب کچھ کھا گئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

محرّمُ الحَرام کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گزشتہ صفحات میں آپ نے محرّمُ الحرام کے فضائل وبرکات ملاحظہ فرمائے، اس مبارک مہینے سے خوب خوب استفادہ کرنے کے لئے اگر ہم محرم الحرام گزارنے کا طریقہ سیکھ لیں تو اس ماہِ مبارک کی خوب برکتیں پاسکیں گے۔

محرم الحرام کی پہلی رات یہ کام کیجئے:

(1) جب محرّم کا چاند نظر آئے تو یہ دعا پڑھے: **مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِیْدِ وَالشَّهْرِ الْجَدِیْدِ وَالْیَوْمِ الْجَدِیْدِ وَالسَّاعَةِ الْجَدِیْدِ مَرْحَبًا بِالْکَاتِبِیْنَ الشَّاهِدِیْنَ اُکْتُبَا فِیْ صَحِیْفَتِیْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْر۔**[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس دعا کے مبارک الفاظ سال کی ابتداء ہی میں

---

1 ... مجموع فیہ رسائل للحافظ ناصر الدین، اللفظ المکرم بفضل عاشوراء المحرم، ص74

2 ... ترجمہ: نئے سال، نئے مہینے، نئے دن اور نئی ساعت کو مرحبا!!! میرا نامہ اعمال لکھنے کے لئے حاضر رہنے والے دو فرشتوں کو مرحبا!!! اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، یقیناً جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یقیناً اللہ پاک قبروں میں موجود لوگوں کو اٹھائے گا۔ (لطائف اشرفی، 2/226)

ہمیں اپنا اعمال نامہ یاد دلا رہے ہیں، واقعی! رحمتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ یہ اعمال ہی تو ہیں جو قیامت کی رسوائی سے ہماری جان چھڑوا سکتے ہیں، جہنم سے ہمیں بچا سکتے ہیں اور جنت میں داخل کروا سکتے ہیں لہٰذا اس مفہوم کو ذہن میں رکھ کر یہ دعا پڑھئے، اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہی تو آپ کو جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے کی سعادت ملے گی اور جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے کی توفیق نصیب ہو گی۔

ہو سکے تو ہر ماہ پہلی رات چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھ لیجئے: حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبیدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند دیکھتے تو یوں دعا پڑھتے: **اَللّٰھُمَّ اَھْلِلْہُ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللہ۔**(1)

(2) محرم الحرام کی پہلی رات دو دو کر کے چھ رکعت یوں ادا کیجئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) اور ایک قول کے مطابق سات بار پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد یہ پڑھئے: **سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡح۔**(2)

(3) محرّمُ الحرام کی پہلی رات دو رکعت یوں ادا کیجئے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) پڑھئے اور سلام کے بعد یہ پڑھئے: "**سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡح**" اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے۔(3)

1... ترجمہ: اے اللہ پاک! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رویۃ الھلال، 281/5، حدیث: 3462)

2... ترجمہ: پاک ہے، بے عیب ہے ہمارا ربّ اور فرشتوں اور روح کا ربّ۔ (مرقع کلیمی، 186)

3... رکن دین، ص 160

نئے سال و مہینے کی دعا:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ نئے سال یا مہینے کی آمد پر صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ایک دوسرے کو یہ دعا سکھاتے تھے: **اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔**[1]

شیطان سے حفاظت کا ایک عمل:

محرمُ الحرام کے پہلے دن سورج نکلنے کے (20منٹ) بعد دو رکعت ادا کیجئے پھر سلام کے بعد سات مرتبہ کلمہ طیبہ اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھئے: **اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَوْنَ عَلَى النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَاَسْئَلُكَ الْاِشْتِغَالَ بِمَا تُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔**[2]

یہ عمل کرنے والے پر اللہ پاک ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو نیک کام کرنے میں اس کی مدد کرے گا اور شیطان پورے سال کے لئے اس سے ناامید ہو جائے گا۔[3]

---

1 ... ترجمہ: اے اللہ پاک! اس کو ہمارے لئے امن و ایمان، سلامتی و اسلام اور اپنی رضامندی والا اور شیطان سے بچانے والا بنا۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، 4/360، حدیث: 6241)

2 ... ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیشہ سے ہے، یہ نیا سال ہے، میں تجھ سے اِس سال میں شیطان سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں اور نفسِ اَمّارہ کی برائی پر مدد چاہتا ہوں۔ اے کرم فرمانے والے! اے جلال و اکرام والے! میں تیری بارگاہ میں تیرے قریب کر دینے والے کاموں میں مشغول رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

3 ... جواہر خمسہ، ص18

یکم محرم الحرام کے دو وظیفے:

(1) یکُم محرَّمُ الحرام کو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 130 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) اپنے پاس رکھ لیجئے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لیجئے۔ دھات کی ڈبیہ میں کسی قسم کا تعویذ نہ پہنیں) اِنْ شَآءَ اللہ ایسا کرنے سے عمر بھر گھر سمیت برائی سے حفاظت رہے گی۔[1]

(2) حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ[2] فرماتے ہیں: جو کوئی بارہ مرتبہ یہ دُعا " **سُبْحٰنَ اللهِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَامَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَیْهِ، سُبْحٰنَ اللهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا اَسْاَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ**

---

1 ... شمس المعارف الکبری، الباب الخامس فی اسرار البسملة۔۔۔الخ، ص38۔ فیضانِ سنت، 1/136، ملخصاً

2 ... محبوبِ حق حضرت شیخ کلیمُ اللہ صدیقی شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت باسعادت 24 جمادی الاُخریٰ 1060ھ بمطابق 24جون 1620 کو شاہجہاں آباد (دہلی) ہند میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زندگی بھر اعلائے کلمۃ الحق اور اشاعتِ اسلام کیلئے جدوجہد کی، بد نظمی کے شکار اسلامی معاشرے میں سلسلہ چشتیہ کا احیاء کیا، آپ درس و تدریس میں مصروفِ عمل رہے، مخلوق جوق در جوق حاضر ہونے لگی، ہزاروں افراد عالم بن کر نکلے، بے شمار مخلوق فیض یاب اور بہرہ اندوز ہوئی، خانقاہ تعمیر کی، لنگر خانہ جاری کیا گیا، شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہاں سے فیض پایا، وقت کے شاہ اور امراء غلامانہ حاضری دیتے تھے، آپ کے سینکڑوں مکتوبات و تصانیف میں سے مکتوب کلیمی، الہاماتِ کلیمی آپ کی یادگار ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 24 ربیع الاوّل 1142ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک دہلی میں واقع ہے۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 17/379۔ شانِ اولیا، ص469)

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن[1] "پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی لے تمام تکلیفوں اور آفتوں سے اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا۔[2]

یومِ فاروقِ اعظم یوں منائیے:

یکم محرّمُ الحرام امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہادت کا دن ہے، اس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیجئے نیز امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے رسالے "کراماتِ فاروقِ اعظم" کا مطالعہ کرلیجئے تاکہ سیرتِ فاروقِ اعظم کی خوشبو دل و دماغ کو معطر کرسکے۔ اگر آپ حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت تفصیل سے پڑھنا چاہتے ہیں تو مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ 2 جلدوں اور 1720 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم" حاصل کیجئے، اس کتاب میں حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت کے اہم ترین گوشوں کو نہایت دلچسپ اور خوبصورت عنوانات سے مُزَیَّن کرکے شامل کیا گیا ہے۔ فیضانِ فاروقِ اعظم کی پہلی جلد میں حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے اوصاف، گھریلو زندگی، طرزِ حکومت، معاشرتی تعلقات، اخلاق و کردار جیسے امور کتاب کا حصہ ہیں

1... ترجمہ: میزان کے بھرنے، علم کے منتہیٰ، مَبْلَغِ رضا اور عرش کے وزن کے برابر اللہ کی پاکی ہے۔ پناہ گاہ اور مقامِ نجات اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہر جفت و طاق اور اللہ پاک کے تمام کامل کلمات کے برابر اس کی پاکی ہے۔ میں اللہ پاک سے سلامتی اور رحمت کا سوال کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے اور کیا ہی اچھا والی اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ اللہ پاک کی رحمت ہو اپنی مخلوق میں سب سے بہتر محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر، ان کی آل پر اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر۔

2... مرقع کلیمی، ص187

جبکہ دوسری جلد میں موجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا اندازِ خلافت، عصرِ حاضر کے نظامِ حکمرانی میں پائی جانے والی خامیوں کے اِزالے اور خوبیوں کے نفاذ سے متعلق اہم ترین اُمور شاملِ کتاب ہیں، یہ کتاب زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے راہِ عمل متعین کرنے اور اُس پر چلنے کا جذبہ فراہم کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

عاشوراء کے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گزشتہ صفحات میں عاشوراء (دس محرم) کے فضائل و برکات اور اس دن میں ہونے والے عجائبات تفصیل سے گزرے جس سے اِس مبارک دن کی اہمیت خوب واضح ہوگئی اور ہمیں یہ پیغام ملا کہ اس مبارک دن کو غفلت یا گناہوں میں ہرگز ہرگز نہیں گزارنا چاہئے بلکہ خوب خوب نیکیاں کرکے اجر و ثواب کا ذخیرہ جمع کرنا چاہئے۔ آیئے! اس مبارک دن کو گزارنے کا طریقہ سیکھتے ہیں:

شبِ عاشوراء کے دو عمل:

عاشوراء کی رات آئے تو یہ دو عمل کیجئے:

(1) شبِ عاشوراء غسل کیجئے کیوں کہ اِس رات آبِ زم زم تمام پانیوں میں شامل کر دیا جاتا ہے اور اس رات غسل کرنے سے پورے سال بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔[1]

(2) عاشوراء کی رات میں چار نفل اس طرح ادا کیجئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد

---

1 ... النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص 123

آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) تین تین بار پڑھئے پھر نماز سے فارغ ہو کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھئے۔اس کی برکت سے گناہوں سے پاک ہو گا اور بہشت (جنت) میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔[1]

یومِ عاشوراء کے 22 اعمال:

حضرت علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دس محرم بہت عظمت والا دن ہے لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے ان موسموں کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔[2] اس عظمت والے دن کی نسبت کو پیشِ نظر رکھئے اور یہ نیک کام کیجئے: (1) یومِ عاشوراء کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرّمُ الحرام کا روزہ بھی ملا لیجئے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔[3] (2) حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا فرمان ہے: عاشوراء کے دن جو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کی طرف رحمٰن (اللہ پاک) نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔[4] اس فرمان کو پیشِ نظر رکھئے اور رحمتِ خداوندی کے امیدوار بن کر ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لیجئے۔ (3) یومِ عاشوراء ہی کو حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی لہٰذا اِس دن توبہ و اِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔[5] (4) والدین کا اِکرام کیجئے۔ (5) غصے پر قابو رکھیے۔

1... جنتی زیور، ص157 ماخوذاً

2... التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، 8/2

3... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس...الخ، 518/1، حدیث: 2154 ماخوذا

4... النور فی فضائل الایام والشهور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص124

5... لوامع الانوار، باب الثالث فی اذکار صلوات منصوصات...الخ، عشر المحرم، ص259

(6) راستے سے تکلیف دہ چیز دور کیجئے۔ (7) نوافل کی کثرت کیجیے۔ (8) سرمہ لگائیے۔[1]
(9) یومِ عاشوراء کو بالخصوص اِثْمِد سرمہ لگائیے اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دکھیں گی جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمِد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔[2] (10) فضولیات سے بچیئے۔ (11) رشتہ داروں سے ملاقات کیجئے۔ (12) زیارتِ قبور کیجئے۔ (13) خوشبو لگائیے۔ (14) روزہ داروں کو افطار کروائیے۔ (15) قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ (16) سترّ بار سُبْحٰنَ اللہ کا ورد کیجئے۔ (17) یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔ (18) ناراض مسلمانوں میں صلح کروائیے۔ (19) علمائے دین کی زیارت کیجئے۔ (20) (ہو سکے تو) خوفِ خدا سے آنسو بہائیے۔[3]

(21) ایک بار دس محرمُ الحرام کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد نبوی میں ایک ستون کے قریب تشریف فرما ہوگئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے برابر میں بیٹھے تھے۔ مؤذنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اذان دینا شروع کی اور جب انہوں نے "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله" کہا تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا: "قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ الله!" جب حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اذان دے چکے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ... النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص123

2 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم التاسع مع العاشر، 3/367، حدیث: 3797

3 ... مرقع کلیمی، ص190 ملتقطا

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے ابو بکر! جو شخص ایسا کرے جیسا تم نے کیا اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دے گا۔"[1] حضرت ابو بکر صدیق کی اِس ادا کو ادا کرتے ہوئے نہ صرف یومِ عاشورہ کو بلکہ جب بھی نامِ محمد سُنیں تو انگوٹھے چومنے کی عادت بنائیے۔ (22)جو کوئی عاشوراء کے دن یہ دعا پڑھے تو درازیٔ عمر پائے گا:

سُبْحٰنَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ وَ اَسْاَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔[2]

رزق میں فراخی کا مجرب نسخہ:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو دسویں محرم اپنے بچوں کے خرچ میں فراخی کرے گا تو اللہ پاک سارا سال اس کو فراخی دے گا۔ حضرت سَیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے اس حدیث کا تجربہ کیا تو ایسے ہی پایا۔[3]

---

1 ... تفسیر روح البیان، الاحزاب، 229/7 ماخوذاً

2 ... ترجمہ: میزان کے بھرنے، علم کے منتہیٰ، مَبلغِ رضا اور عرش کے وزن کے برابر اللہ کی پاکی ہے۔ پناہ گاہ اور مقامِ نجات اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہر جفت وطاق اور اللہ پاک کے تمام کامل کلمات کے برابر اس کی پاکی ہے۔ میں اللہ پاک سے سلامتی اور رحمت کا سوال کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ پاک کی رحمت ہو اپنی مخلوق میں سب سے بہتر محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور ان کی تمام آل پر۔ (لطائف اشرفی، 2/227)

3 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الفصل الثالث، 365/1، حدیث: 1926

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”محرم کی دسویں تاریخ کو اپنے بال بچوں، نوکر خادموں، فقراء مساکین کے لیے مختلف قسم کے کھانے تیار کرے تو اِنْ شَآءَ الله تعالیٰ سال بھر تک ان کھانوں میں برکت ہوگی، مسلمان عاشورہ کے دن حلیم (کھچڑا) پکاتے ہیں، اس کا ماخذ یہ حدیث ہے کیونکہ حلیم (کھچڑے) میں ہر کھانا ہوتا ہے، گندم، گوشت اور دالیں چاول وغیرہ تو اِنْ شَآءَ الله حلیم پکانے والے کے گھر ان تمام کھانوں میں برکت ہوگی۔“ پھر حضرت سفیان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے قول کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یعنی سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے تجربہ میں آئی ہے واقعی اس عمل سے برکت ہوتی ہے لہٰذا یہ حدیث قوی ہے۔ خیال رہے کہ تجربہ سے بھی حدیث کو تقویت پہنچتی ہے اس لیے محدثین حدیث کی توثیق کے لیے کبھی اپنے تجربہ کا ذکر کردیتے ہیں، یہاں بھی ایسا ہی ہے۔“ مزید فرماتے ہیں: خیال رہے کہ عاشورہ کے دن خود روزہ رکھو اور بچوں کو فقراء کو خوب کھلاؤ پلاؤ لہٰذا یہ حدیث عاشورہ کے روزہ کے خلاف نہیں۔ (1)

یومِ عاشوراء اور واقعۂ کربلا:

ماہِ محرّمُ الحرام ہر سال ہمیں شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ رسول، سیّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کی یاد دِلاتا ہے، کیونکہ دس محرّمُ الحرام اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا جسے واقعۂ کربلا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس معرکے میں شُہدائے کربلا

1 ... مراٰۃ المناجیح، 3/115

رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کے اِستقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اگر سُلطانِ کربلا، اِمامِ عالی مقام، حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ چاہتے تو یزیدیوں کو تباہ و برباد کرسکتے تھے مگر اِستطاعَت اور قدرت کے باوجود خون کے پیاسوں پر بھی کرم نوازی فرمائی اور جنگ میں پہل نہ کی بلکہ آپ آخری وقت تک ان کو سمجھاتے رہے اور اللہ پاک کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ بدبخت یزیدیوں نے نصیحت پر مشتمل آپ کے اس کریمانہ انداز کا جواب سخت اذیّتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عَزْم و اِستِقْلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق و صداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا، دِین کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ لایا۔ اگر آپ یزید کی بیعت کرتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لٹا دی جاتی مگر جس کا دل حُبِّ دنیا سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو وہ دنیا کے نمائشی رنگ و رُوپ پر کیا نظر ڈالے۔ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے قلبِ مبارک میں نہ آنے دیا، اپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا مگر مسلمانوں کی تباہی و بربادی گوارا نہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا، خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا

والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کرم نوازی ہے۔

کربلا والوں نے اللہ پاک کی رِضا اور دِین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان پاکیزہ گھرانے والوں کی سیرت و کردار پر عمل کر کے دنیا و آخرت کو روشن بنائیں اور اللہ پاک کی رِضا و خوشنودی حاصل کریں۔

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے — جانِ عالَم ہو فِدا اے خاندانِ اَہلِ بیت

سر شہیدانِ محبّت کے ہیں نیزوں پر بُلند — اور اُونچی کی خُدا نے قدر و شانِ اَہلِ بیت

دولتِ دِیدار پائی پاک جانیں بیچ کر — کَربلا میں خُوب ہی چمکی دُکانِ اَہلِ بیت [1]

آئینۂ قیامت کا مطالعہ کیجئے:

واقعۂ کربلا سے متعلق شہنشاہِ سخن، استادِ زمن، برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان نے ایک کتاب "آئینہ قیامت" تحریر فرمائی ہے، آئینۂ قیامت" کے متعلق ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی کتاب جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب "آئینۂ قیامت" میں صحیح روایات ہیں انہیں سننا چاہئے، باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔ [2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃ المدینہ سے یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

---

1 ... ذوقِ نعت، ص100

2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص293

www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

نیازِ امام حسین کا اہتمام کیجئے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام، امامِ تِشْنَہ کام، حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تین دن کی بھوک پیاس کے باوجود بھائی بھتیجوں، بھانجوں اور بیٹوں کے خون سے گلشنِ اسلام کی آبیاری کی اور بالآخر یومِ عاشوراء اپنی جان کا نذرانہ پیش فرما کر ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔ ہمیں اس مبارک دن میں قرآن خوانی، ذکر و درود اور نذر و نیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنا چاہئے۔ فی زمانہ اس بابرکت دن پر جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں یہ بھی جائز و مستحب کام ہے جیسا کہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مَنْدُوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگا دیتے ہیں، جاڑوں (سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کارِ خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے

کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔[1]

شربت پلانا اور کھانا کھلانا کیسا؟

محرم شریف میں حضرت سیّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے نام کی سبیل لگانے، شربت پلانے اور کھانا کھلانے کے بارے میں امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانی یا شربت کی سبیل لگانا جبکہ بہ نیت محمود اور خالصاً لِوَجْہِ اللہ ثواب رَسانی ارواحِ طیبہ اَئمہ اَطہار مقصود ہو بلا شبہہ بہتر و مستحب و کار ثواب ہے۔ حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُكَ فَاسْقِ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ تَتَنَاثَرْ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الرِّيحِ الْعَاصِفِ یعنی جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پِلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے آندھی میں پیڑ کے پتّے۔[2]

اسی طرح کھانا کھلانا لنگر بانٹنا بھی مَندُوب وباعثِ اجر ہے، حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ مَلٰٓئِكَتَهٗ بِالَّذِيْنَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِيْدِهٖ یعنی اللہ پاک اپنے اُن بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں۔[3]

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے ہیں، یہ منع ہے کہ اس میں رزقِ الٰہی کی

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ 16، 3/644

2 ... تاریخ بغداد، 6/400

3 ... الترغیب والترہیب، الترغیب فی اطعام الطعام، 2/38

بے تعظیمی ہے ، بہت علماء نے تو روپوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خلق کی حاجت روائی کے لئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہئے ، روٹی کا پھینکنا تو سخت بیہودہ ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت ، امامِ اہلسنّت ، مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں : شیرینی وغیرہ پر حضرت شہدائے کرام کی نیاز دینا بیشک باعثِ اجر و برکات ہے اور عشرۂ محرم شریف اس کے لیے زیادہ مناسب۔[2]

ہمیں چاہیے کہ یومِ عاشوراء کو اپنا مال خرچ کرکے نذر و نیاز کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ وقت کی قربانی دے کر شہیدان و اسیرانِ کربلا کے اِیصالِ ثواب کی نیّت سے بالخصوص **عاشوراء** (8، 9، 10 یا 9، 10، 11 محرّم الحرام) کو مدنی قافلے میں سفر بھی کریں اِنْ شَآءَاللہ اس کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی اور اہلِ بیتِ اطہار کی محبت میں اضافہ ہوگا۔

شاہ عبد العزیز دہلوی کا معمول :

سراج الہند حضرت شاہ عبدُ العزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر سال میں دو مجلس منعقد ہوا کرتی تھیں ، (1) مجلسِ میلاد (2) مجلسِ شہادتِ حسین۔ اسی دوسری مجلس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں : یہ مجلس بروز عاشوراء یا اُس سے ایک دن قبل ہوتی ہے ، (اس مجلس میں) چار پانچ سو آدمی بلکہ ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اُس کے بعد جب فقیر آتا ہے تو لوگ بیٹھتے ہیں ، حضرت سَیِّدُنا امام حسن و

1 ... فتاوی رضویہ ، 24 / 520

2 ... فتاوی رضویہ ، 9 / 598

حسین کے حدیث شریف میں آنے والے فضائل بیان کئے جاتے ہیں، احادیث میں مذکوراُن بزرگوں کی شہادت، روایاتِ صحیحہ میں آئی ہوئی تفصیل اور قاتلوں کی بدعنوانی اور روایتِ معتبرہ میں موجود اِن حضرات کو دی جانے والی تکلیف بیان کی جاتی ہیں۔ پھر ختمِ قرآن مجید کیاجاتا ہے اور پنج آیہ (پانچ آیتیں) پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود ہوتی ہے اُس پر فاتحہ دی جاتی ہے اور اِس دوران اگر کوئی شخص خوش اِلحان سلام پڑھتا ہے یاشرعادرست رقت انگیز کلام پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے تو اکثر حضارِ حاضرینِ مجلس اور اس فقیر پر بھی حالتِ رقت اور گریہ طاری ہوجاتی ہے اِس قدر عمل میں آتا ہے اگر یہ سب فقیر کے نزدیک اِس طریقہ سے جس طریقہ سے ذکر کیاگیاہے جائزنہ ہوتا توہرگزیہ فقیراِن چیزوں پراِقدام نہ کرتا۔[1]

رسالہ ”امام حسین کی کرامات“ کامطالعہ کیجئے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کربلا والوں کی محبت واُلفت دل میں پیدا کرنے کیلئے امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے رسالے ”امامِ حسین کی کرامات“ کا مطالعہ نہایت مفید ہے، یہ رسالہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ولادت، آپ کے فضائل وکمالات اور کرامات کے علاوہ یزید اوریزیدیوں کے دردناک انجام کی معلومات اور عاشوراء کے فضائل پر مشتمل انمول رِسالہ ہے، لہٰذا آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ شعبہ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش،

1 ... فتاوی عزیزی، 1 / 104

ہندی، سندھی اور گجراتی سمیت کُل 7 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے

وہ بزرگانِ دین جن کا یوم وصال / عرس محرم الحرام میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
حضرت ابو قحافہ عثمان بن عامر قرشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (حضرت صدیق اکبر کے والد)	محرم 14ھ	مکۂ مکرمہ
مجاہدِ اسلام حضرت سلمہ بن ہشام مخزومی قرشی	محرم 14ھ	شام
کنیزِ رسول حضرتِ ماریہ قبطیہ (نورِ چشمِ رسول حضرتِ ابراہیم کی والدہ)	محرم 16ھ	جَنَّتُ البقیع، مدینۂ منورہ
امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابو حفص عمر فاروقِ اعظم عدوی قرشی	یکم محرم 24ھ	روضۃ الرسول، مدینۂ منورہ
سیدالشہداء حضرت سیّدنا امام حسین ہاشمی قرشی	10 محرم 61ھ	کربلا، عراق
غازیٔ اسلام، برادرِ امام حسین حضرت سیّدنا عباس بن علی ہاشمی قرشی	10 محرم 61ھ	کربلا، عراق
فرزند علی المرتضیٰ، حضرتِ سیّدنا ابو القاسم محمد بن حنفیہ	محرم 81ھ	جنت البقیع، مدینۂ منورہ
حضرتِ سیّدنا شیخ ابو محفوظ اَسَدُ الدّین معروف کرخی	2 محرم 200ھ	قبرستان معروف کرخی، بغداد، عراق
شاگردِ امام محمد حضرت سیّدنا ابو حفص کبیر احمد بن حفص بخاری حنفی	محرم 217ھ	بخارا، ازبکستان
شاگردِ امام محمد حضرت سیّدنا ابو موسیٰ عیسیٰ بن ابان بصری حنفی	محرم 221ھ	بصرہ، عراق
محدثِ شہیر حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی	20 محرم 430ھ	اَصبہان، ایران
شیخ الاسلام، سلطانُ الاولیاء حضرتِ سیّدنا ابو الحسن علی بن احمد ہکّاری	یکم محرم 486ھ	بغداد شریف، عراق
مرشدِ غوث اعظم حضرت سیّدنا شیخ ابو سعید مبارک مخزومی حنبلی	12 محرم 513ھ	بابِ حرم، بغداد شریف، عراق
شیخ الاسلام حضرت شیخ شہابُ الدّین ابو حفص عمر صدیقی سہروردی	یکم محرم 632ھ	وردیہ قبرستان، بغداد شریف، عراق
شمسُ الائمہ حضرت امام محمد بن عبدُ الستار کردری عمادی حنفی	9 محرم 642ھ	بخارا، ازبکستان

ولیِ شہیر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر فاروقی چشتی	5 محرم 664ھ	پاک پتن شریف، پنجاب، پاکستان
محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی	28 محرم 832ھ	کچھوچھہ، ضلع امبیڈکر نگر، یوپی ہند
زینتِ خاندانِ غوثِ اعظم حضرت شیخ سیّد احمد جیلانی بغدادی	19 محرم 853ھ	بغداد شریف، عراق
مشہور عاشقِ رسول حضرت مولانا نورُ الدّین عبد الرحمٰن جامی	18 محرم 898ھ	ہرات، افغانستان
جدِّ امجد خاندانِ گیلانیہ فی الہند سیّد محمد غوث بندگی گیلانی اوچی قادری	7 محرم 922ھ	اُوچ، ضلع بہاولپور، پاکستان
سلطانُ العاشقین حضرت سیّد شاہ برکتُ اللہ مارہروی	10 محرم 1142ھ	مارہرہ مطہرہ، ہند
زبدۃ الواصلین حضرت سیّد شاہ حمزہ مارہروی	14 محرم 1198ھ	مارہرہ، یوپی، ہند
قطبُ العارفین امامُ المجاہدین، سید وبابا عبد الغفور اَخُوند قادری	7 محرم 1295ھ	سوات، خیبر پختونخواہ، پاکستان
تاجُ الاولیاء حضرت بابا سیّد محمد تاجُ الدّین اولیاء صابری	26 محرم 1344ھ	ناگپور، مہاراشٹر، ہند
استاذُ الحفاظ حضرت مولانا حافظ یعقوب علی خان پیلی بھیتی	27 محرم 1357ھ	پیلی بھیت، یوپی، ہند
استاذُ العلماء مولانا ابو المساکین محمد ضیاء الدّین ہمدم قادری پیلی بھیتی	28 محرم 1364ھ	پیلی بھیت، یوپی، ہند
حضرت علّامہ شہابُ الدّین احمد کویا ازہر شالیاتی ملیباری شافعی قادری	27 محرم 1374ھ	قریہ چالیم ملیبار، کیرالا، جنوبی ہند
فقیہ دوراں حضرتِ علّامہ مولانا قاضی ابو المظفر غلام جان ہزاروی	25 محرم 1379ھ	مرکز الاولیاء لاہور، پاکستان
شیر بیشۂ سنّت مولانا ابو الفتح محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی	8 محرم 1380ھ	بھورے خاں، پیلی بھیت، یوپی، ہند
مولانا سیّد محمد غیاث الدّین حسن شریفی چشتی رضوی	13 محرم 1385ھ	ضلع آرہ، بہار، ہند
محسنِ ملت حضرتِ علّامہ حامد علی فاروقی رضوی رائے پوری	26 محرم 1388ھ	رائے پور، ہند
شمس العلماء قاضی ابو المعالی شمس الدّین احمد جعفری رضوی جونپوری	یکم محرم 1401ھ	جونپور، یوپی، ہند
مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان نوری رضوی	14 محرم 1402ھ	بریلی شریف، ہند
امینِ شریعت حضرت مولانا مفتی سبطین رضا خان	26 محرم 1437ھ	کانکر ٹولہ، بریلی شریف، یوپی، ہند
رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللہُ		
ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2017، 2018 کے محرم الحرام کے شمارے ملاحظہ کیجئے		

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ صَفَرُ الْمُظَفَّر

دُرود شریف کی فضیلت:

رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔"(1)

نبی کے عاشقوں کی عید ہو گی عید محشر میں — کوئی قدموں میں ہو گا کوئی سینے سے لگا ہو گا
ترے دامانِ رحمت کی کُھلے گی حشر میں وُسعت — وہ آ آ کر چھپے گا جو گنہگار اور بُرا ہو گا (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

"صفر" کہنے کی وجہ:

اسلامی سال کا دوسرا مہینا صفرُ المظفَّر ہے۔ لفظ "صفر" تین حُرُوف کا مجموعہ ہے عربی زبان چونکہ بہت وسیع ہے اس میں ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں، اہلِ لغت نے صفر کے کئی معانی بیان کیے ہیں جن میں سے ایک معنی خالی ہونا بھی ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے ماہِ صفر کو "صفر" کہنے کی چند وجوہات ملاحظہ کیجیے:

(1) اہلِ عرب کا معمول تھا کہ وہ ماہِ صفر شروع ہوتے ہی جنگ و جدَل اور سفر کے

---

1 ...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی، 27/2، حدیث:484

2...وسائلِ بخشش، ص183

ارادے سے اپنے گھروں سے نکل جاتے جس کی وجہ سے ان کے گھر خالی رہ جاتے تھے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے: صَفِرَ الْمَکَان (مکان خالی ہو گیا)۔[1]

(2) صفر کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس مہینے میں اہلِ عرب قبائل کے خلاف چڑھائی کرتے اور انہیں بے سر و سامان کر دیتے تھے۔[2]

(3) اس مہینے میں اہلِ عرب "صفریہ" نامی شہر میں جاکر کھانے پینے کی چیزیں جمع کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے گھر خالی ہو جاتے تھے۔[3]

ماہِ صفر کے دیگر نام:

اہلِ عرب ماہِ صفر المظفر کو ناجر اور صفرُ الثانی بھی کہا کرتے تھے۔ علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 911ھ) فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں محرم کا کوئی معروف نام نہیں تھا بلکہ اسے اور صفر دونوں کو صفرَین کہا جاتا تھا۔ اہلِ عرب ربیعُ الاوّل، ربیعُ الثانی اور جمادَی الاُولیٰ، جمادَی الاُخریٰ کی طرح ان دونوں مہینوں کو بھی صفرُ الاوّل اور صفرُ الثانی کہتے تھے۔[4] ماہِ صفر چونکہ بابرکت مہینا ہے اسی وجہ سے اسے صفرُ المُظفّر (کامیابی والا) اور صفرُ الخَیر (بھلائی والا) بھی کہا جاتا ہے۔

دورِ جاہلیت میں اس مہینے کے ساتھ سلوک:

اہلِ عرب کا معمول تھا کہ وہ زمانۂ جاہلیت میں حرمت والے مہینوں کو مقدّس و

1 ... تفسیر ابن کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ: 36، 129/4

2 ... لسان العرب، 2204/1

3 ... عمدۃ القاری، کتاب الحج، باب التمتع والاقران والافراد بالحج ... الخ، تحت الحدیث: 1564، 110/7

4 ... المزھر فی علوم اللغۃ، النوع العشرون، معرفۃ الالفاظ الاسلامیہ، 300/1

محترم جاننے کے باوجود جنگ وجِدال سے باز نہ آتے اور حیلہ سازی سے کام لیتے ہوئے ایک مہینے کی حرمت ختم کرکے دوسرے مہینے کو محترم قرار دیتے، محرّم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرّم میں جنگ جاری رکھتے اور محرّم کے بجائے صفر کو ماہِ حرام بنالیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت ہوتی تو اس میں بھی جنگ حلال کرلیتے اور ربیعُ الاوّل کو ماہِ حرام قرار دیتے۔ اس طرح یہ تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے حرمت والے مہینوں کی تخصیص ہی باقی نہ رہی۔ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَجَّۃُ الْوَداع میں اعلان فرمایا کہ نَسِیْء کے مہینے گئے گزرے ہوگئے، اب مہینوں کے اوقات کی حکمِ خداوندی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینا اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے۔[1]

صفرُ المُظفَّر کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ صفر بھی سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے لہٰذا اس مہینے میں بھی گناہوں سے بچتے ہوئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے، نفلی روزوں کا اہتمام کیجئے، نوافل اور ذکر و درود کی کثرت کیجئے اور صفر المظفر سے متعلق ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے جو اَوراد و وَظائف منقول ہیں ان پر عمل کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی، چنانچہ

(1) پہلی رات کے نوافل:

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت نماز

---

1 ...تفسیر خازن، التوبۃ، 2/237-238

پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون (قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) پندرہ مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) گیارہ مرتبہ پڑھے اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) پندرہ بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پندرہ مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھے۔ پھر ستّر مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ پاک اس کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اسے ہر بَلا سے محفوظ رکھے گا۔[1]

(2) بَلاؤں سے حفاظت:

جو صفرُ المظفّر کے آخری بدھ کو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سترہ بار سورۂ کوثر (اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ) اور پانچ پانچ بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے: "**یَاشَدِیْدَ الْقُوٰی یَاشَدِیْدَ الْمِحَالِ یَاعَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِكَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَكْفِنِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ یَا مُحْسِنُ یَامُجْمِلُ یَامُفَضِّلُ یَامُنْعِمُ یَامُكَرِّمُ یَا مَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ**"[2] تو اللہ پاک اسے اگلے

---

1 ... راحت القلوب فارسی، ص 61

2 ... ترجمہ: اے بڑی قوتوں والے! سخت گرفت فرمانے والے! اے عزیز! تیری عزت کی قسم! تو اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے۔ مجھے اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ اے احسان فرمانے والے! اے خوبصورتی عطا فرمانے والے! اے فضل فرمانے والے! اے انعام کرنے والے! اے عزت دینے والے! اے شریک سے پاک ذات! تجھے اپنی رحمت کا واسطہ (ہم پر رحم فرما) اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

سال تک تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔[1]

(3) رزق میں برکت:

جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ، سورۂ وَالتِّیْن، سورۂ نصر (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْح) اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) اَسّی اَسّی بار پڑھے اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللّٰه وہ غنی ہو جائے گا۔[2] جواہرِ خمسہ میں ہے: اس کی عمر دراز کر دی جائے گی۔[3]

(4) حاجی سے دعائے مغفرت کروائیے:

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه نے فرمایا: حج کرنے والا مغفرت یافتہ ہے اور حاجی ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام، محرّمُ الحرام، صفرُ المظفّر اور ربیعُ الاوّل کے 20 دنوں میں جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔[4]

ایامِ بیض کے روزوں کے فضائل:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اس مبارک مہینے میں نفلی عبادت اور تلاوتِ قرآن کی کثرت کے ساتھ ساتھ ہمت کر کے تین نفلی روزے رکھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ روزہ رکھنے کے بے شمار دینی اور دنیوی فوائد ہیں۔ لہٰذا تمام مہینوں کی طرح ماہِ صفر میں بھی ایامِ بیض (یعنی چاند کی تیرہ (13)، چودہ (14) اور پندرہ (15)) تاریخوں کے

1... مرقع کلیمی، ص196

2... لطائف اشرفی، 2/231

3... جواہر خمسہ، ص20

4... احیاء العلوم، کتاب اسرار الحج، الباب الاول۔۔۔الخ، الفصل الاول۔۔۔الخ، 1/323

روزے رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ سفر ہو یا حضر ہمیشہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مہینے ان تین دنوں کے روزے نہ صرف خود رکھتے بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو بھی اس کی ترغیب دلاتے تھے۔ آیئے! ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ پڑھئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے، چنانچہ

(1) حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا، جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کیلئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔[1]

(2) حضرت سیِّدُنا جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔[2]

(3) نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔[3]

صفرُ المُظفّر سے متعلق بے بنیاد باتیں

ماہِ صفرُ المظفّر جیسے بابرکت مہینے سے متعلق بہت سی بے بنیاد باتیں مشہور ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب محض اپنے باطل خیالات کی وجہ سے اسے منحوس خیال

---

1 ... ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، باب ذکر الدلیل علی ان الامر بصوم الثلاث۔۔۔الخ، 301/3، حدیث: 2125

2 ... نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ، ص 396، حدیث: 2417

3 ... مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، 36/9، حدیث: 23132

کرتے تھے۔ جیسا کہ علامہ بدرُ الدین عینی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (وفات:855ھ) فرماتے ہیں: دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اس قسم کے وہمی خیالات بھی رکھا کرتے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، اسی وجہ سے وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔[1] نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے صفرُ المظفَّر کے بارے میں ان کے وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: ''لَا صَفَرَ'' یعنی صفر کچھ نہیں۔[2] مُحقِّق علی الاِطلاق حضرت علامہ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (وفات:1052ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔[3]

ماہِ صفرُ المظفّر اور ہمارا معاشرہ:

اس ترقی یافتہ دور میں بھی ماہِ صفرُ المظفّر میں نُحُوسَت سے متعلق لوگوں کے غلط نظریات ختم نہیں ہوئے بلکہ جیسے ہی اس بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نُحُوسَت کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ کو انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے کہ ❀ اس مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ

1... عمدة القاری، کتاب الحج، باب التمتع والاقران۔۔۔الخ، تحت الحدیث:1564، 7/110 مفهوماً

2... بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، 4/24، حدیث:5707

3... اشعۃ اللمعات، 3/664

ہے، ❀ سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ کا اندیشہ ہے، ❀ شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں کہ اس سے گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ❀ ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، ❀ گھر سے باہر آمد ورفت میں کمی کر دیتے ہیں اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں، ❀ اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں، ❀ اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں ❀ اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔

صفر کو منحوس سمجھنا جہالت ہے:

صدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔[1]

یاد رکھئے! اس قسم کے نظریات سَراسَر شریعت کے خلاف ہیں ہمیں ان سے توبہ کرنی چاہیے اسلام میں ہر گز ہر گز نہ کوئی مہینا، نہ دن اور نہ کوئی تاریخ منحوس ہے بلکہ ہر مہینا، دن، تاریخ اللہ پاک کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور اس نے ان میں سے کسی کو نحوست والا نہیں بنایا۔ ہمیں خود بھی ان وہمی خیالات سے بچنا چاہیے اور اگر کسی کو ان

1 ... بہار شریعت، حصہ 16، 3/659

باتوں میں مبتلا پائیں تو اس کی اصلاح کیلئے کوشش بھی کرنی چاہیے۔

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کر دے
شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب (1)

”تیرہ تیزی“ کی شرعی حقیقت:

صفرُ المظفّر کے پورے مہینے سے متعلق نحوست کا تصور تو عام ہی ہے بالخصوص اس کی ابتدائی تیرہ تاریخوں اور اس مہینے کے آخری بدھ کے بارے میں بھی بہت سی خلافِ شریعت باتیں مشہور ہیں مثلاً ابتدائی تاریخوں میں گُھنگْنِیاں (چنے یا گندم) اُبال کر نیاز دلائی جاتی ہے۔ مخصوص تعداد میں سورۂ مُزَّمِّل کا ختم کروایا جاتا ہے۔ ساحلِ سمندر پر آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالی جاتی ہیں۔ ان سب باتوں کے پیچھے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ماہِ صفر میں جو آفات و بَلِیّات نازل ہوتی ہیں ان کاموں کو کرنے سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ یاد رہے مصیبتیں و آزمائشیں اللہ پاک کی طرف سے آتی ہیں اور ان کیلئے کوئی دن یا مہینا مخصوص نہیں بلکہ جس کے حق میں جو آزمائش لکھی جا چکی ہے وہ اسے پہنچ کر رہتی ہے اب چاہے صفر کا مہینا ہو یا سال کے دیگر مہینے نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن خوانی یا نیاز فاتحہ کرنا مستحب کام ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت دلوائی جا سکتی ہے لیکن محض وہم کی بِنا پر یہ سمجھ لینا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دلائی گئی اور چنے اُبال کر تقسیم نہ کئے گئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہوگا یا گھر والے کسی

1 ... وسائل بخشش، ص 78

مصیبت کا شکار ہو جائیں گے یہ نظریہ محض بے بنیاد ہے۔

صفر کا آخری بدھ اور نحوست:

ابتدائی تیرہ تاریخوں کے علاوہ ماہِ صفرُ المظفّر کے آخری بدھ کے بارے میں بھی بہت سی غلط باتیں مشہور ہیں جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ ماہِ صفر کا آخری چہار شنبہ (بدھ کا دن) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ماہِ صفر کے آخری بدھ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس دن عورتیں بطورِ سفر شہر سے باہر جائیں اور قبروں پر نیاز وغیرہ دلائیں جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ایسا) ہر گز نہ ہو (کہ اس میں) سخت فتنہ ہے اور چہار شنبہ (بدھ کا دن منانا) محض بے اصل۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم[2]

1 ... بہار شریعت، حصہ 16، 3/659

2 ... فتاوی رضویہ، 22/240

حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ کو خوشیاں مناتے ہیں کہ مَنْحُوس شَہْر (مہینا) چل دیا یہ بھی باطل ہے۔[1]

ماہِ صفر اور اسلامی تعلیمات:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ان باتوں کو پڑھ کر صفرُ المظفّر کو منحوس سمجھنے کا وہم دل سے نکل گیا ہو گا اگر ہمارے دل و دماغ میں کبھی اس طرح کے وسوسے آئیں تو ان کی طرف توجہ نہ دیں بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ماہِ صفر کے بارے میں نحوست کا وَہم ختم کرنے کیلئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ سال کے تمام مہینے اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی دن یا مہینا ہر گز منحوس نہیں ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں صبح و شام رحمتِ خداوندی کا نزول ہوتا ہے اسی طرح ماہِ صفر کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے بشرطیکہ ہم اللہ پاک کے احکامات کی بجا آوری کریں، گناہوں سے بچتے ہوئے خوب خوب نیکیوں میں زندگی بسر کریں۔ اگر کوئی اس مہینے میں اللہ پاک کی نافرمانیوں میں مشغول رہے اور پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو یہ اس کے گناہوں کی نحوست تو ہو سکتی ہے اس مہینے سے اس نحوست کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ جیسا کہ

رُوحُ البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وقت میں بندۂ مومن اللہ پاک کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، 6/ 257

وقت مبارک ہے اور جس وقت میں اللہ پاک کی نافرمانی کرے وہ وقت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔[1]

اصل نحوست گناہ ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر سے متعلق عوام میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ محض وہمی خیالات اور علمِ دِین سے دوری کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت نحوست تو گناہوں میں ہے اب چاہے وہ صفر کے مہینے میں کیے جائیں یا سال کے کسی بھی مہینے میں ان کا ارتکاب کیا جائے، کیونکہ نحوست کو کسی خاص زمانے جیسے صفر المظفر وغیرہ کے ساتھ خاص سمجھنا تو بالکل غلط ہے، سب زمانہ اللہ پاک کا پیدا کردہ ہے، اسی میں آدمیوں کے افعال ہوتے ہیں، چنانچہ جس زمانے کو بندۂ مومن اللہ پاک کی فرمانبرداری میں لگائے وہ زمانہ اس کے لئے برکت والا ہے اور جس زمانے کو بندہ اللہ پاک کی نافرمانی میں گزارے وہ اس کے لئے نحوست کا زمانہ ہے۔ نحوست دراصل اللہ پاک کی نافرمانی میں ہے۔[2]

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے

بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تو بڑا غفار ہے[3]

1...تفسیر روح البیان، التوبۃ، 428/3

2...لطائف المعارف، وظیفۃ شهر صفر، ص83

3...وسائلِ بخشش، ص478، 479

صفر کے متعلق وہمی خیالات کو کیسے دور کریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وہم اور بدشگونی دونوں ہی بے حد مُہلک اَمراض ہیں مگر ایسا بھی نہیں کہ ان سے پیچھا چھڑانا دشوار ہو، اگر ہم اللہ پاک کی ذات اور اس کی رحمت پر بھروسا رکھیں اور بدشگونی کے اسباب پر غور کرتے ہوئے علاج شروع کردیں تو اس مرض سے چھٹکارا مل سکتا ہے، آیئے! اس بارے میں کچھ اسباب اور ان کے علاج ملاحظہ کیجئے اور ان پر عمل کی بھی کوشش کیجئے چنانچہ

(1) بدشگونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر اعتقاد رکھتے ہوئے یہ ذہن بنالیجئے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ پاک نے اپنے علمِ اَزلی کے مُوافِق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ اب اگر ماہِ صفر یا کسی بھی دن یا مہینے میں کوئی مصیبت آئے گی تو ہمارا پہلے سے ذہن بنا ہو گا کہ یہ مصیبت وپریشانی میری تقدیر میں لکھی ہوئی تھی نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2) بدشگونی کا دوسرا سبب توکل یعنی اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا نہ ہونا بھی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب دل میں کسی چیز کے بارے میں کوئی وہم پیدا ہو تو ربِّ کریم پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہ خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3) بدشگونی کا تیسرا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ اور اقوالِ بزرگانِ دین کی روشنی میں بدشگونی کی ہلاکت خیزیوں

اور نُقصانات کا مطالعہ کیجئے اور ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کیجئے۔

(4) بد شگونی کا چوتھا سبب نیک شگون اختیار نہ کرنا یا نیک شگون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ بُرے شگون پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شگون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو بُرے شگون سے بچنے کیلئے نیک شگون لینے کی عادت بنائی جائے۔

بد شگونی دور کرنے کا ایک طریقہ ذکر و اذکار اور وظائف کی کثرت بھی ہے۔ اس کا علاج بتاتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اس قسم (یعنی بد شگونی وغیرہ) کے خطرے وَسوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر و بے شمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسوسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ و رسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک کی مدد سے) وہ وَہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں:

(1) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔ پ4، اٰل عمرٰن:173)

(2) اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (یعنی اے اللہ!

تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔[1]

کتاب ”بدشگونی“ کا تعارف:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدشگونی کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس مُوذی مرض سے چھٹکارا پانے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب ”بدشگونی“ کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں شگون کی قسمیں، اچھے بُرے شگون کی مثالیں، بدشگونی کی مختلف صورتیں، بدشگونی کے نقصانات، فال کھولنے اور اس کی اُجرت کا حکم، استخارہ کرنے کے طریقے، دعائیں اور ان کے فائدے، ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات، کھیتوں کو نظرِ بد سے بچانے کا نسخہ، سبق آموز حکایات و واقعات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، اللہ پاک توفیق دے تو زہے نصیب! زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیم بھی کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... فتاویٰ رضویہ، 29/645 مختصراً

اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس صفر المظفر میں ہے۔

نام	وصال	مدفن
شہدائے بئرِ معونہ	صفر 4ھ	
صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا عمار بن یاسر عَنسی	7صفر 37ھ	رَقّہ، شام
شہزادۂ صدیقِ اکبر، پروردۂ مولیٰ علی حضرت سیّدنا محمد بن ابو بکر	صفر 38ھ	مصر
اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا میمونہ بنتِ حارث ہلالیہ	صفر 51 یا 61ھ	سَرِف (موجودہ نواریہ)، مکہ مکرمہ
حضرت امام حافظ محمد بن علی حکیم ترمذی شافعی	21صفر 285ھ	
منبعِ فیضِ عالم حضرت داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری جنیدی	20صفر 465ھ	مرکز الاولیا لاہور، پکستان
مشہور ولیِ کامل، شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا قریشی ملتانی	7 صفر 661ھ	مدینۃُ الاولیا ملتان، پاکستان
زینتِ خاندانِ غوثِ اعظم حضرت سیّدنا شیخ سیّد حسن بغدادی	26 صفر 781ھ	بغداد شریف، عراق
قطب الاقطاب حضرت ابو صرائر احمد بن عروس ہواری مالکی	2صفر 868ھ	تُونس، براعظم افریقہ
عالمِ کبیر حضرت حافظ زین الدین محمد عبد الرؤف مناوی شافعی	23صفر 1031ھ	خانقاہ قسم مبارک، قاہرہ، مصر
تاجدارِ سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی حنفی	28 صفر 1034ھ	سرہند، ضلع فتح گڑھ، مشرقی پنجاب، ہند
سجادہ نشین درگاہِ محمدیہ کالپی علّامہ پیر سیّد احمد شاہ ترمذی کالپوی	19 صفر 1084ھ	کالپی شریف، ضلع جالون، یوپی، ہند
بابُ الاسلام سندھ کے بزرگ حضرت سید شاہ عبد اللطیف بھٹائی	1165ھ (عرس: 14صفر)	بھٹ شاہ، ضلع مٹیاری، سندھ، پاکستان
پیر پٹھان، غوثِ زمان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی چشتی نظامی	7صفر 1267ھ	تونسہ، ضلع ڈیرہ غازی خان، پاکستان
قائدِ جنگِ آزادی حضرت علامہ محمد فضلِ حق خیر آبادی چشتی	12صفر 1278ھ	جزیرہ انڈمان، ساؤتھ پوائنٹ پورٹ بلیر
شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی نظامی	24صفر 1300ھ	سیال، تحصیل ساہیوال، پاکستان
شیخ الاسلام حضرت سیّد ابو العباس احمد بن زینی دحلان جیلانی مکی شافعی	4 صفر 1304ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
استاذ العلماء حضرت مولانا شاہ احمد حسن محدث کانپوری چشتی	3صفر 1322ھ	یوپی، ہند
بانیِ سلسلہ وارثیہ حضرت حافظ سید حاجی وارث علی شاہ	یکم صفر 1323ھ	دیوہ، ضلع بارہ بنکی، یوپی، ہند
مفسرِ قرآن حضرت علامہ سید محمد عمر خلیق حسینی قادری حنبلی	20صفر 1330ھ	قادری چمن، حیدر آباد دکن، ہند

حضرت مولانا مفتی ابو عبد القادر محمد عبد اللہ کوٹلوی نقشبندی قادری	13 صفر 1342ھ	ضیاء کوٹ (سیالکوٹ)، پاکستان
حضرت علّامہ محمد عبد الکریم نقشبندی رضوی چتوڑی محدث بھیرو گڑھی	15 صفر (غالباً 1342ھ)	بھیرو گڑھ، ضلع اجین، ایم پی، ہند
امام الحرم حضرت سیّدنا شیخ عبد اللہ ابو الخیر مرداد مکی حنفی قادری	(غالباً یکم صفر) 1343ھ	طائف
استاذُ العلما حضرت مولانا رحم الٰہی منگلوری مظفر نگری قادری	(غالباً 28) صفر 1363ھ	
سیاحِ ممالکِ اسلامیہ شیخ عبد اللہ بن صدقہ دحلان حسنی مکی شافعی	10 صفر 1363ھ	قاروت (Garut)، جاوا، مغربی انڈونیشیا
ابو حنیفہ صغیر شیخ سیّد ابو الحسین محمد بن عبد الرحمن مرزوقی مکی حنفی	25 صفر 1365ھ	جنت المعلیٰ، مکہ مکرمہ
حضرت علّامہ محمود جان خان قادری جام جودھ پوری پشاوری	3 صفر 1370ھ	جام جودھ پور، ضلع جام نگر، گجرات، ہند
مدرسِ حرم حضرت شیخ احمد بن عبدُ اللہ ناضرین شافعی مکی قادری	13 صفر 1370ھ	جنّت المعلیٰ، مکہ مکرمہ
استاذُ العلماء، حضرت مولانا سیّد احمد عالَم قادری رجہتی	12 صفر 1377ھ	امام گنج، ضلع گیا، بہار، ہند
امام السالکین حضرت علّامہ سید ابو الفیض قلندر علی گیلانی سہروردی	27 صفر 1377ھ	ہنجروال، مرکز الاولیا لاہور، پاکستان
امام العلماء حضرت مولانا حافظ امام الدین کوٹلوی قادری رضوی	19 صفر 1381ھ	کوٹلی لوہاراں مغربی، سیالکوٹ، پاکستان
مدرسِ حرم حضرت شیخ سید ابو بکر بن سالم البار مکی علوی شافعی	2 صفر 1384ھ	جنّت المعلیٰ، مکہ مکرمہ
مُفسّرِ اعظم حضرتِ مولانا محمد ابراہیم رضا خان رضوی جیلانی میاں	11 صفر 1385ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
شہزادۂ استاذِ زمن حضرتِ مولانا محمد حسنین رضا خان رضوی	5 صفر 1401ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
حضرت علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی رضوی اشرفی	11 صفر 1421ھ	اشرف المدارس اوکاڑہ، پاکستان
رئیس القلم حضرت علامہ غلام رشید ارشد القادری مصباحی	15 صفر 1423ھ	جمشید پور، جھار کھنڈ، ہند
اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت شاہ امام احمد رضا خان قادری	25 صفر 1340ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند

رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن وَرَحِمَهُمُ الله

ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2017، 2018 کے صفر المظفر کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔

رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس نے صبح وشام سات سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے "حَسْبِیَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ" اللہ پاک اس کی تمام حقیقی اور خیالی پریشانیوں میں کفایت کریگا۔" (ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح وامسی، 416/4، حدیث: 5081)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ رَبیعُ الاوّل

دُرود شریف کی فضیلت:

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معفرت نشان ہے: جب اللہ پاک کیلئے آپس میں محبّت کرنے والے دو دوست ملاقات کرتے ہیں، مُصافحہ کرتے ہیں اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُن دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفُوّ و غفُور

بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروروں دُرُود (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی سال کا تیسرا مہینا:

ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ یہ مہینا فضیلتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے کیونکہ وہ ذاتِ پاک جن کو اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا وہ عظمتوں والے نبی، خاتَمُ النّبیین ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی ماہِ مبارک میں دنیا میں تشریف لائے۔ گویا اس مہینے کو سب فضیلتیں اور سعادتیں نبیِّ مُکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

1 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، فصل فی المصافحۃ۔۔۔الخ، 471/6، حدیث:8944

2 ... حدائقِ بخشش، ص266

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں۔

حضرت امام زکریا بن محمد بن محمود قزوینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:682ھ) فرماتے ہیں:

ھُوَ شَھْرٌ مُّبَارَكٌ فَتَحَ اللہُ فِیْهِ اَبْوَابَ الْخَیْرَاتِ وَاَبْوَابَ السَّعَادَاتِ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بِوُجُوْدِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَالثَّانِیْ عَشَرَ مِنْهُ مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یعنی یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مسعود کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔[1]

ربیع پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں

کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا[2]

"ربیعُ الاوّل" کہنے کی وجہ:

ربیع موسمِ بہار یعنی سردی اور گرمی کے درمیان کے موسم کو کہتے ہیں۔ اہلِ عرب موسمِ بہار کے ابتدائی زمانے کو "ربیعُ الاوّل" کہتے تھے اس میں کھمبی (Mushroom)[3] اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی تو ان ایام کو ربیعُ الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر ربیعُ الاوّل اور ربیعُ الآخر کا نام دیا گیا۔[4]

1...عجائب المخلوقات، ص68

2...قبالۂ بخشش ص37

3...برسات میں گلی لکڑی کے بھیگنے سے چھتری کی طرح ایک گھاس اگ جاتی ہے اسے عربی میں کماۃ، شحمُ الارض، اردو میں کھمبی اور چترمار کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/20)

4...لسان العرب، 1/1435 ملخصاً

ان دو مہینوں کو ربیع کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں لوگ ارتباع کرتے یعنی گھروں میں ٹھہرتے تھے۔ چونکہ ان دونوں مہینوں میں خوشحالی اور فراخی کی وجہ سے عرب کے لوگ گھروں میں ہی قیام کرتے تھے اس لیے انہیں ربیع کہا جانے لگا۔[1]

ربیع الاول کی عظمتوں کی وجہ:

ربیعُ الاوّل کی عظمتوں کے کیا کہنے! اسے کائنات کی سب سے زیادہ عظمت و شان والی ہستی، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔ اسی نسبت نے اس مہینے کی شان بڑھادی ہے اور اُس تاریخ کو رشکِ لیلۃ القدر بنادیا ہے کیونکہ جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ولادت ہوئی ہے وہ تاریخ مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے، یقیناً حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر و بَر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید۔ عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَراءَت۔ بلکہ کون و مکاں کی تمام تَر رونق اور شان اس جانِ جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بہت ہی سعادتوں اور عظمتوں والی ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت بروز پیر 12 ربیعُ الاوّل کو ہوئی۔[2]

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ[3]

1... تفسیر ابنِ کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ: 36، 4/129۔ روح البیان، التوبۃ، 3/421 ملتقطاً

2... لطائف المعارف، ص 104۔ مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، آیات ولادتہ۔۔۔ الخ، 1/75

3... ذوقِ نعت، ص 121

پیر کے دن کی اہمیت:

سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن ہونے کے ساتھ ساتھ یہ دن اور بھی کئی وجوہات کی بِنا پر اہم ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر کے دن پیدا ہوئے اور پیر کے دن ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا ظہور ہوا، مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہوئے پیر کے دن نکلے، پیر کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، پیر کے دن وصالِ ظاہری ہوا اور آپ نے حجرِ اَسْوَد کو پیر کے دن ہی نصب فرمایا۔ (1) ایک روایت کے مطابق بدر میں فتح بھی پیر کے دن ملی اور پیر کے دن سورۂ مائدہ نازل ہوئی۔ (2)

وقتِ ولادت:

مشہور محدث حافظ محمد بن عبد اللہ المعروف ابنِ ناصر الدین دمشقی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ (وفات:842ھ) نقل فرماتے ہیں: اَنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وُلِدَ حِیۡنَ طَلَعَ الۡفَجۡرُ عَلَی الصَّحِیۡحِ وَصَحَّحَہٗ یعنی صحیح یہ ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت طلوعِ فجر (صبحِ صادق) کے وقت ہوئی اور اسی کو محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔ (3)

قربان اے دوشنبہ تجھ پر ہزار جمعے   وہ فضل تو نے پایا صبحِ شبِ ولادت
پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے   چمکا دیا نصیبا صبحِ شبِ ولادت (4)

---

1 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس---الخ، 594/1، حدیث:2506

2 ... معجم کبیر، اَحادیث عبد اللہ بن العباس---الخ، 183/12، حدیث:12984

3 ... جامع الآثار، مطلب فی زمان مولدہ---الخ، 757/2

4 ... ذوقِ نعت، ص96

شبِ قدر سے افضل رات:

علمائے اسلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ جس رات سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی وہ شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ (وفات:1052ھ) لکھتے ہیں: بے شک سَرورِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات شبِ قَدر سے بھی افضل ہے۔[1]

شارح بخاری حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ (وفات:952ھ) نے شبِ ولادت کے لیلۃ القدر سے افضل ہونے کی تین وجوہات بیان فرمائی ہیں:

(1) شبِ ولادت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ والا کے ظہور کی رات ہے جبکہ لیلۃ القدر آپ کو عطا کی گئی ہے۔ اس اعتبار سے شبِ ولادت شبِ قدر سے افضل ہے۔

(2) شبِ قدر نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہے اور شبِ ولادت حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظہور کی وجہ سے معظم ہے اور جس ہستی کی وجہ سے شبِ ولادت فضیلت والی ہے یقیناً وہ ملائکہ سے افضل ہیں لہٰذا شبِ ولادت شبِ قدر سے افضل ہے۔

(3) لیلۃُ القدر کی برکتوں اور انعامات سے امتِ مصطفٰے ہی فیضیاب ہوتی ہے مگر شبِ ولادت میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن بن کر تشریف لائے اور یہ نعمت تمام مخلوق کے لئے ہے، تو شبِ ولادت نفع کے اعتبار سے زیادہ عام ہوئی اس

1 ... ماثبت من السنة، ص100

لئے یہ شبِ قدر سے افضل ہے۔[1]

حضرت علامہ ابوعبدُاللہ محمد بن احمد مَرزُوق تِلِمسانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ (وفات:781ھ) نے شبِ ولادتِ مصطفٰے کے شبِ قدر سے افضل ہونے پر "جَنَی الْجَنَّتَیْنِ فِیْ شَرَفِ اللَّیْلَتَیْنِ" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں دونوں راتوں کے فضائل اور شبِ ولادت کے افضل ہونے پر دلائل بیان فرمائے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے[2]

اس مکان کی عظمت کے کیا کہنے!

وہ مقدس مکان بڑی عظمت والا ہے کہ جسے اللہ کریم نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت گاہ ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ تاریخی اعتبار سے بھی اس کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ مکان مکۂ مکرمہ کے وسط میں مشرقی جانب جبلِ ابو قُبَیس کے قریب "سُوقُ اللَّیْل" نامی جگہ پر واقع تھا۔ یہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والد حضرت عبداللہ بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْھُما کا مکان تھا۔[3]

مشہور محدث ابنِ ناصر الدین دمشقی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:842ھ) لکھتے ہیں: جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو ایک قول کے مطابق یہ مکان حضرت عقیل بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ہبہ کر دیا تھا جو ان کی اولاد

1 ... مواھب اللدنیة، المقصد الاول، آیات ولادتہ۔۔۔الخ، 77/1

2 ... حدائق بخشش ص178

3 ... جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی۔۔۔الخ، 751/2

میں منتقل ہوتا رہا، آخر کار اسے حجاج بن یوسف کے بھائی محمد بن یوسف ثقفی نے خرید کر اپنے گھر میں شامل کر لیا جسے ''بَیْضَاء'' کہا جاتا تھا۔ خلیفہ ہارونُ الرشید کی والدہ ''خَیْزَران جُرَشِیہ'' نے محمد بن یوسف سے یہ مکانِ عالیشان خریدا اور اِسے اُس کے گھر سے جُدا کر کے اُس جگہ مسجد بنوادی جس میں نماز پڑھی جاتی تھی۔

مزید فرماتے ہیں: اس مسجد کو کئی مرتبہ تعمیر کیا گیا، یہ انتہائی خوبصورت عمارت تھی جس کے اکثر حصے پر سونے کی مُلَمَّع کاری کی گئی تھی۔ (1)

حضرت علامہ ابوالحسین محمد بن احمد جُبَیرْ اُنْدُلُسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 614ھ) اس مکانِ اقدس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ مُقَدَّس جگہ جہاں ایک ایسی سعادت والی، بابرکت گھڑی میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی جنہیں اللہ کریم نے پوری اُمت کے لئے رحمت بنا دیا، اس بابرکت جگہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی (یہ جگہ یوں لگتی ہے) جیسے چھوٹا سا پانی کا حوض ہو جس کی سطح چاندی کی ہو۔ اس مٹی کی کیا بات ہے جسے اللہ پاک نے سب سے پاکیزہ جسم والے خَیْرُ الْاَنَام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جائے ولادت ہونے کا شرف بخشا۔ یہ مبارک مکان ربیعُ الاول میں پیر کے دن کھولا جاتا ہے کیونکہ ربیعُ الاوّل حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا مہینا اور پیر ولادت کا دن ہے، لوگ اس مکان میں برکتیں لینے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ مکۂ مکرمہ میں یہ دن ہمیشہ سے ''یومِ مَشْہُود'' ہے یعنی اس دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ ایک عظیمُ الشَّان عمارت والی مسجد ہے اور خاص وہ جگہ جہاں ولادتِ مبارک ہوئی وہ تقریباً تین بالشت کا چھوٹے

---

1 ... جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی ۔۔۔ الخ، 2/751، 752 ملخصاً

حوض جیسا چبوترہ ہے اور اس کے درمیان سبز رنگ کا دو تہائی بالشت برابر سنگِ مَرمَر کا ایک ٹکڑا ہے جس پر چاندی لپٹی ہوئی ہے اور اس چاندی سمیت اس کی لمبائی ایک بالشت ہے۔ ہم نے اس مقدس جگہ سے اپنے چہرے مَس کئے جو زمین پر پیدا ہونے والی سب سے افضل ذات کی ولادت گاہ بنی اور سب سے اشرف اور پاکیزہ نسل والی ذات سے مَس ہوئی اور ہم نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت گاہ سے برکتیں لے کر نفع حاصل کیا۔ (1)

اس مکان سے برکتیں پانے والے:

اس مبارک مکان سے بہت سے لوگوں نے برکت پائی، عاشقانِ رسول یہاں حاضر ہوتے، اس کا ادب واحترام کرتے، ذِکر واَذکار کرتے، محفلِ میلاد شریف منعقد کرتے، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات بیان کرتے، خُوب صلوٰۃ و سلام پڑھتے اور اللہ کریم کی رحمتوں کا مشاہدہ بھی کرتے تھے جیسا کہ

(1) حضرت علامہ ابنِ ناصر الدین دمشقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:842ھ) فرماتے ہیں: جب میں نے 814ھ میں حج کیا تو اس مسجد میں حاضر ہوا اور میلاد شریف کی جگہ کی زیارت کی زُرْتُ ھٰذَا الْمَکَانَ الشَّرِیْفَ بِحَمْدِ اللہِ تَعَالٰی وَالْمِنَّۃِ وَتَبَرَّکْتُ بِہٖ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے اس مکان شریف کی زیارت کی ہے اور اس سے برکت حاصل کی ہے۔ (2)

(2) حضرت سلیمان بن ابی مرحب کا بیان ہے: خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ

---

1 ... جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی۔۔۔الخ، 2/751، 752۔ تذکرۃ بالاخبار عن اتفاقات الاسفار، ص87، 127 ملتقطاً

2 ... جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی۔۔۔الخ، 2/752

خیزران کے مکان خریدنے سے پہلے جو لوگ اس میں رہتے تھے ان کا بیان ہے: اللہ پاک کی قسم اس گھر میں ہمیں نہ کبھی کوئی مصیبت آئی نہ کسی چیز کی حاجت ہوئی، جب ہم یہاں سے چلے گئے تو زمانہ ہم پر تنگ ہو گیا۔[1]

(3) حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1052ھ) فرماتے ہیں: میں مکۂ معظمہ میں میلاد شریف کے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جائے ولادت پر حاضر تھا، سب لوگ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام پڑھ رہے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت جو خلافِ عادت چیزیں ظاہر ہوئیں اور بعثت سے قبل جو واقعات رونما ہوئے تھے ان کا ذکرِ خیر کر رہے تھے تو میں نے ان انوار کو دیکھا جو یکبارگی اس محفل میں ظاہر ہوئے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ انوار میں نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے یا روح کی آنکھوں سے دیکھے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہرحال جو بھی معاملہ ہوا جب میں نے ان انوار و تجلیات میں غور کیا تو پتہ چلا کہ یہ اَنوار ان فرشتوں کی طرف سے ظاہر ہو رہے ہیں جو اس طرح کی نورانی اور بابرکت محافل میں شریک ہوتے ہیں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان ملائکہ سے ظاہر ہونے والے انوار اللہ کی رحمت کے اَنوار سے مل رہے ہیں۔[2]

مکے میں ان کی جائے ولادت پہ یا خدا
پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی۔۔۔الخ، 753/2

2 ... فیوض الحرمین، ص26

3 ... وسائلِ بخشش، ص90

ربیعُ الاوّل کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے روایت میں ہے: "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ" یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔[1] یوں تو سارا سال ہی ہمیں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے لیکن بالخصوص ربیع الاول میں اللہ کریم کی عظیم نعمت کے شکرانے کے طور پر ذکرِ حبیب کی کثرت کرنی چاہیے۔ اس ذکر کے بہت سارے طریقے ہیں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا نعت شریف پڑھنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنا، محفلِ میلاد منعقد کرنا اور اس میں شریک ہونا وغیرہ ذکرِ رسول ہیں، لہٰذا ربیعُ الاوّل میں یہ تمام چیزیں ہمارے معمولات میں شامل ہونی چاہئیں۔

مکتوبِ عطار سے انتخاب:

امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے رسالے صبحِ بہاراں سے خلاصۃً منتخب مدنی پھول ملاحظہ کیجیے: (1) ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفٰے میں 12 ربیعُ الاول شریف کو روزہ رکھ لیجیے۔ (2) گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے ضرورت کی تمام چیزیں

---

1 ... جامع صغیر، حرف المیم، ص507، حدیث:8312

نئی خرید لیجیے۔(3) جشنِ ولادت کی خوشی میں کوئی بھی ایسا کام مت کیجیے جس سے حقوقُ العباد پامال ہوں۔(4) تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جشنِ ولادت کی خوشی میں سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی نیت کرلیجیے۔(5) جشنِ ولادت کی خوشی میں مسجدوں، گھروں اور دکان پر سبز سبز پرچم لہرایئے، خوب چراغاں کیجئے لیکن بجلی فراہم کرنے والے ادارے سے رابطہ کرکے جائز ذرائع سے چراغاں کرنے کی ترکیب بنایئے۔

(6) جلوس میں حتی الامکان باوضو رہیے اور نمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھیے۔

نوٹ: مزید معلومات کے لیے امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے رسالے ”صبحِ بہاراں“ کا مطالعہ کیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربیعُ الاوّل کے نوافل:

اللہ کریم کا قرب پانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ نوافل بھی ہیں، اسی لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کیا کرتے تھے۔ اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ آدمی جب چاہے نوافل پڑھ سکتا ہے۔ کچھ مخصوص نوافل بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے ذکر کئے ہیں جنہیں پڑھنے سے دین و دنیا کے ڈھیروں فوائد حاصل ہوتے ہیں انہیں میں سے ربیع الاول کے نوافل بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(1) ربیعُ الاوّل کی پہلی رات نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) کی تلاوت

کیجئے اور سلام کے بعد سو مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھئے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔[1]

(2) ربیع الاول کی تیسری تاریخ کو چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کیجئے اور اس کا ثواب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیجئے۔[2]

(3) بارہویں تاریخ کو نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی روحِ پاک کو ہدیہ پہنچانے کی نیت سے بیس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھے۔ ایک شخص ہمیشہ یہ نماز پڑھتا تھا اسے خواب میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے۔[3]

بارہ ربیعُ الاوّل کا روزہ:

بارہ ربیعُ الاوّل کے دن روزہ رکھئے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے دن روزہ رکھنا رب تعالیٰ کی نعمت کا شکر ہے اور اس میں بہت زیادہ اجر و ثواب بھی ہے۔ خود نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت مناتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: "اِسی دن میری وِلادت

1... لطائف اشرفی، 2/ 231۔ جواہر خمسہ، ص 21

2... جواہر خمسہ، ص 21

3... جواہر خمسہ، ص 21

ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔“[1]

اس فرمانِ عالی میں ان دنوں میں روزوں کے مستحب ہونے کی طرف اشارہ ہے جن میں اللہ پاک کی نعمتیں بندوں پر اترتی ہیں۔بے شک اس امت پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بندوں کے لیے ظاہر فرمانا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کواُن کی طرف بھیجنا ہے کیونکہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجنا اس امت کے لیے آسمان، زمین، سورج، چاند، ہوا، رات اوردن کو پیدا کرنے، بارش برسانے اور سبزیاں اُگانے وغیرہ تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے،بے شک یہ نعمت انسانوں کے ان افراد کو بھی شامل ہے جو اللہ پاک، اس کے رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری سے انکار کربیٹھے تو انہوں نے نعمتِ الٰہی کو ناشکری سے بدل دیا۔[2]

شکر نعمت کیلئے روزہ:

بلاشبہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی نعمت سے دنیاو آخرت کے فوائد ومنافع پورے ہو گئے اوراسی نعمت کے طفیل اللہ پاک کا دین مکمل ہوا جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایااوراس دین کو قبول کرنا دنیاو آخرت میں لوگوں کی سعادت مندی کا سبب ہے۔اور ایسے دن کا روزہ رکھنا بہت اچھا ہے جس میں اللہ پاک کے بندوں پراس کی نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔[3]

1 ...مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ---الخ، ص455، حدیث:2750

2...لطائف المعارف، ص107

3...لطائف المعارف، ص107

نفلی عبادات کی طرف اشارہ:

اس ماہِ مکرم میں رب تعالیٰ کی عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ نفلی عبادات کی جائیں اگرچہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسرے مہینوں کی بہ نسبت اس مہینے میں زیادہ عبادات نہیں کیں اور یہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمت پر رحمت اور نرمی تھی کیونکہ آپ اپنی امت پر رحم کرتے ہوئے بھی عمل چھوڑ دیا کرتے تھے کہ کہیں یہ میری امت پر فرض نہ ہو جائے لیکن آپ نے اس مہینے کی فضیلت کی طرف اشارہ فرمادیا تھا چنانچہ جب آپ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس دن میری ولادت ہوئی۔ تو جب پیر کا دن فضیلت والا ہے تو اس میں وہ مہینا بھی شامل ہوگا جس میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔[1] اس لئے اس مہینے میں روزے رکھنا، نفلی عبادات کرنا اور دیگر نیک اعمال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے۔

جواہرِ غیبی میں ہے کہ بارہ ربیع الاول کے دن کے روزہ رکھنے والے کو 1000 سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے نیز پانچ، سولہ اور چھبیس ربیعُ الاوّل کو روزہ رکھنے کا بھی بہت ثواب ہے۔[2]

درودِ پاک اور زیارتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

ربیعُ الاوّل شریف کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ اس مبارک مہینے میں

---

1 ... المدخل، فصل فی المولد، 229/1

2 ... جواہرِ غیبی، ص617

درود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔

پہلی تاریخ سے 12 تاریخ تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھنا افضل ہے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ**۔ جو شخص یہ درود شریف پڑھ کر باوضو سوئے اِنْ شَآءَ اللہ وہ زیارتِ رسولِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرف ہوگا۔[1]

جو کوئی اس مہینے کی تمام تاریخوں میں عشاء کی نماز کے بعد یہ دُرودِ پاک "**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ**" ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے تو اِنْ شَآءَ اللہ خواب میں ضرور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا۔[2]

اگر کوئی اس مبارک مہینے میں یہ درود شریف "**اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ**" سوا لاکھ مرتبہ پڑھے تو حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔[3]

محبِّ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ محمد رکن الدین الوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:1135ھ) نقل فرماتے ہیں: جب ربیعُ الاوّل کا چاند نظر آئے تو اس رات دو دو رکعت کرکے سولہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد "قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد" تین تین مرتبہ پڑھے۔ جب سولہ رکعت پڑھ لے تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے:

1... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص37

2... رکن دین، ص164

3... رکن دین، ص164

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ“ اور بارہ روز تک یہ پڑھتا رہے تو سیِّدُ المرسلین، محبوبِ ربُّ العالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت ہو گی۔ مگر عشا کی نماز کے بعد اس کو پڑھا کرے اور پھر باوضو سویا کرے۔[1]

نوٹ: زیارتِ رسول کے طالب کو اکلِ حلال (حلال کھانے)، صدقِ مقال (سچ بولنے) اور سنتِ حبیبِ خدا پر کاربند رہنا ضروری ہے اور باوضو سوئے۔[2]

دیدار کے قابل تو نہیں چشمِ تمنا
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

خوش رہنے کا وظیفہ:

جو کوئی ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو یہ کلمات پڑھے وہ پورا سال خوش رہے گا اور یہ بھی منقول ہے کہ وہ بے حساب جنت میں جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** (7 بار) **یَا اَللّٰہُ** (7 بار) **یَا رَحْمٰنُ** (7 بار) **یَا غَفُوْرُ** (7 بار) **یَا رَحِیْمُ** (7 بار) **یَا حَنَّانُ** (7 بار) **یَا مَنَّانُ** (7 بار) **یَا دَیَّانُ** (7 بار) **یَا سُبْحَانُ** (7 بار)۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ مہینا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا مہینا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کی عظیم نعمت و رحمت ہیں اور رحمتِ الٰہی ملنے پر خوشی منانے اور نعمتِ خداوندی کا چرچا کرنے کا حکم تو خود اللہ پاک

1 ... رکن دین، ص 164
2 ... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص 37 ماخوذا
3 ... جواہر خمسہ مترجم، ص 101

نے ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(1) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ11، یونس:58)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رَحمت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔

(2) وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ (پ30، الضحی:11)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! دنیا بھر میں مسلمان اس حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے ماہِ ربیعُ الاوّل میں میلاد کی محفلیں سجاتے ہیں جس میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ ولادت اور آپ کی شان و عظمت بیان کی جاتی ہے جو ایک مستحب اور اعلیٰ ترین کام ہے۔

ولادتِ شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ [1]

میلاد کیا ہے؟

مجلسِ میلادِ پاک افضل ترین مَنْدُوبات (مستحبات) اور اعلیٰ ترین مُسْتَحْسَنات (نیک کاموں میں) سے ہے۔[2] میلاد شریف وہ مبارک اجتماع ہے جس میں معتبر کتب سے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و معجزات، سیر، حالات، حیات، رضاعت اور بعثت کے واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔[3]

1 ...ذوقِ نعت، ص122

2 ...الحق المبین، ص100

3 ...سبل الهدی و الرشاد، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء...الخ، 1/367 ماخوذاً

میلاد شریف کا مقصد:

(1) حضرت سَیِّدُنا علامہ عَبْدُ الرَّحْمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:597ھ) فرماتے ہیں: میلاد منانے میں شیطان کی تذلیل اور اہلِ ایمان کی تقویت ہے۔[1]

(2) امام جلال الدین عَبْدُ الرَّحْمٰن سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:911ھ) فرماتے ہیں: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت منانے والے کو ثواب ملتا ہے کہ اس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اور آپ کی ولادتِ باسعادت پر خوشی و شادمانی کا اظہار ہے۔ ہمارے لئے مستحب ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت پر اظہارِ شکر کے لیے اجتماع کریں، کھانا کِھلائیں اور اسی طرح کی دوسری نیکیاں کریں نیز خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔[2]

میلاد شریف کے فائدے

جشنِ ولادت مَنانے والوں کو اللہ کریم کی طرف سے بے شُمار دِینی و دُنیاوی رحمتیں ملتی ہیں جیسا کہ حضرت سیّدنا امام عبدُالرّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:597ھ) فرماتے ہیں: جشنِ ولادت پر فرحت و مسرت کرنے والے کے لیے یہ خوشی جہنم سے رکاوٹ بنے گی، جو جشنِ ولادت کی خوشی میں ایک درہم خرچ کرے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی شفاعت فرمائیں گے، ربِّ کریم اسے ایک درہم کے بدلے دس درہم عطا فرمائے گا۔ اے اُمتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو، تم دنیا و آخرت میں

---

1 ... سبل الهدیٰ والرشاد، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء۔۔۔الخ، 363/1

2 ... الحاوی للفتاوی، حسن المقصد فی عمل المولد، 222/1، 230

خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سَیِّدُنا احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حلہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا۔[1]

حافظُ الحدیث امام ابو الخیر محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:902ھ) فرماتے ہیں: جشنِ ولادت منانے والوں پر اس عمل کی برکات سے فضلِ عظیم ظاہر ہوتا ہے۔[2]

حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:923ھ) فرماتے ہیں: ولادتِ باسعادت کے دنوں میں محفلِ میلاد کرنے کے فوائد میں سے تجربہ شدہ فائدہ ہے کہ اس سال امن وامان رہتا ہے۔ اللہ پاک اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنالیا۔“[3]

شیخِ محقق، حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:1052ھ) فرماتے ہیں: ہمیشہ سے ہی مسلمان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے مہینے میں (میلاد کی) محفلیں کرتے ہیں اور اس مہینے کی راتوں میں خوب صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر اس عمل کی برکت سے ہر قسم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس محفلِ میلاد کے خصوصی مجربات میں سے یہ ہے کہ وہ سال بھر تک امان پاتے ہیں اور اس میں حاجت روائی، مقصود برآری کی بڑی بشارت ہے۔ اللہ پاک اس شخص پر بے پایاں

---

1 ... مجموع لطیف الانسی، مولد العروس، ص 281

2 ... سبل الهدی والرشاد، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء... الخ، 362/1

3 ... مواهب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر رضاعه ومامعه، 78/1

رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد مبارک کے دن کو عید بنایا۔[1]

نور کی پھوہار برسی چار سو ہے روشنی ہو گیا گھر گھر چراغاں عید میلاد النبی

چار جانب دھوم ہے سرکار کے میلاد کی جھومتا ہے ہر مسلماں عید میلاد النبی[2]

مسجد نبوی میں میلاد:

حضرت شیخ علی بن موسیٰ مدینی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1320ھ) فرماتے ہیں: مسجد نبوی شریف میں ایک زمانے تک بارہ ربیع الاول کے دن محفلِ میلاد شریف کا عظیمُ الشان اجتماع منعقد ہوتا جس میں بڑے بڑے ائمہ بیان فرماتے۔ بارہ ربیع الاول کی صبح کو سورج نکلتے ہی میلاد شریف کی محفل کا آغاز ہو جاتا اور میلاد پڑھنے کیلئے چار ائمہ مقرر ہوتے۔ محفل کا انعقاد حرم شریف کے صحن میں ہوتا۔ پہلے ایک امام صاحب میلاد شریف کی مخصوص کرسی پر تشریف فرما ہوتے اور احادیث پڑھتے۔ پھر دوسرے امام کرسی پر بیٹھتے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت پر بیان کرتے۔ پھر تیسرے امام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعت پر بیان کرتے۔ پھر چوتھے امام تشریف لاتے اور وہ ہجرت پر بیان کرتے۔ آخر میں لوگ شربت پیتے اور بادام کا حلوہ لے کر واپس لوٹتے۔[3]

ذکرِ ولادت کے وقت قیام:

محفلِ میلاد شریف میں بوقت ذکرِ ولادت قیام کیا جاتا ہے یعنی کھڑے ہو کر

1 ... ماثبت من السنة، ص102 ملتقطاً

2 ... وسائلِ بخشش، ص379

3 ... رسائل فی تاریخ المدینة، ص77

درود و سلام پڑھتے ہیں علمائے کرام نے اس قیام کو مستحسن (پسند) فرمایا ہے۔ بعض اکابر کو اس مجلسِ پاک میں حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اگرچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور اس موقع پر ضرور تشریف لاتے ہی ہیں، مگر کسی غلام پر اپنا کرم خاص فرمائیں اور تشریف لائیں تو بعید بھی نہیں۔[1]

رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میلاد شریف میں قیام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کے لئے کیا جاتا ہے اور حضور کی ہر تعظیم و توقیر کا مستحب اور مندوب ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ ہر بچہ جانتا ہے کہ یہ قیام حضور کی تعظیم کے ارادے سے کیا جاتا ہے اور اسی طرح حرمین شریفین اور دیگر اسلامی ممالک میں رائج ہے اور اس کو علمائے اہلسنت نے پسند کیا ہے کیونکہ یہ قرآن کریم کی ان آیات کے حکم کے تحت داخل ہے جو سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر پر دلالت کرتی ہیں جیسے:

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ
(پ26، الفتح:9)

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

تعظیم و توقیر کا یہ حکم نہ تو کسی خاص وقت کے لئے ہے نہ کسی مخصوص طریقے کے لئے لہٰذا کوئی بھی فعلِ تعظیم جو حضور کی تعظیم کیلئے کیا جائے گا وہ مستحب اور مستحسن ہوگا جب تک کہ وہ شریعت سے نہ ٹکراتا ہو۔[2]

1... بہارِ شریعت، حصہ 16، 3/645 ملخصاً

2... میلاد و قیام، ص 101 ملخصاً

میلاد شریف میں تعظیم کے لئے کھڑا ہونے کو بدعت کہنے والے ایک شخص کا واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

قیامِ میلاد کو بدعت کہنے والے کا واقعہ:

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، محدثِ اعظم حجاز حضرت علامہ مولانا سیّد محمد بن علوی مالکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت سید عباس مالکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے بتایا کہ میں بیت المقدس میں بارھویں شریف کی رات محفل میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بوڑھا شخص آغاز سے لیکر اختتام تک انتہائی ادب و احترام کے ساتھ کھڑا ہو کر محفلِ میلاد میں شریک تھا، جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً قیام کو بدعتِ سیئہ جانتا تھا۔ اس نے بتایا: ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے اجتماع میں شریک ہے اور لوگ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کرنے کیلئے کھڑے ہیں، جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو تمام لوگوں نے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ حضور کا استقبال کیا، مگر وہ آپ کی تعظیم میں کھڑا نہیں ہوا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: **"تو اب کھڑا نہیں ہو سکے گا"** جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ اب بھی بیٹھا ہوا ہے۔ اسی پریشانی میں ایک سال گزر گیا مگر وہ کھڑا نہ ہو سکا۔ بالآخر اس نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے اس مرض سے شفایاب فرمادے تو میں محفلِ میلاد شروع سے آخر تک کھڑے ہو کر سنا کروں گا۔ اس منت کی برکت سے اللہ کریم نے اسے صحت عطا فرمائی۔ تو اب اس کا یہ معمول

بن گیا کہ وہ اپنی منت کو پورا کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہو کر سنتا ہے۔[1]

ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا
ترے رُتبہ میں جس نے چُون و چَرا کی نہ سمجھا وہ بد بخت رُتبہ خدا کا[2]

اے عاشقانِ رسول! سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت وعقیدت اور آپ کی سنتوں کا دامن تھام لیجئے اور مرتے دم تک اسے نہ چھوڑیئے کیونکہ یہی دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ کریم ہمیں راہِ سنّت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبیٔ کریم اکثر یہ دُعا فرماتے

”رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار“ یہ دعا بھلائی کی دعاؤں میں سب سے جامع ہے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس دعا کی کثرت کیا کرتے تھے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ یہی دعا کیا کرتے تھے (بخاری، 214/4، حدیث: 6389) نیز جب بھی کوئی دعا کرتے اس کے ساتھ اس دعا کو بھی شامل کر لیا کرتے، کیونکہ یہ دعا دنیا اور آخرت کی بھلائی کی جامع ہے۔ (لطائف المعارف، ص332)

1 ... الاعلام بفتاوی ائمة الاسلام، ص94

2 ... ذوقِ نعت، ص58

اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس ربیع الاول میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
نورِ چشمِ رسول، حضرتِ سیّدنا ابراہیم	10 ربیع الاول 10ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
حضرتِ سیّدنا اُنَیس بن مَرثَد غَنَوِی	ربیع الاوّل 20ھ	
نورِ چشمِ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام ابو محمد حسن مجتبیٰ	5 ربیع الاوّل 49ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا جُویریہ	ربیع الاوّل 50ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
شاگردِ امامِ اعظم حضرتِ سیّدُنا ابو سلیمان داؤد طائی	8 ربیعُ الاوّل 165ھ	بغداد، عراق
فقہِ مالکی کے عظیم المرتبت امام حضرتِ سیّدنا امام مالِک بن انس	14 ربیع الاوّل 179ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
شاگردِ امامِ اعظم حضرتِ سیّدنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری	5 ربیع الاوّل 182ھ	بغداد، عراق
ولیٔ شہیر حضرتِ سیّدُنا بِشر حافی	13 ربیع الاوّل 227ھ	شمالی بغداد، عراق
فقہِ حنبلیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیّدنا امام احمد بن حنبل	12 ربیع الاوّل 241ھ	شارعُ الرشید بغداد، عراق
حافظُ الحدیث تقیُّ الدّین حضرت سیّد عبدُ الغنی مقدسی حنبلی	ربیع الاوّل 600ھ	جنوبی قاہرہ، مصر
شہزادۂ غوثُ الوریٰ حضرت سیّد شمسُ الدّین عبدُ العزیز جیلانی قادری	18 ربیع الاول 602ھ	حیال، ضلع عقرہ، صوبہ دھوک، عراق
سیّدُ الاولیاء، استاذُ العلماء حضرت سیّد محی الدین ابو نصر محمد جیلانی	22 ربیعُ الاول 656ھ	بغداد شریف، عراق
بانیٔ سلسلۂ احمدیہ بدویہ، قطبِ شہیر حضرت سیّد احمد بدوی شافعی	12 ربیعُ الاوّل 675ھ	طنطا (Tanta)، صوبہ الغربیہ، مصر
بانیٔ سلسلۂ صابریہ حضرت شیخ علاءُ الدّین علی احمد صابر کلیری	13 ربیعُ الاوّل 690ھ	کلیر شریف، ضلع سہارن پور، یوپی، ہند
حضرتِ سیّدُنا امام شمسُ الدّین ابو الخیر محمد جزری شافعی قادری	5 ربیعُ الاوّل 833ھ	شیراز، صوبہ فارس، ایران
ابو حنیفہ ثانی امام سراجُ الدّین عُمر بن ابراہیم بن نُجَیم مصری حنفی	6 ربیع الاول 1005ھ	قاہرہ، مصر
محبوبُ العُلَماء حضرت شاہ ابو المعالی سیّد خیرُ الدّین قادری کرمانی	16 ربیع الاوّل 1024ھ	مرکزُ الاولیاء لاہور، پاکستان
شیخِ مُحقّق حضرتِ علامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی قادری	21 ربیع الاوّل 1052ھ	دہلی، ہند
آفتابِ پنجاب حضرت علّامہ عبدُ الحکیم صدّیقی	16 ربیع الاوّل 1067ھ	ضیاء کوٹ (سیالکوٹ)، پنجاب، پاکستان
حضرت سیّد شاہ ابو الفضل آلِ احمد اچھے میاں مارہروی قادری	17 ربیع الاوّل 1235ھ	مارہرہ شریف، ضلع ایٹہ، یوپی، ہند

مُحدِّثِ حجاز علامہ محمد عابد سندھی مدنی نقشبندی حنفی	18ربیعُ الاوّل1257ھ	جنت البقیع،مدینہ منورہ
حضرت مولانا فضلِ رحمٰن صدیقی گنج مرادآبادی نقشبندی قادری	22ربیعُ الاوّل1313ھ	گنج مراد آباد، ضلع اناؤ،یوپی ہند
مجاہدِ دین وملت حضرت مولانا قاضی عبدالوحید فردوسی رضوی	19ربیع الاول 1326ھ	جھٹلی شریف، پٹنہ، بہار،ہند
استاذِ قطبِ مدینہ حضرت علامہ غلام قادر ہاشمی سیالوی بھیروی	19ربیعُ الاوّل 1327ھ	مرکزُ الاولیاء لاہور، پاکستان
مُحِبِّ اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام حضرت سیّدنا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی	24ربیعُ الاوّل 1330ھ	جنۃُ المعلیٰ،مکہ مکرمہ
شیرِ ربّانی، شیخ المشائخ حضرت شیر محمد شرقپوری نقشبندی	3ربیعُ الاوّل 1347ھ	شرقپور، ضلع شیخوپورہ، پاکستان
محدثِ شام حضرت علّامہ سیّد محمد بدرُ الدّین حسنی مغربی شافعی	27ربیعُ الاوّل 1354ھ	دمشق، شام
مفکرِ اسلام پروفیسر حضرت علّامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری	5ربیعُ الاوّل1358ھ	علی گڑھ اسلامی یونیورسٹی، یوپی، ہند
خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا غلام احمد شوق فریدی نقشبندی جماعتی رضوی	23ربیع الاول1362ھ	مراد آباد، یوپی، ہند
شیخ الاصفیاء حضرت مولانا سیّد غلام علی اجمیری چشتی رضوی	15ربیعُ الاوّل1374ھ	اجمیر شریف، ہند
قُطبِ میواڑ حضرت مولانا مفتی محمد ظہیر الحسن اعظمی	12ربیعُ الاوّل1382ھ	اودھے پور، راجستھان، ہند
ہمدردِ ملّت حضرت مولانا حافظ سیّد محمد حسین میرٹھی	14ربیعُ الاوّل 1384ھ	قبرستان پاپوش نگر، کراچی، پاکستان
غوثِ زماں حضرت پیر غلام محی الدّین صدیقی غزنوی نقشبندی	12ربیعُ الاوّل1395ھ	نیریاں شریف، ضلع پلندری، کشمیر
برہانِ ملت حضرت مولانا مفتی محمد برہان الحق جبل پوری	26ربیع الاول 1405ھ	رانی تال، جبل پور، سی پی، ہند

رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2017، 2018 کے ربیع الاول کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔

اچانک موت سے حفاظت

روزانہ وقتِ عصر سے غروبِ آفتاب تک 7 مرتبہ "یَابَصِیْرُ" پڑھنے والا اچانک موت سے محفوظ رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

(مدنی مذاکرہ، 18 ربیع الاول 1438ھ مطابق 17 دسمبر 2016)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ ربیعُ الآخر

دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: ”بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحسن (خوبصورت) الفاظ میں دُرودِ پاک پڑھو۔“[1]

آپ خوش ہو کے بار بار دُرود ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربیعُ الآخر کہنے کی وجہ:

اسلامی سال کا چوتھا مہینا ربیعُ الآخر (رَ۔بِ۔یْ۔عُ۔لْ۔آ۔خِ۔رْ) ہے۔ جب قمری مہینوں کے نام رکھے گئے تب ربیعُ الآخر کا مہینا موسمِ بہار کے آخر میں پڑتا تھا لہٰذا اسے ربیعُ الآخر نام دیا گیا۔[3]

ربیعُ الآخر کیسے گزاریں؟

ربیعُ الآخر میں روزے:

جس سے ہو سکے ربیعُ الآخر میں تین روزے رکھ لے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی

---

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، 2/140، حدیث: 3116

2 ... ذوقِ نعت، ص 125

3 ... غیاث اللغات، باب رائے مہملہ، ص 295

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر مہینے کے ایامِ بیض کے نہ صرف روزے رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ اس پر اجر و ثواب کی بشارت بھی ذکر فرمائی جیسا کہ

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایامِ بیض کے روزے نہ چھوڑتے تھے چاہے حضر (گھر) میں ہوتے یا سفر میں۔[1]

مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: چاند کی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں راتیں (بیض) ہیں۔ انہیں اَیامِ بیض یا تو اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی راتیں اجیالی ہیں اور یا اس لیے کہ ان کے روزے دنوں کو نورانی اور اجیالا کرتے ہیں اور یا اس لیے کہ (حضرت سیّدُنا) آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے اعضاء جنت سے آکر سیاہ پڑ گئے تھے، رب تعالیٰ نے انہیں ان تین روزوں کا حکم دیا ہر روزے سے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کا تہائی جسم چمکیلا ہوا حتی کہ تین روزوں کے بعد سارا جسم نہایت حسین ہو گیا۔[2]

حضرتِ سیدتنا مَیْمُوْنَہ بنت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! ہمیں روزوں کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: جو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ضرور رکھے کہ ہر دن کا روزہ دس گناہوں کا کفارہ ہے اور روزہ دار شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے کپڑا پانی سے پاک ہو جاتا ہے۔[3]

---

1 ... نسائی، کتاب الصیام، صوم النبي بابي هو وامي ... الخ، ص386، حدیث: 2342

2 ... مرآۃ المناجیح، 3 / 195

3 ... معجم کبیر، میمونة بنت سعد ... الخ، 35/25، حدیث: 60

حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1142ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی اس ماہ (ربیعُ الآخر) کی چھٹی، بارہویں، بیسویں اور چھبیسویں تاریخ کو روزہ رکھے تو اسے بے حد ثواب ملے گا۔[1]

گیارہویں کا مہینا:

ربیعُ الآخر کو سرکارِ بغداد، حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے نسبت ہے کیونکہ اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا تھا۔[2] اس لئے عاشقانِ اولیا حضرت سیّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر و نیاز کرتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس ماہ کو "گیارہویں شریف" کا مہینا بھی کہا جاتا ہے۔

گیارہویں شریف کیا ہے؟

صدرُ الشَّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ ربیعُ الآخر کی گیارہویں تاریخ بلکہ ہر مہینہ کی گیارہویں کو حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے، یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے بلکہ غوث پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی جب کبھی فاتحہ ہوتی ہے کسی تاریخ میں ہو، عوام اسے گیارہویں کی فاتحہ بولتے ہیں۔[3]

مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عام مسلمان ربیعُ الآخر شریف میں گیارہویں شریف حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی مجلسیں کرتے ہیں جس میں حضرت غوثِ پاک کے حالات پڑھ کر سامعین کو سناتے ہیں اور بعدِ فاتحہ تقسیمِ

1... مرقع کلیمی، ص198

2... مرآۃ الاسرار (مترجم)، ص571۔ تاریخ مشائخ قادریہ، 1/171

3... بہار شریعت، حصہ 16، 3/644

شیرینی کرتے ہیں یا مسلمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (1)

ہم کو "گیارہ" کا ہے عدد پیارا، ان کی تاریخِ عرس ہے گیارہ

یوں عدد ہم کو پیارا گیارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی (2)

گیارہویں شریف کی برکت:

مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اس مہینہ میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوث پاک سرکار بغداد رَضِیَ اللهُ عَنْه کی فاتحہ کرے۔ سال بھر تک بہت برکت رہے گی۔ (3)

روزی میں برکت کا نسخہ:

امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّهُ الْعَالِی فرماتے ہیں: تاجر اپنی روزانہ کی بکری (Sale) کا ایک فی صد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم دو فی صد نکالے اور ماہانہ گیارہویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ اُس کی روزی میں برکت ہو گی۔ (اگر گھر میں نیاز کرنے میں رُکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجئے) (4)

ہر مہینے گیارہویں شریف کیجئے:

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہو سکے تو ہر مہینے گیارہویں شریف کیجئے۔ ضروری

---

1 ... اسلامی زندگی، ص 71

2 ... وسائلِ بخشش، ص 579

3 ... اسلامی زندگی، ص 133

4 ... ماہنامہ فیضان مدینہ، ربیع الآخر 1440ھ

نہیں کہ اس کے لیے ہزاروں روپے ہی خرچ کیے جائیں بلکہ جتنا آسانی سے میسر ہو اسی سے اللہ پاک کے اس ولیِ کامل کی نیاز کیجئے چنانچہ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ہر چاند کی گیارہویں شب کو یعنی دسویں اور گیارہویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی برکت ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ کبھی پریشان حال نہ ہو گا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناغہ نہ کرے اور جتنے پیسے مقرر کردے اس میں کمی نہ ہو اتنے ہی پیسے مقرر کرے جتنے کی پابندی کر سکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور بِفَضْلِہٖ تعالیٰ اس کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ[1]

گیارہویں شریف کی نیاز کس چیز پر دینی افضل ہے؟

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: نیاز کا ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حصہ پھینکا نہ جائے، جیسے زردہ یا حلوا یا خشکہ، یا وہ پلاؤ جس میں سے ہڈیاں علیحدہ کرلی گئی ہوں، بانٹنے کا اختیار ہے، جس سنی مسلمان کو چاہے دے اگرچہ غنی ہو اگرچہ سید ہو۔ اور خود بھی تبرکاً کھائے تو حرج نہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے فتاویٰ میں لکھا ہے: نیاز کا کھانا تبرک ہو جاتا ہے، ہاں اگر شرعی منت مانی ہو تو اس میں سے نہ خود کھا سکتا ہے نہ کسی غنی یا سید کو دے سکتا ہے، وہ غیر ہاشمی فقرائے مسلمین کا حق ہے۔[2]

1... اسلامی زندگی، ص133

2... فتاویٰ رضویہ، 9/612

ایصالِ ثواب کا ایک قدیم طریقہ:

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! گیارہویں شریف مسلمانوں میں رائج ایصالِ ثواب کا ایک قدیم طریقہ ہے جیسا کہ

محقّق علی الاِطلاق شیخ عبدُالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1052ھ) لکھتے ہیں: ”وَقَدِ اشْتَهَرَ فِیْ دِیَارِ نَا هٰذَا الْیَوْمُ الْحَادِیْ عَشَرَ وَهُوَ الْمُتَعَارَفُ عِنْدَ مَشَائِخِنَا مِنْ اَهْلِ الْهِنْدِ مِنْ اَوْلَادِهٖ“ ترجمہ: ہمارے یہاں آپ کی تاریخ وصال گیارہ ربیعُ الآخر مشہور ہے اور یہی ہمارے ہندوستان کے مشائخ اور ان کی اولاد کے نزدیک متعارف و مشہور ہے۔[1]

حضرت شاہ عبدُالعزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1239ھ) کے ملفوظات میں ہے: ہر گیارہویں شریف کو بادشاہ اور شہر کے اکابرین حضرت غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے روضہ مبارکہ پر جمع ہوتے ہیں۔ نمازِ عصر کے بعد قرآنِ مجید کی تلاوت ہوتی ہے پھر قصائدِ مدحیہ اور واقعات وحالات حضرت غوث اعظم (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کے بیان کئے جاتے ہیں، یہ سب بغیر مزامیر ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ مغرب تک جاری رہتا ہے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے، ارد گرد مریدین حلقہ بناکر بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں۔ اس دوران بعض حاضرین پر وجدانی کیفیت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ ان معمولات سے فراغت کے بعد کھانا اور شیرینی وغیرہ جو نیاز تیار ہو تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے ہیں۔[2]

---

1 . . . ماثبت من السنة، ص222

2 . . . ملفوظاتِ شاہ عبد العزیز (مترجم)، ص127 ملخصا

عُرسِ غوثِ پاک:

حضرت شیخ عبدُ الحق محدث دہلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات:1052ھ) شیخ امان پانی پتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات:997ھ) کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں "دیازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کردو فرمود از صاحبان تقدم نباید کردو طعامی کہ پختہ بودند بخش کرد" یعنی شیخ امان پانی پتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے گیارہ ربیع الآخر کو حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کا عرس مبارک [1] کیا اور ارشاد فرمایا: حضرت غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے پہلے قدم اٹھانا درست نہیں ہے، جو کھانا آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے پکوایا تھا اسی دن وہ سب کھانا تقسیم کر دیا۔ [2]

نوافل کی اہمیت:

نوافل پڑھنا ہر دن اور ہر مہینے میں محمود اور پسندیدہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی ترغیب بھی دلائی ہے اور ان پر اجر و ثواب کی بشارت و نوید بھی ارشاد فرمائی ہے جیسا کہ

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ کامل ہوئی تو کامل لکھ دی جائے گی اور اگر مکمل نہ ہوئی تو اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہوئے تو اللہ کریم فرمائے گا: اس کے فرائض کو نوافل

---

1 ... عاشقانِ غوثِ اعظم اسی عرس کو گیارہویں شریف کہتے ہیں۔

2 ... اخبار الاخیار، ص242

کے ذریعے پورا کر دو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ اور دیگر اعمال کا حساب لیا جائے گا۔[1]

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے حصے **"فرائض کو نوافل کے ذریعے پورا کر دو"** کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں کمی سے ادا میں کمی مراد نہیں بلکہ طریقۂ ادا میں کمی مراد ہے یعنی اگر کسی نے فرائض ناقص طریقہ سے ادا کئے ہوں گے تو وہ کمی نوافل سے پوری کر دی جائے گی۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ بندہ فرض نماز نہ پڑھے نفل پڑھتا رہے اور وہاں نفل فرض بن جائیں۔[2]

ربیعُ الآخر کے نوافل:

بعض اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے ربیع الآخر میں پڑھنے کے کچھ نوافل ذکر فرمائے ہیں، انعام یافتہ لوگوں کی پیروی کی نیت سے پڑھ کر ہم رضائے الٰہی کے ساتھ ساتھ ثواب کا بہت بڑا خزانہ حاصل کر سکتے ہیں چنانچہ

حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1142ھ) فرماتے ہیں: اس مہینے (ربیعُ الآخر) کی پہلی رات اور پہلے دن چار رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) نو (9) مرتبہ پڑھے تو (اِنْ شَآءَاللہ) ڈھیروں ثواب پائے گا۔ اگر سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اَسّی نیکیاں حاصل ہوں گی اور اَسّی گناہ معاف ہوں گے۔[3]

---

1 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی علیه السلام کل صلاۃ...الخ، 329/1، حدیث:864، 866

2 ... مراٰۃ المناجیح، 307/2

3 ... مرقع کلیمی، ص198

چار رکعت نوافل کا ثواب:

اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں اور انتیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار گناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔[1]

تیسری رات کے نوافل:

ربیعُ الآخر کے مہینے کی تیسری رات کو چار رکعت نماز ادا کرے، قرآن حکیم میں سے جو کچھ یاد ہے پڑھے۔ سلام کے بعد یہ کہے: "یَا بَدُوْحُ یَا بَدِیْعُ۔"[2]

پندرہویں دن کے نوافل:

اس ماہ کی پندرہ کو چاشت کے بعد 14 رکعتیں دو، دو رکعات کر کے ادا کرے۔ اس نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ علق سات بار پڑھے۔ اس کے بعد 60 مرتبہ یہ کہے: یَا مَلِیْكُ تَمْلِكُ بِالْمَلَكُوْتِ فِیْ مَلَكُوْتٍ یَا مَلِیْكُ۔[3]

جو کوئی اس ماہ مبارک کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو چار رکعت نفل یوں پڑھے کہ ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پڑھے تو اجرِ عظیم حاصل ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰه جنت میں داخل ہو گا۔[4]

1... فضائل الایام والشہور، ص 375 بحوالہ "جواہر غیبی"۔ رکن دین، ص 164

2... ترجمہ: اے پوشیدہ کو ظاہر فرمانے والے! اے پیدا فرمانے والے۔ (لطائف اشرفی، 2/231)

3... ترجمہ: اے حقیقی بادشاہ! اے پروردگار! تو مالکِ ملکوت ہے۔ (جواہر خمسہ، ص 21)

4... جواہر خمسہ، ص 21

نُسخۂ بغدادی:

اس مہینے کی گیارہویں شب (یعنی بڑی رات) سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کرکے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَ الله سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہوگی۔[1] گیارہ نام یہ ہیں:

(1) یَاشَیْخ مُحیُ الدِّین (2) یَاسَیِّد مُحیُ الدِّین (3) یَامَولَانَا مُحیُ الدِّین (4) یَامَخدُوم مُحیُ الدِّین (5) یَادَرویش مُحیُ الدِّین (6) یَاخواجہ مُحیُ الدِّین (7) یَاسُلطان مُحیُ الدِّین (8) یَاشَاہ مُحیُ الدِّین (9) یَاغوث مُحیُ الدِّین (10) یَاقُطب مُحیُ الدِّین (11) یَاسَیِّدَ السَّادَات عَبدَ القَادِر مُحیُ الدِّین۔

جیلانی نسخہ:

اس مہینے کی گیارہویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ، ایک مرتبہ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، پھر گیارہ بار یَاشَیْخ عَبدَ القَادِر جِیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضَروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ الله پیٹ کی ہر طرح کی بیماری (مثلاً پیٹ کا درد، قبض، گیس، پیچش، قے، پیٹ کے اَلسر وغیرہ) کے لیے مفید ہے۔[2]

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض در در پھروں　　　آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دست گیر[3]

1...جنات کا بادشاہ، ص18

2...جنات کا بادشاہ، ص20

3...وسائلِ بخشش، ص548

نمازِ غوثیہ کی برکتیں:

حضرت سیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص مجھے مصیبت میں پکارے اس کی مصیبت جاتی رہے گی اور جس تکلیف میں مجھے پکارے وہ تکلیف جاتی رہے گی۔ پھر فرمایا: جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) گیارہ بار پڑھے پھر سلام کے بعد نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھے اور مجھے یاد کرے، عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ پاک کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔[1]

صَلٰوۃُ الْاَسْرار:

دعاؤں کی قبولیت اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے ایک مجرَّب (یعنی آزمودہ) نماز صَلٰوۃُ الْاَسْرار بھی ہے جس کو امام ابو الحسن نورُ الدّین علی بن جَریر لخمی شطنوفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھجۃُ الْاَسْرار میں اور حضرتِ ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور شیخ عبدُ الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضور غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ اِس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نمازِ مغرب سنّتیں پڑھ کر دو رَکعت نَماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمد کے بعد ہر رَکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قُل ھُوَاللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے (مثلاً حمد و ثنا کی نیّت سے سورۃُ الفاتحہ پڑھ لے) پھر نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے: یَا رَسُوْلَ

1 ... بھجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص197

اللّٰہِ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَات[1] پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے: یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَاکَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَات[2] پھر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وَسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔[3]

حُسنِ نیّت ہو، خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا[4]

توشہ غوثیہ:

یہ توشہ نہایت مفید چیز ہے اور حاجتیں بَرلانے (یعنی پوری کرنے) کے لئے مُجرَّب (یعنی تجربہ شُدہ)، ہمارے خاندان کے مشائخ میں اس کی ترکیب یوں ہے: میدہ گندم (۵ ما)، شکر (۵ ما)، گھی (۵ ما) مغز بادام (ا ما)، پستہ (ا ما)، کشمش (ا۔ما) ناریل (ا ما)۔ لونگ، دار چینی، چھوٹی الائچی ہر ایک سوا چھٹانک۔

حضور کی نیاز دے کر صالحین کو کھلائے اور اپنے مطلب کی دُعا کرائے۔ اصل وزن یہ ہیں، بقدرِ قدرت ان میں کمی بیشی کا اختیار ہے۔ نصف، چوتھائی، آٹھواں حصہ

1 ... ترجمہ: اے اللہ کے رسول! اے اللہ کے نبی! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔

2... ترجمہ: اے جِنّ واِنس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (یعنی ماں باپ دونوں ہی کی جانب) سے بُزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔

3... بہار شریعت، حصہ 4، 1/686۔بهجة الاسرار، ص197

4... حدائقِ بخشش، ص20

یا جتنا مقدور ہو کرے وہی اثر دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[1]

استاذ العلماء مفتی محمد نسیم احمد مصباحی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی (مفتی دار الافتاء جامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، یوپی ہند) نے اس کی تسہیل یوں فرمائی ہے: میدہ گندم (سوجی)، شکر، گھی ہر ایک سوا پانچ کلو۔ مغزِ بادام، پستہ، کشمش، ناریل (گری) ہر ایک سوا کلو۔ لونگ، دار چینی، چھوٹی الائچی ہر ایک سوا پانچ تولہ۔ سوا پانچ تولہ 65 گرام کے برابر ہے۔

توشہ شاہ عبد الحق ردولوی:

اگر کوئی شخص عقیدت مندانہ اور صدقِ نیت سے کسی حاجت اور مہم کے لئے قدوۃ الاولیاء حضرت شیخ احمد عبد الحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ[2] کے نام سے توشہ نیاز دے تو اس کی حاجت پوری ہو گی۔ مشکلات دور ہوں گی توشہ سے مراد حلوائے تر ہے یہ طریقہ اقلیم ہندوستان میں بہت مجرب و مشہور ہے۔ بہتر یہ ہے کہ حاجت پوری

1 ... فتاویٰ رضویہ، 29/646 ماخوذاً

2 ... شیخ العالم حضرت سیّدنا مخدوم احمد عبد الحق ردولوی چشتی صابری حنفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت باسعادت تقریباً 729ھ یا 737ھ رُدولی (ضلع فیض آباد، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مقتدائے وقت، پیشوائے امت، سلسلہ چشتیہ صابریہ کے شیخِ طریقت ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لاکھوں مریدوں نے آپ کی تربیت سے بڑے درجے حاصل کئے، آپ کے بہت سے خلفاء مشہور ہوئے، آپ کے صاحبزادے شیخ المشائخ احمد عارف رُدولوی، شیخ عبد القدوس گنگوہی، شیخ جلال الدین محمود تھانیسری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم آپ کے ہی سلسلے کے اولیا ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے 15 جمادی الاخریٰ 837ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک خانقاہ رُدولی شریف (ضلع فیض آباد، یوپی) ہند میں مرجعِ خلائق ہے۔ (اخبار الاخیار، ص187۔ خزینۃ الاصفیا، 2/273۔ حقیقتِ گلزارِ صابری، ص368۔ شمع کلیر، ص145۔ حیات شیخ العالم، ص61)

ہونے سے پہلے ہی توشہ نیاز دے دے اگر بعد میں دے پھر بھی حرج نہیں۔

توشہ بنانے کا طریقہ:

توشہ سے مراد سوا سیر گندم کا آٹا، ایک پاؤ شکر اور ایک پاؤ روغنِ زرد (دیسی گھی) ہے، طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر ایک جگہ روٹی پکائے اور اس پر روغن ملے، پھر شکر چھڑکے اور حضرت عبد الحق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روحِ پاک کو فاتحہ پڑھے پھر آپ کے فرزنداں یا مریداں یا ان کے سلسلے کے کسی نمازی کو کھلائے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ [1] کسی نیک عبادت گزار کو بھی کھلا سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس ربیع الآخر میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
اُمّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا زینب بنتِ خزیمہ ہلالیہ	ربیع الآخر 4ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
امیر التوابین حضرتِ سلیمان بن صُرد خُزاعی	ربیع الآخر 65ھ	عَیْنُ الْوَرْدَہ (رأس العین) شام
قطبِ وقت حضرتِ سیّدُنا حبیب عجمی فارسی	3 ربیع الآخر 156ھ	محلہ بشار، بغداد، عراق
بانی سلسلہ صوفیہ علویہ مغربیہ حضرت مولائی سیّد اِدْرِیس الاول حسنی	یکم ربیع الآخر 177ھ	زرھون المغرب، مراکش
مؤرّخِ اسلام حضرتِ سیّدُنا عبد الملک بن ہشام حِمْیَری شافعی	13 ربیع الآخر 218ھ	قاہرہ، مصر
حضرتِ سیّدُنا امام ابو عثمان سعید حیری نیشاپوری	22 ربیع الآخر 298 ھ	نیشاپور، صوبہ خراسان رضوی، ایران
خواجہ چشت حضرتِ سیّدُنا خواجہ ابو اسحاق شرف الدّین شامی عَلَوی	14 ربیع الآخر 343ھ	عَکّہ، شام (اب یہ فلسطین کا ایک شہر ہے)
حافظُ الحدیث ابنِ عبدُ البَرّ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ قُرطُبی مالکی	29 یا 30 ربیع الآخر 463ھ	شاطِبہ (Xàtiva)، بَلَنسِیَہ، اُندُلُس
استاذُ الصوفیاء حضرت امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہَوَازِن قشیری	17 ربیع الآخر 465ھ	نیشاپور، ضلع خراسان، ایران

1 ... سیر الاقطاب، ص 231

غوثُ الاعظم، سیّد محیُ الدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی حَسنی حسینی حنبلی	11ربیعُ الآخِر561ھ	بغداد شریف، عراق
شیخِ اکبر حضرت شیخ محی الدین محمد ابن عربی قادری	2ربیعُ الآخر 638ھ	جبلِ قاسیون، دمشق، شام
سلطانُ التّارکین، حضرت صوفی حمیدُ الدّین سُوالی ناگوری	29ربیعُ الآخِر673ھ	ناگور، صوبہ راجستھان، ہند
شیخِ وقت، ولی کامل حضرت سید محمد شاہ دولہا سبز واری	17ربیعُ الآخِر701ھ	کھارادر، بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
محبوبِ الٰہی، حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سید محمد بخاری چشتی	18ربیعُ الآخِر725ھ	دہلی، ہند
صاحبِ نحو میر، سَیّدُ الْمُحَقِّقِین میر سید شریف علی بن محمد حنفی جُرجانی	6ربیعُ الآخر816ھ	شیراز، صوبہ فارس، ایران
قاریُ الہدایہ حضرت امام سراجُ الدّین عمر خَیّاط حنفی مصری	ربیعُ الآخِر829ھ	قاہرہ، مصر
شیخُ الاسلام امام زینُ الدّین قاسم بن قُطْلُوبُغا مصری حنفی	4ربیعُ الآخِر879ھ	قاہرہ، مصر
امامُ الاولیاء حضرت علامہ سید ابراہیم ایرجی حسینی	5ربیعُ الآخر953ھ	دہلی، ہند
عظیم حنفی فقیہ حضرت شیخ ابراہیم بن محمد حَلَبی حنفی	10ربیعُ الآخِر956ھ	استنبول (قدیم قسطنطینیہ) ترکی
امام قطبُ الدّین محمد بن احمد نَہْرَوَانی ہندی مکی قادری حنفی	26ربیعُ الآخِر990ھ	مکہ مکرمہ
بانیِ سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ مرادیہ، سیّدنا محمد مراد بن علی بُخاری اُزبکی حنفی	12ربیعُ الآخر 1132ھ	استنبول، ترکی
حضرت قطبُ الدّین مصطفٰے بن کمالُ الدّین بَکری دِمشقی خَلْوَتی حنفی	18ربیعُ الآخر1162ھ	قاہرہ، مصر
ولی کامل، صاحب کرامات حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی	5ربیعُ الآخر 1197ھ	خانقاہ شریف، ضلع بہاول پور، پاکستان
بانیِ سلسلہ مَعمَرِہ منوّریہ، شاہ منوّر علی عمر دراز قادری بغدادی الٰہ آبادی	15ربیعُ الآخِر1199ھ	الٰہ آباد، یوپی، ہند
خاتمُ الفقہاء علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی قادری نقشبندی	21ربیعُ الآخر 1252ھ	دِمشق، شام
شہزادۂ شیخُ المشائخ، حضرت مولانا سیّد ابوالمحمود احمد اشرف اشرفی	15ربیعُ الآخر 1347ھ	کچھوچھہ، ضلع امبیڈکر نگر، یوپی، ہند
خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ شیخ جمال بن امیر بن حسین مالکی قادری	19ربیعُ الآخِر1349ھ	مکہ مکرمہ
استاذُ العلماء حضرت مولانا عبد الحیّ قادری پیلی بھیتی	24ربیعُ الآخر1359ھ	پیلی بھیت، یوپی، ہند
فقیہِ اعظم ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی	6ربیعُ الآخر 1370ھ	ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) پنجاب، پاکستان
حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی	6ربیعُ الآخر1382ھ	کوٹ مٹھن، ضلع راجن پور، پاکستان
اَجمَلُ العُلَما، مُریدِ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی	28ربیعُ الآخر 1383ھ	سنبھل، یوپی، ہند
امینُ الفقہاء حضرت مولانا احمد حسن خان قادری رضوی حیدر آبادی	29ربیعُ الآخر1395ھ	حیدر آباد دکن، ہند

رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2018، 2019 کے ربیعُ الآخر کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ جُمادَی الاُولٰی اور جُمادَی الاُخریٰ

دُرود شریف کی فضیلت:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر دُرود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔[1]

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے

ہو الٰہی مرا شِعار دُرود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تمام مہینوں کے فضائل اور ان میں کی جانے والی عبادات کو ہر مہینے کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے مگر "جُمادَی الاُولٰی" اور "جُمادَی الاُخریٰ" کی وجہ تسمیہ چونکہ ایک ہی ہے اسی لئے ان دونوں مہینوں کا ذکر ایک ہی عنوان کے تحت کیا گیا ہے۔

"جُمادَی الاُولٰی" اور "جُمادَی الاُخریٰ" نام رکھنے کی وجہ:

اسلامی سال کا پانچواں مہینا "جُمادَی الاُولٰی" اور چھٹا "جُمادَی الاُخریٰ" ہے۔

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب الصلاۃ علی النبی، 490/1، حدیث: 907

2 ...ذوقِ نعت، ص124

اسلامی مہینوں کا تعلق چونکہ چاند سے ہے اور گردشِ چاند کے سبب ان مہینوں میں موسم بدلتا رہتا ہے۔ایک موسم کسی مہینے میں آتا ہے تو اگلے چند سالوں میں وہ موسم کسی اور مہینے میں آجاتا ہے اسی لئے موسم کو اسلامی مہینوں کے ساتھ خاص نہیں کرسکتے لیکن جب ان مہینوں کے نام رکھے گئے اس وقت اس پانچویں اور چھٹے مہینے میں اتنی سردی پڑتی تھی کہ پانی جم جایا کرتا تھا اور جمادیٰ کا معنی ہے "جم جانا" اسی مناسبت سے پانچویں مہینے کو "جُمادی الاُولٰی" اور چھٹے مہینے کو "جُمادی الاُخریٰ" کہا جانے لگا۔[1]

درست نام اور صحیح تلفظ:

مشہور نحوی امام فَراء کہتے ہیں: کُلُّ الشُّھُوْرِ مُذَکَّرَۃٌ اِلَّا جُمَادَیَیْن یعنی تمام مہینوں کے نام مذکر ہیں سوائے دو جُمادِیٰ مہینوں (یعنی جُمادی الاُولیٰ اور جُمادی الاُخریٰ یا الآخرۃ) کے ان دونوں کے نام مؤنث ہیں۔[2]

جب لفظ "جُمادیٰ" مؤنث ہے تو اس کی صفت بھی مؤنث ہی ذکر کی جائے گی اسی لئے "جمادی الاوّل" اور "جمادی الآخر" نہ کہا جائے کیونکہ "الاوّل" اور "الآخر" مذکر ہیں بلکہ "جُمادَی الاُولیٰ" اور "جُمادَی الاُخریٰ" کہنا چاہئے۔ایسے ہی چھٹے مہینے کو "جُمادَی الثَّانی" بھی نہ کہا جائے کیونکہ ثانی وہاں آتا ہے جہاں اس کے بعد ثالث (تیسرا) بھی ہو جبکہ یہاں تیسرا نہیں۔[3]

لغت کے اعتبار سے ان دونوں مہینوں کے درست نام اور صحیح تلفظ یہ ہیں:

1 ...تفسیر ابن کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 129/4

2 ...الشماریخ فی علم التاریخ، ص13

3 ... غیاث اللغات، باب الجیم، ص194-195

جمادی الاُولیٰ (جُ۔مَ۔ا۔دَ۔لْ۔اُ۔و۔لیٰ) جمادی الاُخریٰ (جُ۔مَ۔ا۔دَ۔لْ۔اُ۔خْ۔رٰ) اور جمادی الآخرہ (جُ۔مَ۔ا۔دَ۔لْ۔آ۔خِ۔رَ۔ہْ)۔

جُمادَی الاُولیٰ کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی آخرت کی بہتری کیلئے پورا سال ہی فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کا بھی اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ اللہ پاک اپنے بندوں کے ہر نیک عمل پر فضل وکرم کی چھما چھم بارش برساتا ہے، بالخصوص کچھ مہینوں کے مخصوص ایّام اور ان کی راتوں میں اس کے دریائے رحمت کی روانی مزید بڑھ جاتی ہے، اس کی رحمت کو پانے اور شوقِ عبادت بڑھانے کے لئے ان میں مخصوص عبادات اور اَوراد ووظائف پر اَجر وثواب کی بشارتیں دی گئی ہیں۔ جُمادَی الاُولیٰ کے مہینے میں بھی شوقِ عبادت بڑھانے اور خوب خوب اجر وثواب کمانے کیلئے بزرگانِ دین کے معمولات اور ان سے منقول عبادات اور کچھ اَوراد و وظائف یہاں نقل کیے جارہے ہیں، اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں اس ماہِ مکرّم میں اپنی رضا و خوشنودی کیلئے خوب خوب عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلی رات کے نوافل:

جواہرِ خمسہ میں ہے کہ جُمادَی الاُولیٰ کی پہلی تاریخ کو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم بیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد) پڑھتے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔[1]

1 ...جواہر خمسہ، ص 21

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِنْ شَآءَ اللہ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک بے شمار نمازوں کا ثواب عطا کرے گا۔[1]

جواہرِ خمسہ میں ہے: پہلی رات دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ مزمل پڑھے۔[2]

جو اس مہینے کی پہلی رات اور پہلے دن چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) پڑھے تو اللہ پاک 90 سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھنے کا حکم دیتا ہے اور 90 ہزار سال کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹا دیتا ہے۔[3]

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ پہلی تاریخ کو بعد نمازِ مغرب آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے، پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بہت افضل ہے اور اس کے پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ بے شمار عبادات کا ثواب پاک پروردگار کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔[4]

تیسری رات کے نوافل:

جواہرِ خمسہ میں ہے: تیسری رات کو بیس رکعت دس سلام سے پڑھے اور ہر

1... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص 65

2... جواہر خمسہ، ص 21

3... جواہر غیبی، ص 618

4... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص 65

رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس دس بار سورۂ قدر پڑھے۔ نماز کے بعد صبح تک یہ تسبیح پڑھتا رہے: يَاعَظِيْمُ تَعَظَّمْتَ بِعَظَمَتِكَ وَالْعَظَمَةُ فِيْ عَظَمَتِكَ يَاعَظِيْمُ۔ (1)

ستائیسویں رات کے نوافل:

جواہرِ خمسہ میں ہے: اس ماہ کی ستائیسویں تاریخ کو آٹھ رکعتیں دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ وَالضُّحٰی ایک ایک بار پڑھے پھر یہ تسبیح پڑھے: "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ"۔ (2)

جمادی الاُولیٰ کے روزے:

حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اس مہینے کی دوسری، بارہویں اور اکیسویں کو روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔ (3)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جُمادَی الاُخریٰ کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تمام اسلامی مہینوں کی طرح جمادی الاُخریٰ بھی بڑی خیر وبرکت کا مہینا ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے۔ یہ مہینا استقبالِ ماہِ رجب ہے گویا اس کی عبادت کا مقصد ماہِ رجب کی حرمت ہے۔ اس ماہِ مبارک کے

1... ترجمہ: اے عظمت والے! تو اپنی بڑائی کے سبب عظمت والا ہے اور اے عظمت والے! حقیقی بڑائی تیری ہی بڑائی ہے۔ (جواہر خمسہ، ص21)

2... ترجمہ: پاک ہے، بے عیب ہے فرشتوں اور روح کا ربّ۔ (جواہر خمسہ، ص22۔ لطائف اشرفی، 2/231)

3... مرقع کلیمی، ص199۔ جواہر غیبی، ص618

متعلق بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے مخصوص عبادات و نوافل منقول ہیں جنہیں اپنا کر اللہ پاک کی رضا و خوشنودی اور اس مہینے کی برکتیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جُمادَی الاُخریٰ کے روزے:

جُمادَی الاُخریٰ میں روزہ رکھنے سے متعلق حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے کی پہلی، پندرہویں اور آخری تاریخ کو روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔[1]

پہلی رات کے نوافل:

جواہرِ خمسہ میں ہے: جمادی الاُخریٰ کی پہلی رات دو رکعت نماز پڑھے اور سلام کے بعد خوب استغفار کرے۔[2]

سال بھر تنگدستی سے حفاظت:

جو شخص بارہ رکعتیں چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ) پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر سورۂ یوسف کی تلاوت کرے اللہ کریم اسے تنگدستی اور مفلسی سے ایک سال تک محفوظ رکھے گا۔[3]

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بزرگانِ دین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم) سے منقول ہے کہ اس مہینے میں جو شخص چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں

1... مرقع کلیمی، ص199

2... جواہر خمسہ، ص22

3... جواہر خمسہ، ص22

(سورۂ فاتحہ کے بعد) سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) تیرہ (13) مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم اس کے بے شمار گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں بہت سی نیکیاں داخل فرماتا ہے۔[1]

حرمت و عظمت کی بشارت:

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جو کوئی جُمادَی الْاُخریٰ کی اکیسویں رات سے آخری تاریخ تک ہر رات بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) ایک ایک بار پڑھے اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کو حرمت و عظمت بخشتا ہے۔[2]

جواہرِ خمسہ میں ہے: اکیسویں رات سے آخری تاریخ تک کئی صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان ہر رات بیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔[3]

آخری عشرہ کے اعمال:

کئی صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان اس مہینے کے آخری عَشرے میں استقبالِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے لئے روزے رکھا کرتے تھے۔[4]

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جُمادَی الْاُخریٰ کی آخری تاریخ

1... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص67

2... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص70

3... جواہر خمسہ، ص22

4... جواہر خمسہ، ص22

کو روزہ رکھنا رجب شریف کے استقبال کے لیے مُسْتَحْسَن ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا علامہ عبدُ الرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:597ھ) فرماتے ہیں: انسان کو چاہیے کہ رجب شریف کی آمد سے پہلے استقبالِ رجب کے لئے خود کو گناہوں سے پاک صاف کرے، اپنی ہر خطا اپنے ہر گناہ پر نادم و شرمندہ ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرے اور توبہ کے ذریعے اپنے دل کو گناہوں کی گندگی سے پاک کرلے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جُمادَی الاُولیٰ اور اُخریٰ کی متفرق عبادات

بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ جن کے ذریعے ہر ماہ اجر و ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ جُمادَی الْاُولٰی اور جُمادَی الْاُخریٰ میں ان نیکیوں کا بھی اہتمام کیجئے اور اللہ پاک کی خوب رحمتیں اور برکتیں حاصل کیجئے۔ جُمادَی الْاُخریٰ

روزے کے لئے مہینے کے افضل ایام:

حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر مہینے کے افضل دنوں کے بارے میں فرماتے ہیں: مہینے کا پہلا، درمیانی اور آخری دن اور درمیان میں ایامِ بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ۔ یہ فضیلت والے ایام ہیں ان میں روزے رکھنا اور بکثرت خیرات کرنا مستحب ہے تاکہ ان اوقات کی برکت سے اس کا اجر دُگنا ہو۔[3]

---

1 ... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص70

2 ... النور فی فضائل الایام والشهور، المجلس الثانی عشر لسلخ جمادی الاخری، 129

3 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الصوم، الفصل الثالث، 318/1 ملتقطاً

حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہر مہینے تین روزے رکھو تو تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کے رکھو۔[1]

حضرت سیدنا ابو عثمان نَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں سات روز تک حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مہمان رہا۔ میں نے پوچھا: ''اے ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ! آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں یا آپ کے روزے کیسے ہوتے ہیں؟'' فرمایا: ''میں ہر مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھتا ہوں اور اگر کوئی عارضہ پیش آجاتا ہے تو مہینے کے آخر میں تین روزے رکھ لیتا ہوں۔''[2]

مہینے بھر کا ثواب:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''اَیامِ بِیض میں روزہ رکھنے سے مہینے بھر کا ثواب ملتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! پہلی، دوسری، تیسری یا تیرہ، چودہ، پندرہ یا ستائیس، اَٹھائیس، اُنتیس ان میں سے جس میں روزہ رکھے سب کا ثواب برابر ہے۔[3]

ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ایامِ بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے اور فرمایا کرتے: یہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔[4]

---

1 ... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم ثلاثۃ ایام من کل شھر، 193/2، حدیث: 761

2 ... مسند احمد، مسند ابوھریرہ، 268/3، حدیث: 8641 مختصراً

3 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 419

4 ... نسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف علی موسی بن طلحۃ ---الخ، ص 397، حدیث: 2427

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر مہینے کے ایامِ بیض میں روزے رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور بزرگانِ دین نے ہر مہینے روزوں کے لئے افضل ایّام بیان فرمائے ہیں اس لیے ہمیں چاہئے کہ ان مہینوں میں بھی روزے رکھیں تاکہ خوب رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوں۔

مومن کا موسم بہار

شروع میں بتایا گیا ہے کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو اس دوران پانچویں اور چھٹے قمری مہینے میں بہت زیادہ سردی ہوا کرتی تھی جس کی وجہ سے پانچویں کا نام جُمادَی الاُولیٰ اور چھٹے مہینے کا نام جُمادَی الاُخریٰ رکھا گیا۔ اسی مناسبت سے یہاں سردیوں میں کی جانے والی نیکیوں کے حوالے سے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے چند اقوال اور ان کے واقعات نقل کیے جارہے ہیں۔

روزہ رکھیے اور قیام کیجئے:

سردی ہو یا گرمی! ہر موسم عبادت کا موسم ہے لیکن سردیوں میں کم وقت میں زیادہ ثواب کمانا نسبتاً آسان ہے کیونکہ سردیوں کے دن چھوٹے ہوتے ہیں، راتیں لمبی اور موسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ جیسا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: موسم سرما مومن کے لئے بہار کا موسم ہے کہ اِس میں دن چھوٹے ہوتے ہیں تو مومن ان میں روزہ رکھتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو وہ ان میں قیام کرتا (یعنی نفل پڑھتا) ہے۔[1]

سردی بندۂ مومن کے لئے بہار کا موسم اس لئے ہے کہ وہ اس موسم میں

1 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل اخبار وحکایات فی الصیام، 416/3، حدیث: 3940

فرمانبرداریوں کے باغات میں چَرتا ہے اور عبادتوں کے میدانوں میں ٹہلتا ہے نیز سردی میں آسانی سے ادا ہو جانے والے نیک اعمال کی کیاریوں میں دل و جان کو تازہ کرتا ہے۔ جیسے موسمِ بہار میں چراگاہ میں جانور چرتے ہیں اور خوب تندرست اور فربہ ہو جاتے ہیں یونہی موسمِ سرما میں اللہ پاک نے اپنی عبادتوں کی جو آسانیاں عطا فرمائی ہیں اُن کی برکت سے بندۂ مومن کا دین و ایمان بھی فربہ ہو جاتا ہے کیونکہ جب سردی کا موسم آتا ہے تو بندۂ مومن بھوک اور پیاس کی مشقت اٹھائے بغیر ہی دن میں روزہ رکھ سکتا ہے کہ دن چھوٹا اور سرد ہوتا ہے لہٰذا روزہ کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔[1]

ٹھنڈی غنیمت:

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سردی کے روزے ٹھنڈی غنیمت ہیں۔"[2]

اس کی شرح میں ہے: سردی کے روزوں کو ٹھنڈی غنیمت فرمانے کی یہ وجہ ہے کہ یہ ایسا مالِ غنیمت ہے جو کسی لڑائی، تھکاوٹ یا مشقت کے بغیر ہی ہاتھ آجاتا ہے اسی لئے مجاہد اس غنیمت کو آسانی سے سمیٹ لیتا ہے۔[3]

عبادات میں اضافے کا موسم:

ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِم موسمِ سرما کی آمد پر خوش ہوتے اور اِسے عبادت میں اِضافے کا موسم قرار دیتے جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ

1 ... لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص372

2 ... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی الصوم فی الشتاء، 2/210، حدیث: 797

3 ... لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص372

اللہُ عَنْہ موسمِ سرما کی آمد پر فرماتے: سردی کو خوش آمدید، اِس میں اللہ پاک کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں کہ شب بیداری کرنے والے کے لئے اِس کی راتیں لمبی اور روزہ دار کے لئے دن چھوٹا ہوتا ہے۔[1]

اس فرمان کی شرح میں ہے: سردی کی راتیں لمبی ہوتی ہیں لہٰذا یہ ممکن ہوتا ہے کہ رات کے ایک حصے میں آرام کرلیا جائے اور پھر ایک حصہ اللہ پاک کی عبادت میں گزارا جائے۔ یوں بندۂ مومن نماز پڑھ لیتا ہے، قرآنِ پاک کا مخصوص حصہ تلاوت کر لیتا ہے اور جسم کو اس کی ضرورت کے مطابق نیند بھی مل جاتی ہے اس طرح سردیوں کی راتوں میں مسلمان اپنا دینی فائدہ بھی حاصل کرلیتا ہے اور اس کے جسم کو راحت بھی مل جاتی ہے۔[2]

سردیوں میں عبادت کے متعلق بزرگانِ دین کے اقوال:

اللہ پاک کے نیک بندے سردیوں کے ایام میں عبادت کو محبوب جانتے تھے۔

❀ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رات لمبی ہے، اُسے نیند سے چھوٹا نہ کرو اور دن پاکیزہ ہے اُسے گناہوں سے آلودہ نہ کرو۔[3]

❀ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردی بندۂ مومن کا کتنا اچھا زمانہ ہے! رات لمبی ہوتی ہے بندہ رات میں نماز کے لئے قیام کرتا ہے اور دن چھوٹا ہوتا ہے تو بندہ روزہ رکھ لیتا ہے۔[4]

---

1 ... مسند الفردوس، باب المیم، 164/4، حدیث: 6513

2 ... لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص372

3 ... صفة الصفوة، ذکر المصطفین من اھل الری، 674 یحیی بن معاذ، جزء4، 87/2

4 ... لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص373

❀جب سردی کا موسم آتا تو حضرت سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے: اے قرآن والو! تمہارے قرآن پڑھنے کے لئے رات لمبی ہوگئی ہے لہٰذا قیام میں خوب تلاوت کرو اور تمہارے روزے کے لئے دن چھوٹا ہوگیا ہے لہٰذا روزے رکھو۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سردی کی وجہ سے عبادات میں سُستی مت کیجئے بلکہ سردی کی مشقّت پر صبر کرکے "اَفۡضَلُ الۡاَعۡمَالِ اَحۡمَزُھَا یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں مشقّت زیادہ ہو۔"[2] پر عمل کیجئے اور ان بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الۡمُبِیۡن کو یاد کیجئے جو سخت سردیوں میں ساری رات اللہ کریم کی عبادات میں گزار دیتے، نیند کو دور کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی سے وضو فرماتے۔ چنانچہ

سردیوں میں بزرگانِ دین کی عبادات کی حکایات:

(1) حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت صَفۡوان بن سُلیم زُہری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سردیوں میں چھت پر اور گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے اور صبح تک سردی و گرمی کی وجہ سے بیدار رہتے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوتے: اے اللہ پاک! یہ صفوان کی طرف سے کوشش ہے اور تو زیادہ جانتا ہے۔[3]

(2) حضرت سیِّدُنا صفوان اور دیگر بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم سردی کی راتوں میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے تاکہ سردی سے نیند بھاگتی رہے۔ کچھ بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم کو عبادت میں نیند آنے لگتی تو پانی میں غوطہ لگالیتے اور فرماتے: یہ پانی (دوزخیوں

---

1 ... احادیث الشتاء، الباب الثالث، ص98

2 ... تفسیرِ کبیر، البقرة، تحت الآیة: 34، 1/431

3 ... حلیة الاولیاء، فمن طبقة الاولی من التابعین، صفوان بن سلیم، 3/186، رقم: 3645

کے) پِیپ کے پانی سے ہلکا ہے۔[1]

فکرِ آخرت کا ایک انداز:

(3) حضرت سیِّدُنا زُبید یامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک رات تہجد کے لئے اٹھے، وضو کے لوٹے میں ہاتھ ڈالا تو پانی بہت ٹھنڈا تھا اور سردی کی شدت سے جمنے کے قریب تھا۔ ٹھنڈک محسوس ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جہنم کی زَمْہَرِیْر[2] یاد آگئی، ساری رات یونہی گزر گئی اور صبح تک آپ نے لوٹے سے ہاتھ نہ نکالا۔ صبح آپ کی کنیز آئی تو آپ اسی کیفیت میں تھے، کنیز بولی: جنابِ والا! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے معمول کے مطابق گزشتہ رات نمازِ تہجد بھی نہیں پڑھی اور یہاں ویسے ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا زُبید یامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، ہوا یہ کہ میں نے لوٹے میں ہاتھ ڈالا تو پانی کی ٹھنڈک سے تکلیف ہوئی پھر مجھے زَمْہَرِیْر یاد آگئی، خُدا کی قسم! تمہارے یہاں آنے تک بھی مجھے اِس پانی کی ٹھنڈک محسوس نہ ہوئی۔[3]

(4) حضرت سیِّدُنا داود بن رُشَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کسی سرد رات میں نماز کی خاطر وضو کرنے اٹھا، پانی بہت ٹھنڈا محسوس ہوا، وہ رونے لگا، اتنے میں ایک پکار سُنائی دی: کیا تم اس پر راضی نہیں؟ کہ ہم نے لوگوں کو سُلا دیا اور تمہیں اُٹھایا، تم

---

1 ...لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص375

2 ...زمہریر شدید قسم کی ٹھنڈک ہے جو کفار کو عذاب دینے کے لئے تیار کی گئی ہے۔(النھایۃ فی غریب الاثر، حرف الزای، باب الزای مع المیم، 283/2) یہ اپنی ٹھنڈک سے یوں جلاتی ہے جیسے آگ اپنی گرمی سے جلاتی ہے۔(خازن، سورۃ ص، تحت الآیۃ: 57، 47/4)

3 ...صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفین من اھل الکوفۃ، زبید بن الحارث الیامی، جزء3، 64/2

یوں رونا رو رہے ہو! [1]

(5) حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک سرد رات محراب میں تھا۔ سردی نے بہت پریشان کر دیا، میں نے سردی کے مارے ایک ہاتھ چُھپا لیا اور دوسرا ہاتھ پھیلا رہا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے ابو سلیمان! ایک ہاتھ میں ہم نے رکھ دیا جو رکھنا تھا، اگر دوسرا ہاتھ بھی ہوتا تو اس میں بھی ضرور رکھتے۔ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے خود سے عہد کر لیا کہ گرمی ہو یا سردی ہمیشہ دونوں ہاتھ پھیلا کر ہی دعا کروں گا۔ [2]

جن کے لیے سردی گرمی برابر تھی:

بعض بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے لئے سردی اور گرمی برابر ہوتی تھی۔ جیسا کہ محبوب پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے لئے دعا کی کہ اللہ پاک اُن سے گرمی اور سردی دور فرما دے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا مولائے کائنات علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سردی میں موسمِ گرما کے (باریک) کپڑے زیب تن فرماتے اور گرمی میں موسمِ سرما کے (موٹے) کپڑوں کو نوازتے۔ [3]

ایک تابعی بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سردی میں پانی سے طہارت حاصل کرنے میں بہت تکلیف ہوتی تھی اُنہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی چنانچہ (اُن کی دُعا مقبول ہوئی اور) سردی کے موسم میں اُن کے پاس پانی آتا تو گرم ہونے کے سبب اس میں بھاپ ہوتی۔ [4]

---

1 ... لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص374

2 ... حلیۃ الاولیاء، ذکر التابعین المشهورین ۔۔۔ الخ، ابو سلیمان دارانی، 272/9، رقم: 13870

3 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل علی ۔۔۔ الخ، 83/1، حدیث: 117 مختصراً

4 ... لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص376

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے سفرِ حج کے دوران ایک بزرگ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو دیکھا کہ سخت سردی میں بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور پسینے میں شرابور ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو حیرت ہوئی، آپ نے بزرگ سے حال پوچھا، انہوں نے فرمایا: گرمی اور سردی تو اللہ پاک کی دو مخلوقات ہیں، اللہ پاک حکم فرمائے کہ سردی گرمی مجھ پر چھا جائیں تو مجھے سردی و گرمی لگ کے رہیں اور اگر وہ ربِّ کریم حکم فرمائے تو سردی و گرمی میرے قریب بھی نہ آئیں۔ اُن بزرگ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے مزید فرمایا: میں تیس سال سے اس جنگل میں ہوں، اللہ پاک مجھے سردی میں اپنی محبت کی گرمائش عطا فرماتا ہے اور گرمی میں اپنی محبت کی ٹھنڈک بخشتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سردی کے موسم میں بہت سے لوگ اپنی غربت کی وجہ سے گھر والوں اور بال بچّوں کے لئے سردی سے بچاؤ کے گرم لباس وغیرہ خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے، ایسے میں اگر ہم ان کی مدد کر دیں تو اس میں ہمارے لئے اجر و ثواب ہے۔ لطائف المعارف میں ہے کہ سردی کے موسم میں غریبوں پر سردی دُور کرنے والی چیزیں ایثار کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔[2]

ایک قمیص کے بدلے جنت میں داخلہ:

حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا بیان ہے کہ اَہلِ شام میں سے ایک شخص نے آکر کہا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے بارے میں بتاؤ، میں نے انہیں جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ پوچھا گیا کس عمل کے سبب؟ اس

1 ...لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص376

2 ...لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص378

نے بتایا: کسی کو ایک قمیص پہنانے کے سبب۔ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے اس قمیص کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ میں سخت سردی کی رات میں مسجد سے نکلا تو ایک برہنہ شخص پر نظر پڑی، میں نے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنادی۔[1]

نیک وزیر:

ایک نیک وزیر کو بتایا گیا کہ ایک عورت کے چار یتیم بچے ننگے بھوکے ہیں۔ وزیر نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ فوراً جاؤ اور ان کی ضرورت کے کپڑے اور کھانا وغیرہ اُنہیں پہنچاؤ۔ پھر وزیر نے اپنا (گرم) لباس اتار دیا اور قسم کھائی کہ بخدا! میں تب تک لباس نہ پہنوں گا اور نہ ہی کوئی گرمائش لوں گا جب تک یہ آدمی مجھے واپس آکر بتا نہ دے کہ ان یتیموں کو لباس پہنا دیے ہیں اور اُن کا پیٹ بھر دیا ہے۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور جب واپس آکر بتایا کہ یتیموں نے کپڑے پہن لیے ہیں اور کھانے سے سیر ہو گئے ہیں تب نیک وزیر نے اپنے کپڑے دوبارہ پہنے۔ نیک وزیر اس وقت سردی سے کانپ رہا تھا۔[2]

اللہ پاک ہمیں بھی غریبوں، یتیموں کی ضروریات کا خیال رکھنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ماہِ جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ میں موسم جیسا بھی ہو خوب خوب عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... حلية الاولياء، ذكر طبقة من تابعي المدينة، صفوان سليم، 188/3، رقم:3655

2... لطائف المعارف، المجلس الثالث، فی ذکر فصل الشتاء، ص378

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس جمادی الاولیٰ میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
حضرتِ سیّدنا زید بن حارثہ	جُمادَی الاُولیٰ 8ھ	
قدیم الاسلام، جلیل القدر صحابی حضرتِ سیدنا جعفر بن ابی طالب	جمادی الاولیٰ 8ھ	
حضرت سیّدنا جعفر طیّار ذوالجناحین ہاشمی قرشی	جُمادَی الاُولیٰ ۸ھ	
حضرت سیّدنا عبد اللہ بن رَواحہ خَزرَجی انصاری	جُمادَی الاُولیٰ 8ھ	
حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن زُبیر	17 جُمادَی الاُولیٰ 73ھ	
حضرت سیدتنا اَسما بنتِ ابی بکر	جُمادَی الاُولیٰ 73ھ	
حضرت سیّدنا عمرو بن سعید	28 جُمادَی الاُولیٰ 13ھ	اَجنادِین (موجودہ صوبہ الخلیل فلسطین)
حضرت سیّدنا خالد بن سعید	28 جُمادَی الاُولیٰ 13ھ	اَجنادِین (موجودہ صوبہ الخلیل فلسطین)
سلطانُ التّارکین حضرت سیّدنا ابراہیم بن اَدہم	26 جُمادَی الاُولیٰ 162ھ	دِمشق شام
امامِ قراءت، شیخ الاسلام، امام ابوبکر شعبہ بن عَیّاش اسدی کوفی	جُمادَی الاُولیٰ 193ھ	کوفہ، عراق
امام ابنِ ابی الدّنیا ابوبکر عبد اللہ بن محمد بغدادی قرشی حنبلی	جُمادَی الاُولیٰ 281ھ	بغداد، عراق
شیخ الاسلام، حضرت امام ابویعلیٰ، احمد بن علی تمیمی حنفی مُحدِّث مُوصلی	14 جُمادَی الاُولیٰ 307ھ	مُوصِل، صوبہ نینویٰ، عراق
استاذُ المحدثین، حضرتِ ابوبکر بن حسین بیہقی	10 جمادی الاولیٰ 458ھ	خُسْرَوْجِرْد، ایران
مفتیِ ثقلین، حضرتِ ابو حفص نجمُ الدّین عمر بن محمد نَسفی	12 جمادی الاولیٰ 537ھ	سَمرقند، اُزبکستان
امام الاولیا، حضرت سیّد ابوالعباس احمد کبیر رفاعی شافعی	22 جمادی الاولیٰ 578ھ	اُمِّ عَبیدہ نزد ذیقار، عراق
سلطانُ العاشقین حضرت سیّدنا شیخ ابنِ فارض عمر حَمَوی شافعی	2 جُمادَی الاُولیٰ 632ھ	قاہرہ، مصر
حضرت سیّد ابوالبرکات جلالُ الدین سرخ پُوش بُخاری اُوچی سہروردی	19 جُمادَی الاولیٰ 690ھ	اُوچ، ضلع بہاولپور، پاکستان
قُطبُ الاقطاب حضرت ابوالفتح شاہ رُکنُ الدین والعالَم سُہروردی	7 جُمادَی الاُولیٰ 735ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان، پاکستان
حضرت شیخ جلالُ الدین، ابوالمعالی محمد بن عبد الرحمٰن قزوینی شافعی	15 جُمادَی الاُولیٰ 739ھ	دِمشق شام
خواجۂ خواجگان حضرت سیّد شمسُ الدّین امیر کلال سوخاری	15 جُمادَی الاُولیٰ 772ھ	قصبہ سوخار، نزد بخارا، ازبکستان
قُطبُ المَدار، حضرت سیّد بدیعُ الدین احمد شاہ مدار	18 جُمادَی الاُولیٰ 840ھ	دارُ النور مکن پور، ضلع کان پور، یوپی، ہند

ہمدردِ مِلّت، حضرت سیّد شاہ شفیق بخاری نقشبندی قادری شہید	جُمادَی الاُولیٰ 855ھ	لاڑیاں، تعلقہ چوہڑ جمالی، ضلع ٹھٹھہ، سندھ
مُصَنّفِ کُتُبِ کثیرہ، امام جلالُ الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی	19 جمادی الاولیٰ 911ھ	قاہرہ، مصر
امام ابوالمَواہِب عبدالوہاب شعرانی شافعی	جمادی الاولیٰ 973ھ	قاہرہ، مصر
مُحدِّث کبیر، حضرتِ مولانا علاءُالدّین علی متقی حنفی ہندی	2 جمادی الاولیٰ 975ھ	مکہ مکرمہ
شیخ الاسلام، مفسّرِ قرآن حضرت ابوسعود محمد آفندی عمادی حَنَفی	5 جُمادَی الاُولیٰ 982ھ	استنبول، ترکی
شیخ الاسلام حضرت علامہ محمد بن احمد فاکہی حنبلی مکی ہندی	21 جُمادَی الاُولیٰ 992ھ	احمد آباد، صوبہ گجرات، ہند
شافعیِ صغیر حضرت سیّدنا امام شمسُ الدّین محمد بن احمد رملی مصری	13 جُمادَی الاُولیٰ 1004ھ	قاہرہ، مصر
تاجِ اولیاء، حضرت علّامہ سیّد صِبغۃُ اللہ حسینی شَطّاری مہاجر مدنی	17 جُمادَی الاُولیٰ 1015ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
امام بَرّی سرکار حضرت بابا سیّد عبداللطیف شاہ کاظمی قادری	4 جُمادَی الاُولیٰ 1117ھ	اسلام آباد، پنجاب، پاکستان
حضرت میاں خواجہ عمادُالدّین قلندر رباد شاہ ہاشمی پھلواری	20 جُمادَی الاُولیٰ 1124ھ	پھلواری، ضلع پٹنہ، صوبہ بہار، ہند
قطبُ العارِفین حضرت حافظ شاہ محمد جمالُ اللہ ملتانی	5 جمادی الاولیٰ 1226ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان، پاکستان
غوثِ مِلّت حضرت مولانا شاہ تُراب علی قلندر کاکوروی	5 جُمادَی الاُولیٰ 1275ھ	کاکوروی، نزد لکھنؤ یوپی، ہند
بحرُالعلوم حضرت علّامہ حافظ محمد عظیم واعظ پشاوری	24 جُمادَی الاُولیٰ 1275ھ	پشاور، پاکستان
جدِّ اعلیٰ حضرت، مفتی رضا علی خان نقشبندی	2 جمادی الاولیٰ 1286ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
شہنشاہِ کلیام حضرت خواجہ بابا فضلُ الدین شاہ ہاشمی کَلیامی	30 جُمادَی الاُولیٰ 1309ھ	کَلیام اعوان، ضلع راولپنڈی، پاکستان
استاذُ العلماء والمحدثین، مولانا وصی احمد محدث سورتی	8 جمادی الاولیٰ 1334ھ	پیلی بھیت، یوپی، ہند
شیخ الاسلام حضرت علّامہ محمد انوارُ اللہ فاروقی	29 جُمادَی الاُولیٰ 1336ھ	حیدر آباد دکن، ہند
سراجُ الدین حضرت مفتی ابوالذکاء محمد سلامَتُ اللہ محدث رامپوری	8 جُمادَی الاُولیٰ 1338ھ	رام پور، یوپی، ہند
شمسُ العُلَماء حضرت مولانا ظہورالحسن رامپوری	12 جمادی الاولیٰ 1342ھ	
مبلغ اسلام، حضرت مولانا شاہ احمد مختار صدیقی قادری	14 جمادی الاولیٰ 1357ھ	دَمَن پرتگیز، ہند
خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ غلام حسن سَواگ	13 جمادی الاولیٰ 1358ھ	سواگ، کروڑ لعل عیسن، ضلع لیہ، پاکستان
خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیدنا شیخ حسن بن عبدُالرحمٰن عُجَیمی حنفی مکی	جمادی الاولیٰ 1361ھ	جنت المعلیٰ، مکہ مکرمہ
شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان	17 جمادی الاولیٰ 1362ھ	بریلی شریف، ہند
شیخِ طریقت، مولانا مفتی سیّد محمود الحسن زیدی الوری نقشبندی رضوی	16 جمادی الاولیٰ 1365ھ	اَلوَر، راجستھان، ہند
استاذُ العلماء، حضرت مولانا حافظ عبد العزیز خان محدث بجنوری رضوی	8 جمادی الاولیٰ 1369ھ	بریلی شریف، ہند

عید الاسلام، حضرتِ مولانا مفتی حافظ محمد عبد السلام رضوی جبل پوری	جمادی الاولیٰ 1371ھ	جبل پور، ایم پی، ہند
مجاہدِ اسلام حضرت مولانا پیر حافظ عبدُ الرحمٰن قادری	9 جُمادَی الاُولیٰ 1380ھ	بھرچونڈی (ڈہرکی، ضلع گھوٹکی، سندھ، پاکستان)
محسنِ ملک وملت مولانا عبدُ الحامد بدایونی قادری	15 جُمادَی الاُولیٰ 1390ھ	بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
صدرُ العلماء، حضرت علامہ سیّد غلام جیلانی مُحدّث میرٹھی اَشرَفی	29 جُمادَی الاُولیٰ 1398ھ	میرٹھ، ہند
خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، مجاہدِ ملت علامہ محمد حبیبُ الرحمٰن رضوی اڑیسوی	6 جمادی الاولیٰ 1401ھ	دھام نگر، اڑیسہ، یوپی، ہند
صُوفیِ باصفا، مولانا مفتی محمد حبیب رضا خان	26 جُمادَی الاُولیٰ 1435ھ	بریلی شریف، ہند
رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللّٰہ		

ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2017، 2018 اور 2019 کے جمادی الاولیٰ کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس جمادی الاخریٰ میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
حضرتِ سیّدُنا ابو سلمہ عبدُ اللہ بن عَبدُ الاسد	8 جُمادَی الاُخریٰ 4ھ	مدینۂ منورہ
اَفضَلُ الْبَشَر بَعْدَ الْاَنْبِیَاء، امیر المومنین حضرت سیّدُنا صدیقِ اکبر	22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ	روضۃُ الرسول، مدینہ منورہ
صاحِبِ دارِ ارقم حضرت سیّدُنا اَرقم بن ابی ارقم مخزومی قُرَیشی	55ھ یا 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ	جنتُ البقیع
رسولُ اللہ کے غلام حضرت سیّدُنا ابوکَبشہ سُلَیم اَنماری	22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ	
امیرِ مکّہ حضرت سیّدُنا عتّاب بن اَسید اُموی قرشی	22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ	مکّۂ مکرمہ
صاحبِ جُود و سخا حضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ	جُمادَی الاُخریٰ 36ھ	بصرہ، عراق
حوارِیِّ رسول حضرتِ سیّدُنا زُبیر بن عوّام	جُمادَی الاُخریٰ 36ھ	بصرہ، عراق
شاگردِ امامِ اعظم، امام محمد بن حَسَن شیبانی	14 جُمادَی الاُخریٰ 189ھ	رَے، اَصفہان، ایران
راویِ حدیث حضرت امام ابو بکر ابراہیم بن رستم مَروَزی حنفی	20 جُمادَی الاُخریٰ 211ھ	نیشاپور، ایران
استاذُ المحدّثین حضرت شیخ احمد بن ابی الحواری کوفی شامی	جُمادَی الاُخریٰ 246ھ	دمشق، شام
حضرت فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی حنفی	11 جُمادَی الاُخریٰ 373ھ	
امامِ حنابلہ، شیخ ابو الفضل عبد الواحد تمیمی حنبلی	26 جُمادَی الاُخریٰ 410ھ	بغداد، عراق
حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی شافعی	14 جُمادَی الاُخریٰ 505ھ	طُوس، ایران یا بغداد، عراق

قاضی امام ابو الفضل عیاض مغربی مالکی	9 جُمادَی الاُخریٰ 544ھ	شہر مراکش (المغرب)
مفتیِ عراق، ضیائے دین حضرت شیخ ابو نجیب عبد القاہر صدیقی سہر وردی	17 جُمادَی الاُخریٰ 563ھ	بغداد، عراق
سیّد القُرّاء حضرت امام ابو محمد قاسم بن فِیرُّہ شاطبی شافعی	28 جُمادَی الاُخریٰ 590ھ	قاہرہ مصر
صاحبِ مثنوی، مولانا جلالُ الدین محمد بن محمد رُومی	5 جُمادَی الاُخریٰ 672ھ	قُونیہ، ترکی
تاجُ الدّین حضرت شیخ ابنِ عطاءُ اللہ سکندری مالکی شاذلی	15 جُمادَی الاُخریٰ 709ھ	قاہرہ، مصر
سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخِ طریقت، حضرت خواجہ محمد بابا سمّاسی	10 جُمادَی الاُخریٰ 755ھ	سمّاس، نزد رامیتن ولایت بخارا، ازبکستان
شیخُ المشائخ حضرت امام عفیف الدّین عبد اللہ بن اسعد یافعی سہر وردی	20 جُمادَی الاُخریٰ 768ھ	مکّۂ مکرمہ
قطبِ کوکن، مخدوم علاؤ الدّین علی فقیہ مہائمی شافعی	8 جُمادَی الاُخریٰ 835ھ	قصبہ ماہم نزد بمبئی، صوبہ مہاراشٹر، ہند
مجدّدِ سلسلہ صابریہ حضرت مخدوم احمد عبد الحق فاروقی رُدَولوی صابری	15 جُمادَی الاُخریٰ 837ھ	رُدَولی، ضلع فیض آباد، یوپی، ہند
سراجِ ملت و دین حضرت سیّدنا ابو البرکات محمد شاہِ عالَم بخاری سہر وردی	20 جُمادَی الاُخریٰ 880ھ	احمد آباد، صوبہ گجرات، ہند
شیخُ الآفاق حضرت سید شاہ کمال قادری بغدادی کیتھلی	19 جُمادَی الاُخریٰ 921ھ	ضلع کیتھل، ریاست ہریانہ، ہند
مُرشدِ مجدّدِ الفِ ثانی حضرت سیّدنا خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی	25 جُمادَی الاُخریٰ 1012ھ	دہلی، ہند
سلطانُ العارفین حضرت سخی سلطان باہو سَرْوَری قادری	یکم جُمادَی الاُخریٰ 1102ھ	جھنگ، پاکستان
حضرت پیر سیّد ابو المکارم محمد فاضل قادری گیلانی کشمیری	19 جُمادَی الاُخریٰ 1117ھ	سرینگر، کشمیر
تاجُ العارفین حضرت مخدوم شاہ محمد مجیبُ اللہ قادری پھلواری	20 جُمادَی الاُخریٰ 1191ھ	پھلواری، ضلع پٹنہ، صوبہ بہار، ہند
محبُّ النّبی حضرت خواجہ محمد فخر الدّین فخر جہاں دہلوی نظامی	27 جُمادَی الاُخریٰ 1199ھ	دہلی، ہند
فخرِ اولیاء حضرت سیّدنا شاہ نیاز احمد علوی بریلوی	6 جُمادَی الاُخریٰ 1250ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
سَیْفُ اللہِ الْمَسْلُوْل حضرت علامہ فضلِ رسول قادری بدایُونی حنفی	2 جُمادَی الاُخریٰ 1289ھ	بدایوں، ہند
تاجُ المحدّثین حضرت مفتی محمد ارشاد حسین فاروقی مُجدِّدی رامپوری	15 جُمادَی الاُخریٰ 1311ھ	محلہ کھاری کنواں رامپور، یوپی، ہند
حافظِ بخاری، حضرت علامہ سیّد عبد الصمد چشتی مودودی	17 جُمادَی الاُخریٰ 1323ھ	پھپھوند، ضلع اوریا، یوپی، ہند
شمسُ العلماء حضرت علّامہ ظہور الحسین مجددی رامپوری	22 جُمادَی الاُخریٰ 1342ھ	رامپور، ضلع لکھنؤ، یوپی، ہند
علّامہ حافظ محمد عبد الرّحمٰن محبّی صدیقی نظامی	18 جُمادَی الاُخریٰ 1351ھ	پوکھریرا، ضلع سیتا مڑھی، بہار، ہند
زینتُ القُرّاء، حضرت مولانا قاری حافظ محمد یقین الدّین رضوی	11 جُمادَی الاُخریٰ 1370ھ	بالاسور (اڑیسہ) ہند
عالمِ باعمل علامہ قاضی حافظ محمد عبد الغفور قادری رضوی	12 جُمادَی الاُخریٰ 1371ھ	پنجہ، نزد مٹھا ٹوانہ ضلع خوشاب، پاکستان
تاجُ العلما، حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول محمد میاں مارہروی	24 جُمادَی الاُخریٰ 1375ھ	مارہرہ، ضلع ایٹہ، یوپی، ہند

بڑے مولانا حضرت علامہ مفتی محمد رحیم بخش باتھوی رَضوی	19 جُمادَی الاُخریٰ 1379ھ	سیتامڑھی، بہار، ہند
حضرت مولانا مفتی محمد امین الدّین بدایونی نعیمی چشتی	27 جُمادَی الاُخریٰ 1381ھ	کاموکی منڈی، ضلع گوجرانوالہ، پاکستان
مَلِکُ العُلَما حضرت مولانا محمد ظفرُ الدّین رضوی محدِّث بِہاری	19 جُمادَی الاُخریٰ 1382ھ	پٹنہ، بہار، ہند
معینُ المِلّت حضرت علّامہ مفتی حکیم غلام معینُ الدّین نعیمی	12 جُمادَی الاُخریٰ 1391ھ	مرکز الاولیاء، لاہور
سیّدُ العلماء حضرت علّامہ پیر سیِّد آلِ مصطفیٰ اولادِ حیدر مارہروی	11 جُمادَی الاُخریٰ 1394ھ	مارہرہ، ضلع ایٹہ، یوپی، ہند
حافظِ مِلّت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز مُحدِّث مراد آبادی	یکم جُمادَی الاُخریٰ 1396ھ	جامعہ اشرفیہ مبارکپور، یوپی، ہند
حضرت قبلہ عالَم باباجی حافظ محمد عبد الغفور قادری نقشبندی	9 جُمادَی الاُخریٰ 1397ھ	دریائے رحمت، ضلع اٹک، پاکستان
مصلحِ اہلِ سنّت، حضرت مولانا قاری مُصلحُ الدّین صدیقی قادری	7 جُمادَی الاُخریٰ 1403ھ	بابُ المدینہ، کراچی پاکستان
فقیہِ ملت مفتی جلال الدّین احمد امجدی حنفی	4 جُمادَی الاُخریٰ 1422ھ	اوجھاگنج، ضلع بستی، یوپی، ہند
عالمی مبلغ اسلام علّامہ محمد ابراہیم خوشتر صدّیقی رضوی	5 جُمادَی الاُخریٰ 1423ھ	لوئس، ماریشس
مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی حَنَفی	27 جُمادَی الاُخریٰ 1424ھ	جامعہ نظامیہ، شیخوپورہ، پنجاب پاکستان
خطیبُ البراہین حضرت مولانا صوفی محمد نظامُ الدّین مصباحی برکاتی	یکم جُمادَی الاُخریٰ 1434ھ	آگیا، چھاتا، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی، ہند
رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن وَرَحِمَهُمُ الله		
ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سال 2017، 2018 اور 2019 کے جمادی الاخریٰ کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔		

سب سے زیادہ فضیلت والا عمل

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو صبح و شام 100 مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" پڑھ لیا کرے قیامت کے دن کوئی اس سے زیادہ فضیلت والا عمل نہیں لائے گا سوائے اس کے جس نے اس کی مثل پڑھا ہو یا اس سے زیادہ۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعا۔۔۔الخ، باب فضل التھلیل والتسبیح۔۔۔الخ، ص1109، حدیث:6843)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ رَجَبُ الْمُرَجَّب

دُرود شریف کی فضیلت:

نبیوں کے سردار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدَاء کے ساتھ رکھے گا۔[1]

پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو — اے مرے حق کے راز دار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں — پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رجب میں دعا کی قبولیت:

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ارشاد فرماتے ہیں: میں امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس تھا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں کو ان کے وَظائف دکھا رہے تھے۔ اسی دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قریب سے ایک ایسا بوڑھا آدمی گزرا جو اندھا اور لنگڑا تھا، اس کے آگے آگے ایک اور آدمی چل رہا تھا جو

1... معجم صغیر، باب المیم، 48/2

2... ذوقِ نعت، ص171

اس لنگڑے نابینا کو سختی سے گھسیٹتا ہوا لے جارہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ منظر دیکھ کر ارشاد فرمایا: میں نے اتنا بُرا منظر آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس بیٹھے لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے امیرُ المومنین کیا آپ اِسے جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا: یہ ابنِ صَبُغاء سُلمی ہے، جس پر "برِیق" کی پھٹکار پڑی ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: برِیق تو اُن کا لقب ہے مگر اُن کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کا نام "عِیاض" ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: عِیاض کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو آپ نے اُن سے فرمایا: مجھے اپنا اور بنو صَبُغاء کا واقعہ تو سُناؤ۔ اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المومنین! یہ زمانۂ جاہلیت کا معاملہ ہے جس کا قصّہ ختم ہو چکا ہے اب تو اللہ پاک نے اسلام طلوع فرما دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اللہ کریم معاف فرمائے، جب سے اللہ پاک نے ہمیں دینِ اسلام کے ذریعے عزّت عطا فرمائی ہے تب سے ہمیں یہ زیب تو نہیں دیتا کہ ہم زمانۂ جاہلیت کے کسی معاملے کے بارے میں گفتگو کریں تاہم تم اپنا اور بنو صَبُغاء کا (عبرت انگیز) واقعہ بیان کرو۔ عیاض نے واقعہ سناتے ہوئے عرض کی: اے امیر المومنین! صَبُغاء کے دس بیٹے تھے اور میں اُن کا چچازاد بھائی تھا، میرے بھائیوں میں سے میرے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ میں اپنے چچازاد بھائیوں کے پڑوس میں رہتا تھا، میری پوری قوم میں وہی میرے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے۔ وہ مجھ پر ظلم و ستم کیا کرتے اور میرا مال ناحق چھین لیتے تھے، میں انہیں خدا کا خوف دلاتا، رشتہ داری اور ہمسائیگی کے واسطے دیتا کہ مجھ سے ظلم کا ہاتھ روک لو مگر یہ واسطے دینا بھی مجھے ان کے ظُلم سے نہ بچا سکا، چنانچہ میں نے اُنہیں اُن کی حالت پر چھوڑ

دیا، حتی کہ جب حرمت والا مہینا (رجب)[1] آیا تو میں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اُن کے لئے بد دُعا کی:

"اے اللہ! میں دل کی گہرائی سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو ایک کے علاوہ صبغاء کے سارے بیٹوں کو ہلاک فرما دے اور اُس ایک کو لنگڑا اور اندھا کر دے اور کوئی ایسا شخص ہو جو اسے سختی سے کھینچتا پھرے۔"

چنانچہ اُسی سال ایک ایک کر کے اُن میں سے نو افراد مر گئے اور یہ ایک باقی بچا تھا جو اندھا ہو گیا، اس کی ٹانگیں بھی مفلوج ہو گئیں، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور اسے لانے لے جانے والا جس سختی سے اسے گھسیٹ کر لاتا، لے جاتا ہے وہ بھی آپ نے دیکھ ہی لیا۔ حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: بے شک یہ بہت ہی عجیب واقعہ ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں دوسروں پر ظلم و ستم کرنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے، لوگوں پر بلاوجہ رُعب جمانے اور اپنی قوّتِ بازو آزمانے والوں کو چاہئے کہ مظلوم کی آہ سے ڈریں کیونکہ جب مظلوم ظالم کے خلاف بارگاہِ الٰہی میں فریاد کرتا ہے تو اس کی فریاد سنی جاتی ہے اور ظالم کو انجام تک پہنچنے میں دیر نہیں لگتی جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللهِ حِجَابٌ یعنی مظلوم کی بد دُعا سے بچو! بے شک اس کی بد دُعا اور اللہ پاک کے درمیان کوئی رُکاوٹ نہیں۔[3]

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، 81/45

2 ... کتاب البر والصلۃ لابن جوزی، الباب الثلاثون فی ثواب صلۃ الرحم۔۔۔الخ، ص167

3 ... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب الاتقاء والحذر۔۔۔الخ، 128/2، حدیث:2448

بیان کردہ واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رَجَبُ المُرَجَّب کا مہینا دُعائیں قبول ہونے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ تاریخ ابنِ عساکر کی ایک طویل روایت میں ہے: زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ اس مہینے کی تعظیم کیا کرتے، اپنے اوپر کئے گئے ظلم کے خلاف کوئی بددُعا وغیرہ نہ کرتے لیکن جب رَجَبُ المرجّب کا مہینا آتا تو ظالم کے خلاف دُعا کرتے تو ان کی دُعا قبول ہو جاتی۔[1] نیز حضرت امام زَکَرِیّا قَزوِینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:682ھ) اور شارحِ بخاری حضرت سیِّدُنا امام قَسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:923ھ) بیان فرماتے ہیں کہ کثیر احادیثِ مبارکہ ماہِ رجب کی عظمت و شان پر دلالت کرتی ہیں اس میں عبادتیں قبول اور دُعائیں مُستجاب ہوتی ہیں، زمانۂ جاہلیت میں کوئی مظلوم شخص اگر ظالم کیلئے بددُعا کرنا چاہتا تو اپنا ارادہ ماہِ رجب تک مُؤخّر کر دیتا اور رجب کے آنے پر ظالم کے خلاف دعا کرتا تو وہ دُعا قبول ہو جایا کرتی تھی۔[2]

دُعاؤں کی قبولیت کیلئے پانچ اہم راتیں:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کی قبولیت میں پانچ راتوں کو بہت اہمیت حاصل ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رَد نہیں کی جاتی: (1) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات (2) رجَب کی پہلی (یعنی چاند) رات (3) پندرہ شعبان کی رات (یعنی شبِ براءَت) (4) عیدُ الفطر کی (چاند) رات (5) عیدُ الاَضحٰی کی (یعنی ذُوالحِجّہ کی دسویں) رات۔[3]

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، 81/45

2 ... عجائب المخلوقات، ص69۔ لوامع الانوار، الباب الثالث۔۔۔الخ، الدعاء فی شھر رجب، ص260 مفھوماً

3 ... مصنف عبدالرزاق، کتاب الصیام، باب النصف من شعبان، 246/4، حدیث: 7957۔ لوامع الانوار، الباب الثالث فی اذکار۔۔۔الخ، الدعاء فی شھر رجب، ص259 بتقدم وتاخر

حرمت والے چار مہینے:

واقعی رجبُ المرجّب بہت بابرکت مہینا ہے۔ یہ حرمت والے ان چار مہینوں میں سے ایک ہے جن کی عظمت و شان قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ﳔ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (پ10، التوبة:36)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

حرمت والے مہینوں کے نام:

حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَجَّۃُ الوَداع کے موقع پر خطبہ دیا، دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا: زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گردش کررہا ہے جس پر زمین و آسمان کی پیدائش کی گئی تھی، سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین لگاتار ذُوالقعدہ، ذُوالحِجَّۃ اور محرّم اور قبیلۂ مُضَر والوں کا رجب جو کہ جُمادَی الاُخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں رجب کو "قبیلۂ مُضَر" کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یوں ذکر کی گئی ہے: ایک قول یہ ہے: قبیلۂ مُضَر والے ماہِ رجبُ المرجّب کی زیادہ

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، 2/376، حدیث: 3197

عزّت و تعظیم کرتے تھے۔ دوسرا قول یہ ہے: قبیلۂ ربیعہ والے رمضانُ المبارک کو حرمت والے مہینوں میں شمار کرتے تھے جبکہ قبیلۂ مُضَر والے ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کو حرمت والا مہینا قرار دیتے تھے اِس لئے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے "قبیلۂ مُضَر والوں کا رجب" نام دیا اور مُضَر والوں کی تعیین کی درستی اپنے فرمان "جو کہ جُمادَی الاُخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہے" سے ظاہر فرمائی۔[1]

حرمت والے مہینوں میں گُناہوں کی خصوصی ممانعت:

حرمت والے مہینوں کے بارے میں جو آیتِ مبارکہ ذکر کی گئی ہے اُس کے تحت تفاسیر میں ہے کہ آیتِ مبارکہ میں جو ظلم سے منع کیا گیا ہے اس ظلم سے اللہ پاک کی نافرمانی والے کام کرنا اور اس کی اطاعت والے کام چھوڑ دینا مراد ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کو خصوصیت عطا فرمائی اور ان کی حرمت کو عظمت بخشی اور ان مہینوں میں گُناہ کو گُناہِ عظیم قرار دیا۔[3]

نیک عمل کے اجر و ثواب میں اضافہ:

مشہور تابعی بزرگ حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ

1...لطائف المعارف، ص132

2...درمنثور، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 4/187۔تفسیر طبری، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 6/365، رقم:16710۔ تفسیر ابن ابی حاتم، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 5/47، رقم:10344

3...تفسیر ابن ابی حاتم، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 5/46، رقم:10337۔تفسیر طبری، التوبۃ، تحت الآیۃ: 36، 6/366، رقم:16711

اَعْظَمُ اَجْرًا فِی الْاَشْھُرِ الْحُرُمِ یعنی حرمت والے مہینوں میں نیک عمل کا اجر بڑھ جاتا ہے[1] اور حرمت والے مہینوں میں ظلم و گناہ باقی مہینوں کے مقابلے میں گُناہِ عظیم ہو جاتا ہے اگرچہ ظلم و گناہ ہر حال میں بڑا ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم، حدیثِ پاک اور تفاسیر کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اسلامی سال کے بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کو خصوصیت عطا کی گئی ہے لہٰذا ہمیں بالعموم تمام مہینوں اور دنوں میں گُناہوں سے باز رہنے کے ساتھ ساتھ حرمت والے مہینوں میں بالخصوص گُناہوں سے بچنا چاہئے نیز فرض نمازوں کی پابندی کے علاوہ نفل نمازوں، روزوں اور دیگر نیکیوں کی کثرت کر کے اجرِ عظیم حاصل کرنا چاہئے۔ حرمت والے مہینوں میں روزے رکھنے کی ترغیب احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ

حرمت والے مہینوں میں روزوں کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے ماہِ حرام میں تین دن جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اس کے لئے سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا[3]۔[4]

---

1 ... تفسیر بغوی، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 244/2

2 ... تفسیر ابن ابی حاتم، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 48/5، رقم:10347

3 ... الفوائد لتمام الرازی، 17/2، رقم:1009۔ تبیین العجب بما ورد فی شھر رجب، ص30

4 ... علامہ جلالُ الدِّین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:911ھ) اور علامہ ابنِ حجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:974ھ) یہ حدیثِ پاک بیان کر کے فرماتے ہیں: "یہ حدیث موضوع نہیں بلکہ ضعیف کی ان اقسام میں سے ہے جن کو فضائل کے طور پر بیان کرنا جائز ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے

ماہِ حرام میں روزے رکھو!

حضرت سیّدَتُنا مُجِیبہ باھلی رَضِیَ اللہُ عَنْھا اپنے والد یا چچا کے بارے میں فرماتی ہیں کہ وہ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پھر چلے گئے، ایک سال بعد جب دوبارہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر کمزوری کے اثرات تھے انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے مجھے پہچانا، تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں باہلی ہوں جو گزشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم تو اچھی حالت میں تھے؟ عرض کی: آپ سے جدا ہونے کے بعد (دن بھر روزہ رکھ کر) رات کو کھاتا تھا۔ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی جان کو تکلیف کیوں دیتے ہو؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ماہِ صبر (رمضان) کے روزے اور ہر مہینے کا ایک روزہ رکھا کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں طاقت والا ہوں کچھ اضافہ فرمادیں تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر مہینے دو دن روزہ رکھ لیا کرو۔ انہوں نے پھر عرض کی: کچھ اور اضافہ فرمادیں۔ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر مہینے تین روزے رکھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: کچھ اور اضافہ فرمادیں، تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ماہِ حرام

ہیں: امام طبرانی اور امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا وغیرہ نے اس حدیثِ پاک کو دوسری سند سے "عِبَادَۃُ سَنَتَیْن" کے الفاظ سے بیان کیا ہے (یعنی دو سال کی عبادت کا ثواب ملے گا) علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہی زیادہ مناسب ہے، اس کی سند عمدہ ہے، ضعیف سے بہتر اور حسن کے قریب ہے۔ (الحاوی للفتاوی، کتاب الصیام، 419/1۔ الفتاوی الکبری الفقھیۃ، 46/2)

میں (تین دن) روزے رکھو اور (تین دن تک) نہ رکھو، (پھر تین دن) روزے رکھو اور (تین دن تک) نہ رکھو، (پھر تین دن) روزے رکھو اور (تین دن تک) نہ رکھو، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات فرماتے ہوئے ہر بار اپنی تین انگلیوں کو کھولا اور بند کیا۔[1]

اے عاشقانِ اولیا! بعض بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم حرمت والے تمام مہینوں میں روزے رکھتے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا، حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا شامل ہیں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنا زیادہ پسند ہے۔[2]

"رَجب" نام رکھنے کی وجہ:

حرمت والے مہینوں میں سے ایک رجبُ المُرَجّب بھی ہے جو اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ رجب دراصل ترجیب سے مشتق (نکالا گیا) ہے جس کے معنی ہیں تعظیم و تکریم، رجب کو رَجَب اس لئے کہتے ہیں کہ اس مہینے کو عظمت بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے رَجَبُ المُرَجَّب (یعنی وہ ماہِ رجب جس کی تعظیم کی گئی ہو۔) بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ علامہ عبدُ الکریم بن محمد رافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:623ھ) فرماتے ہیں کہ رجب کو رجب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ عرب لوگ اس مہینے کی بہت زیادہ تعظیم کیا کرتے تھے اور اس میں لڑائی جھگڑا کرنا حرام سمجھتے تھے۔[3]

1 ... ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم اشھر الحرم، 474/2، حدیث: 2428

2 ... لطائف المعارف، ص135

3 ... التدوین فی اخبار القزوین، 165/1

رجب کا ایک نام شہرِ اَصَم بھی ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوی رضویہ میں اس نام کی وجہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: ہر مہینہ اپنے ہر قسم وقائع (واقعات) کی گواہی دے گا سوائے رجب کے کہ حَسَنات (اچھائیاں) بیان کرے گا اور سَیِّئَات (برائیوں) کے ذکر پر کہے گا میں بہرا تھا مجھے خبر نہیں، اس لئے اسے "شہرِ اَصَم" کہتے ہیں۔ [1]

زبان کی حفاظت کیجئے:

عارِف بِاللہ شیخ ضِیاءُ الدین عبدُ العزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:697 ھ) بعض علما سے نقل فرماتے ہیں: جب دورِ جاہلیت میں لوگ (رَجَب کے مہینے میں) نیزے چھپا لیتے اور جنگ سے رُک جاتے تھے تو مسلمان اس میں اپنی زبانوں کی حفاظت کیوں نہیں کرتے اور ہتکِ حرمت (بے حرمتی) سے کیوں نہیں رُکتے۔ بے شک بعض مواقع پر زبان ننگی تلوار اور نیزۂ نوک دار سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ [2]

ماہِ رجب میں فیضانِ رحمت:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:505ھ) اور حضرت سیِّدُنا شیخ شہابُ الدین احمد بن حجازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:978ھ) رجبُ المرجّب کے بارے میں فرماتے ہیں: اِسے اَلاَصَبّ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا اور عبادت کرنے والوں پر قبولِیّت کے

1... فتاوی رضویہ، 27/ 496

2... طهارة القلوب، الفصل الثانی عشر فی التقوی، ص125

انوار کا فیضان ہوتا ہے۔[1]

رجب اور اَصَب کے علاوہ بھی اس ماہِ مبارک کے بہت سے نام ہیں۔ چنانچہ لطائفُ المعارف میں 17 نام ذکر کیے گئے ہیں[2] جبکہ حضرت امام ابوالخطاب عمر بن حسن ابنِ دحیہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات:633ھ) نے مزید دو ناموں کا اضافہ کیا ہے۔[3]

رجب خیر و بھلائی کی کنجی:

حضرت علامہ یوسف بن عبدُ الہادی حنبلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات:909ھ) فرماتے ہیں: رَجَب کا مہینا خیر و بھلائی کی کنجی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر ورّاق بلخی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: رَجَبُ المُرَجَّب (عبادت کا) بیج بونے کا مہینا ہے، شعبانُ المُعَظَّم آب پاشی (پانی دینے یعنی آنسوؤں سے سیراب) کا مہینا ہے اور رمضانُ المبارک (رحمت کی) فصل کاٹنے کا مہینا ہے۔[4] لطائفُ المعارف میں ہے: ماہِ رجب ہوا کی طرح ہے، ماہِ شعبان بادل کی طرح ہے اور ماہِ رمضان بارش کی طرح ہے۔ ایک بزرگ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: سال درخت کی مانند ہے، رَجَبُ المُرَجَّب میں اس کے پتے نکلتے ہیں، شعبانُ المُعَظَّم میں شاخیں نکلتی ہیں اور رمضانُ المبارک میں پھل توڑے جاتے ہیں اور مسلمان اس کا پھل توڑتے ہیں۔

اس کے بعد آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فکرِ آخرت کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے

---

1 ... مکاشفۃ القلوب، الباب المتمم للمائۃ فی فضائل رجب، ص301۔ تحفۃ الاخوان، ص12

2 ... لطائف المعارف، ص132

3 ... اداء ماوجب لابن دحیۃ، ص31-35

4 ... معارف الانعام وفضل شہور والایام، ص95۔ لطائف المعارف، ص138

ہیں: جس نے گناہوں سے نامۂ اعمال سیاہ کیا وہ اس مہینے میں توبہ کرلے اور نامۂ اعمال کو روشن کرلے، جس نے فضولیات میں عمر گنوائی وہ باقی عمر کو غنیمت جانے۔[1]

ماہِ رجب میں عبادت کی کثرت کرنے والوں پر اللہ پاک کا کس قدر فضل و کرم ہوتا ہے اس کا اندازہ اس حکایت سے لگایا جاسکتا ہے چنانچہ

رجب میں نیک عمل کی برکت:

بَیْتُ المقدس میں ایک عورت رجَبُ الْمُرَجَّب کے ہر دن میں بارہ ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھا کرتی اور اس پورے مہینے میں اونی لباس پہنتی تھی۔ ایک بار وہ بیمار ہوگئی تو اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مجھے اسی اونی لباس سمیت دفن کیا جائے۔ جب وہ مرگئی تو اسکے بیٹے نے اسے عمدہ کپڑوں کا کفن پہنایا، رات کو اس نے خواب میں اپنی والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی: میں تجھ سے خوش نہیں ہوں کیونکہ تو نے میری وصیت پوری نہیں کی۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا، اپنی ماں کا وہ لباس اٹھایا تاکہ اسے بھی قبر میں دفن کر آئے، اس نے جاکر ماں کی قبر کھودی مگر اسے قبر میں کچھ نہ ملا، وہ بہت حیران ہوا تب اس نے یہ ندا سنی کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے رجب میں ہماری اطاعت کی، ہم اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتے۔[2]

رجب المرجب میں دعائے نبوی:

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا آتا تو

1 ... لطائف المعارف، ص138

2 ... مکاشفۃ القلوب، الباب المتمم للمائۃ فی فضائل رجب، ص302۔ تحفۃ الاخوان، ص11

حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا کرتے تھے: **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔**[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے کہ رجب تُخْم (یعنی بیج) بونے کا مہینا ہے، شعبان پانی دینے اور رمضان کاٹنے کا کہ رجب میں نوافل میں خوب کوشش کرو، شعبان میں اپنے گناہوں پر روؤ اور رمضان میں رَبّ تعالیٰ کو راضی کرکے اس کھیت کو خیریت سے کاٹو، ان کے اس قول کا ماخذ یہ (بیان کردہ) حدیث ہے یعنی رجب میں ہماری عبادتوں میں برکت دے اور شعبان میں خشوع و خضوع دے، اور رمضان کا پانا اس میں روزے اور قیام نصیب کر۔[2]

فضیلت والا زمانہ پانے کی دعا مستحب ہے:

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال کے لئے فضیلت والے زمانے تک زندہ رہنے کی دُعا کرنا مُستَحَب ہے کیونکہ بندۂ مومن کی عمر زیادہ ہوتی ہے تو اس کی بھلائی ہی زیادہ ہوتی ہے اور لوگوں میں سے بہتر آدمی وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم پسند کرتے تھے کہ انہیں نیک اعمال کے بعد موت آئے جیسے رمضان کا روزہ رکھنے کے بعد اور حج سے واپسی پر موت آجائے۔

1 ... ترجمہ: یا اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔ (معجم اوسط، من اسمہ علی، 3/85، حدیث: 3939۔ لوامع الانوار، الباب الثالث فی انکار... الخ، الدعاء فی شہر رجب، ص260)

2 ... مراٰۃ المناجیح، 2/330 بتغیر

کہا جاتا تھا: جس کا یوں انتقال ہوتا ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے۔[1]

رجب میں انتقال کی تمنا کرنے والے عالمِ دین:

ایک نیک عالمِ دین ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب سے پہلے بیمار ہوگئے، فرمانے لگے: میں نے اللہ پاک سے دُعا کی ہے کہ میری وفات ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب تک موخّر فرما دے کیونکہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ماہِ رجب میں اللہ پاک بندوں کو (دوزخ سے) آزاد فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اُنہیں رَجَبُ الْمُرَجَّب عطا فرمایا اور اسی مہینے میں ان کا انتقال ہوا۔[2]

رجب اللہ پاک کا مہینا ہے:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ تَعَالٰى وَشَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِیْ یعنی رجب اللہ پاک کا مہینا ہے، شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان میرے اُمتیوں کا مہینا ہے۔[3]

یوں تو ہر مہینا ہی اللہ پاک کا ہے، مگر حدیثِ پاک میں خاص طور پر رجب کو اللہ پاک کا مہینا کیوں قرار دیا گیا اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ عبدُ الرؤف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 1031ھ) فرماتے ہیں: ماہِ رجب کو اللہ پاک کی طرف منسوب کرنا اس مہینے کی شرافت و عظمت پر دلالت کرتا ہے۔[4]

شیخ شہابُ الدّین احمد بن حجازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 978ھ) یہ حدیثِ پاک ذکر

---

1 ... لطائف المعارف، ص138

2 ... لطائف المعارف، ص138

3 ... مسند الفردوس، باب الراء، 275/2، حدیث: 3276

4 ... فیض القدیر، حرف الراء، 24/4، تحت الحدیث: 4411

کرنے کے بعد فرماتے ہیں: حرمت والے تین مہینے (ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ اور محرم) تو لگاتار ہیں اور ایک مہینا تنہا ہے جو کہ ماہِ رجب ہے۔ صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک یکتا ہے تو اللہ پاک کا مہینا بھی تنہا ہے لہٰذا اللہ پاک سے محبت کرنے والے کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی محبت تنہا کے ساتھ رکھے تاکہ دُنیا میں اس کے اندر یکتا کی عبادت کی صلاحیت پیدا ہو اور آخرت میں یکتا کے دیدار کی قابلیت پیدا ہو۔[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

رجبُ المُرَجَّب کیسے گزاریں؟

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو روزہ ایسی عبادت اور نیک عمل ہے کہ جب تک شریعت منع نہ کرے[2] کسی بھی دن رکھا جاسکتا ہے مگر خاص طور پر ان مہینوں اور ان دنوں میں روزہ رکھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے جن میں روزہ رکھنے کی خصوصی ترغیب اور فضیلت احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہو۔ جیسا کہ حرمت والے مہینے کہ ان میں روزے رکھنے کی ترغیب اور فضیلت بیان کی گئی ہے اور خاص ماہِ رجب میں روزے رکھنے کے بھی ڈھیروں فضائل ہیں ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کے مہینے رَجَبُ الْمُرَجَّب میں روزے رکھ کر اجرِ عظیم حاصل کریں، چنانچہ

---

1 ...تحفة الاخوان، ص11، 12

2 ... عیدُ الفطر، عیدُ الاضحٰی اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہیں۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم، 1/201۔ بہار شریعت، حصہ 5، 1/967 ماخوذاً)

رجب کے روزے اور معمولِ نبوی:

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے پوچھا: کیا نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رجبُ المرجب میں روزہ رکھتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اور اسے اہمیت بھی دیتے تھے۔[1]

رجب کے روزہ داروں کیلئے جنت:

مشہور تابعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جنت میں ایک محل ہے۔[2]

اس روایت کو ذکر فرمانے کے بعد حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تابعی بُزرگ ہیں، وہ اس طرح کی بات اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتے، انہوں نے کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے سنا ہو گا۔[3] اسی بات کو حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی ذکر فرمایا ہے۔[4]

جو مانگے عطا کیا جائے:

عارف بِاللّٰہِ شیخ ضیاءُ الدّین عبدُ العزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:697ھ) فرماتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے رجب کے سات روزے رکھے اس کیلئے جہنم کے

---

1 ... کنز العمال، کتاب الصوم، باب صوم عاشوراء، جزء:2، 4/301، حدیث:24596

2 ... شعب الایمان، باب فی الصیام ۔۔۔ الخ، 3/368، حدیث:3802

3 ... فضائل الاوقات للبیہقی، ص110

4 ... درمنثور، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 4/185

دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ پاک سے جو مانگتا ہے اللہ پاک اسے عطا فرماتا ہے اور بے شک جنت میں ایک محل ہے جس کے سامنے دنیا ایک پرندے کے گھونسلے کی طرح ہے اس محل میں صرف رجب کے روزے رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔[1]

رجب کے روزوں کے بارے میں مزید دو روایات ملاحظہ فرمایئے:

(1) رجب نامی جنتی نہر:

حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے رجب کے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ پاک اسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔[2]

(2) برائیاں نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں:

حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رجب میں ایک روزہ رکھے تو اس کا روزہ رکھنا ایک مہینے کے روزوں کی طرح ہے۔ جو رجب کے مہینے میں سات روزے رکھے گا تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ جو اس مہینے میں آٹھ روزے رکھے گا تو اس کے لئے جنّت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جو اس ماہ میں دس روزے رکھے گا تو

---

1 ... طهارة القلوب، الفصل الثانی عشر، ص 125

2 ... شعب الایمان، باب فی الصیام۔۔۔الخ، 367/3، حدیث: 3800۔ التدوین فی اخبار القزوین، 165/1

اس کی برائیاں نیکیوں میں بدل دی جائیں گی [1]۔ [2]

رجب کے روزے رکھنے والے صالحین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہت سے اللہ والے ایسے ہیں جو رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے پابندی سے رکھا کرتے تھے چند بزرگانِ دین کے معمولات ملاحظہ فرمایئے:

---

1 ... تاریخ بغداد، خلف بن حسن بن جوان الواسطی، 326/8، رقم: 4421 واللفظ له - مجموع فيه عشرة أجزاء حديثية، حديث ابن سماك، ص270، حديث: 345

2 ... حضرت علامہ جلالُ الدّین سیوطی (وفات: 911ھ) اور علامہ ابنِ حجر مکی ہیتمی (وفات: 974ھ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا یہ احادیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ احادیث موضوع نہیں بلکہ ضعیف کی اُن اقسام میں سے ہیں جنہیں فضائل کے طور پر بیان کرنا جائز ہے۔ (1) نیز پہلی حدیثِ مبارکہ کے بارے میں مزید فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کو ابنِ حبان نے کتابُ الصّیام میں، امام اصبہانی اور امام ابنِ شاہین نے اَلتَّرغیب میں، امام بیہقی وغیرہ محدّثین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے اور علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں منصور بن زائدہ اسدی کے علاوہ کوئی بھی راوی قابلِ جرح نہیں ہے ہاں منصور ایک ایسے راوی ہیں جن سے اگرچہ محدّثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے مگر میں ان کو عادل نہیں سمجھتا البتہ یہ حدیث ایسی نہیں ہے کہ اسے موضوع و من گھڑت قرار دیا جائے۔ امام ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے "المیزان" میں اس حدیث کو بیان کیا اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (2) دوسری حدیثِ پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کو امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فضائلُ الاوقات میں اور دیگر محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ اس کی اور بھی کئی سندیں اور ضعیف شواہد ہیں جو اس حدیث کو موضوع ہونے سے بچاتے ہیں۔ (الحاوی للفتاوی، کتاب الصیام، 419/1۔ الفتاوی الکبری الفقهية، 46/2) حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 1014ھ) رجب کے متعلق لکھے گئے اپنے رسالے میں فرماتے ہیں: ماہِ رجب کے روزہ کی فضیلت میں ضعیف احادیث آئی ہیں جو کثرتِ طُرُق کی بنا پر قوی ہو جاتی ہیں حالانکہ فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث بھی معتبر ہوتی ہے۔ (مجموع رسائل العلامة الملا علی قاری، الرسالة: الادب فی رجب، 288/2)

رجب کے روزے ہمارے پاس رکھنا:

❀حضرت حمزہ بن علی حرّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت علامہ ابوالحسن علی بن احمد یزدی بغدادی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 551ھ) کا معمول تھا کہ آپ رجب کے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمیں وصیت کرتے تھے کہ مجھے انتقال کے تین دن بعد دفن کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وقت میں سکتے میں ہوں لیکن ایک مرتبہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد سے کچھ دن پہلے فرمایا: میں اپنی وصیت سے رجوع کرتا ہوں، مجھے انتقال کے فوراً بعد ہی دفن کر دینا کیونکہ میں نے خواب میں نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: یَاعَلِیُّ صُمْ رَجَباً عِنْدَنَا یعنی اے علی! رجب کے روزے ہمارے پاس رکھنا۔ چنانچہ رجب کی پہلی رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا۔[1]

❀حضرت شیخ حَنِیفُ الدّین بن عبدُ الرحمٰن حنفی مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو کہ دیارِ حجاز اور مدینے کے حنفی مفتی اور ابنِ مفتی (یعنی مفتی صاحب کے صاحبزادے) تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمِ دین، بہت بڑے فقیہ، پاک دامن اور کثرت سے عبادت کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ ماہِ رجب، شعبان اور ایامِ بیض (یعنی ہر اسلامی مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ) کے روزے رکھتے تھے۔[2]

❀حجاز و مدینہ شریف کے حنفی مفتی حضرت شَمْسُ الدّین محمد بن محمد حجازی دمشقی رَحْمَۃُ

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، ابن محمویہ، 15/116 ملتقطاً بتقدم وتاخر

2 ... خلاصۃ الاثر، حرف الحاء المھملۃ، 2/126

اللہِ عَلَیْہ جُمادی الاُخریٰ کے آخری عشرے اور رجب و شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ آپ سحری میں گوشت نہ کھاتے اور افطار میں صرف چنے اور زیتون تناول فرماتے۔[1]

❀ سلطان ابُو العبّاس احمد بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:796ھ) مملکتِ افریقہ کے حاکم اور تونس کے بادشاہ تھے۔ فرائض کی انتہائی پابندی فرماتے اور ماہِ رجب و شعبان میں روزے رکھتے اور رات کے آخری حصے میں نمازِ تہجد کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے۔[2]

رجب کے روزوں کے بارے میں بزرگانِ دین کے اقوال:

❀ امام ابو زکریّا یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:676ھ) فرماتے ہیں: قَالَ اَصْحَابُنَا وَ مِنَ الصَّوْمِ الْمُسْتَحَبِّ صَوْمُ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ وَهِيَ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ وَ الْمُحَرَّمُ وَ رَجَب یعنی ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ مستحب روزوں میں سے حرمت و عظمت والے مہینوں کے روزے ہیں جو کہ ذوالقعدہ، ذوالحجّہ، محرم اور رجب ہیں۔[3]

❀ فتاوی ہندیہ میں ہے: اَلْمَرْغُوْبَاتُ مِنَ الصِّيَامِ اَنْوَاعٌ اَوَّلُهَا صَوْمُ الْمُحَرَّمِ وَ الثَّانِيْ صَوْمُ رَجَبٍ وَ الثَّالِثُ صَوْمُ شَعْبَانَ وَ صَوْمُ عَاشُوْرَاء یعنی مستحب روزے کئی قسم کے ہیں ایک تو محرم کے روزے، دوسرے رجب کے، تیسرے شعبان اور عاشوراء کے روزے۔[4]

نفلی روزوں کیلئے فضیلت والے مہینے:

❀ امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْاَشْهُرِ لِلصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْاَشْهُرُ

1... خلاصة الاثر، حرف الميم، 164،162/4 ملتقطا

2... المنهل الصافي، ابو العباس صاحب افريقيه ـــ الخ، 105/2 تا108 ملتقطا

3... المجموع شرح المهذب، كتاب الصيام، 386/6

4... فتاوى هنديه، كتاب الصوم، الباب الثالث، 202/1

اَلْحُرُمُ ذُو الْقَعْدَۃِ وَ ذُو الْحِجَّۃِ وَ الْمُحَرَّمُ وَ رَجَبُ یعنی رمضانُ المبارک کے بعد روزے رکھنے کیلئے قابلِ فضیلت مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجّہ، محرم اور رجب ہیں۔[1]

رجب کے روزے بدعت نہیں:

✿ حضرت علامہ ابو بکر المعروف بکری دِمیاطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 1310ھ) فرماتے ہیں: رجب کے روزوں کو بدعت کہنا خلافِ حقیقت ہے (یہ بدعت نہیں) بلکہ فضیلت والی سنّت ہے۔[2]

رجب کا واسطہ دیتا ہوں فرمادے کرم مولیٰ عبادت میں، رِیاضت میں، تِلاوت میں لگادے دِل[3]

رجب کے دیگر معمولات

رجب میں استغفار کی کثرت کیجئے:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: رَجَب کے مہینے میں اِستغفار کی کثرت کرو۔ بے شک اس کے ہر ہر لمحے میں اللہ کریم کئی کئی افراد کو آگ سے نجات عطا فرماتا ہے۔[4]

تارِکُ السلطنت، مخدوم حضرت سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 808ھ)[5] کے ملفوظات میں ہے: ماہِ رجب میں بہت استغفار کرے، ماہِ رجب

1... روضۃ الطالبین، کتاب الصیام، باب صوم التطوع، 388/2

2... اعانۃ الطالبین للبکری الدمیاطی، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ النفل، 461/1

3... وسائلِ بخشش، ص: 98

4... مسند الفردوس، باب الالف، ذکر الاحادیث التی امر بھا النبی امتہ۔۔۔الخ، 81/1، حدیث: 247

5... غوثُ العالم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 712ھ کو

کا استغفار یہ ہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ ذُنُوْبِیْ کُلِّهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا صَغِیْرِهَا وَکَبِیْرِهَا قَدِیْمِهَا وَجَدِیْدِهَا اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِكَ۔[1]

مزید فرماتے ہیں: جو شخص ماہِ رجب میں تین ہزار بار اس طرح اِسْتِغْفَار پڑھے وہ بخش دیا جائے گا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَ الْاٰثَامِ۔[2]

حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا کی تمام نہریں ماہِ رجبُ الْمُرَجَّب میں رجب کی تعظیم کے لئے زمزم کی زیارت کرتی ہیں اور میں نے اللہ پاک کی کتابوں میں سے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو شخص رجبُ المرجب کے مہینے میں

سمنان (ایران) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے آفتابِ علم و فضل سے عالَمِ اسلام مُنَوَّر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے درس و تدریس کے ذریعہ خدماتِ دین کا فریضہ انجام دیا، دینِ حق کی تبلیغ واشاعت فرمائی، کئی ملکوں اور شہروں میں نورِ اسلام پھیلایا، لاکھوں متلاشیانِ حق کو راہِ مستقیم دکھائی، آپ کی نظرِ کرم سے ایسے اولیائے کرام پیدا ہوئے جن کے دم قدم سے آج پاک وہند میں اسلام کی روشنی پھیلی ہوئی ہے، آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کے ملفوظات میں لطائفِ اشرفی کو بڑا مقام حاصل ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے 28 مُحَرَّمُ الْحَرام 832ھ میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی ہند) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (ماہنامہ الاشرف کراچی، مخدوم سمنانی نمبر، محرم 1431ھ مطابق جنوری 2010، جلد نمبر 31، شمارہ نمبر 1)

1... ترجمہ: میں اللہ کریم سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں وہ چھپ کر کئے گئے گناہ ہوں یا علانیہ (کھلم کھلا)، چھوٹے ہوں یا بڑے، پرانے ہوں یا نئے پہلے ہوں یا آخر، ظاہر ہوں یا باطن، میں اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اے اللہ! اپنی رحمت سے مجھے بخش دے۔

2... ترجمہ: عزّت و جلال والے اللہ پاک سے میں تمام گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (لطائف اشرفی، 2/232)

صبح و شام ہاتھ اُٹھا کر ستّر مرتبہ اس طرح مغفرت کی دُعا مانگے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ[1]" اس کے جسم کو کبھی بھی آگ نہ چھوئے گی۔[2]

رجب میں عمرہ کی ادائیگی کا اہتمام:

حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم اور دیگر اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم رجَبُ الْمُرَجَّب میں عمرہ کرنا پسند فرماتے تھے۔ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُما بھی رجَبُ الْمُرَجَّب میں عمرہ ادا کرتے تھے۔ مشہور تابعی بُزرگ امام ابنِ سیرین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡه (وفات:110ھ) فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف (یعنی صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان) رجَبُ الْمُرَجَّب میں عمرہ کیا کرتے تھے۔[3]

رجب میں ایصالِ ثواب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح عام دنوں میں مسلمان فاتحہ خوانی کرتے اور اپنے مرحومین و بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡھِم کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں اسی طرح ماہِ رجَبُ الْمُرَجَّب میں بھی ایصالِ ثواب کا اہتمام کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡه کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوریوں اور ٹکیوں وغیرہ پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں جنہیں کونڈے کہا جاتا ہے یونہی تَبَارَكَ کی روٹی پر بھی فاتحہ خوانی کی جاتی ہے۔ یقیناً ان سب کی اصل ایصالِ ثواب

---

1 ... ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما۔

2 ... طھارۃ القلوب، الفصل الثانی عشر فی التقوی، ص126

3 ... لطائف المعارف، ص137

ہے جو کہ احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیّدُنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے، اُن کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "پانی" تو حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔ (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے) [1]

حضرت علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 911ھ) نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم سات روز تک وفات پا جانے والوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ [2]

معلوم ہوا کھانا کھلانے کے ذریعے ایصالِ ثواب کرنا سنتِ صحابہ ہے اور رجب کے کونڈے میں بھی غذا یعنی کھانے ہی کی چیز ہوتی ہے جو کہ ایصالِ ثواب کیلئے کھلائی جاتی ہے۔

رجب کے کونڈے:

صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رجب میں بعض جگہ حضرتِ (سیّدُنا) امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ایصالِ ثواب کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ

1 ... ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، 180/2، حدیث: 1681

2 ... الحاوی للفتاوی، کتاب الاضحیۃ، باب الشھادات، 223/2

کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام ”داستانِ عجیب“ ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔[1]

امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی اپنے رسالے ”کفن کی واپسی“ صفحہ 15 پر فرماتے ہیں: اسی طرح ”دس بیبیوں کی کہانی“، ”لکڑہارے کی کہانی“ اور ”جناب سیِّدہ کی کہانی“ سب من گھڑت قصے ہیں ان کو نہ پڑھا کریں، اس کے بجائے ایک بار سورۂ یٰسٓ پڑھ لیا کریں کہ دس قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کونڈے ہی میں کِھیر کھانا، کِھلانا ضروری نہیں، دوسرے برتن میں بھی کھا اور کِھلا سکتے ہیں۔ ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) قرآنِ کریم و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے، ایصالِ ثواب دعا کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دلا کر بھی۔ کونڈوں کی نیاز بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اس کو ناجائز کہنا شریعت پر افترا (یعنی تہمت باندھنا) ہے۔ ناجائز کہنے والے پارہ7 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 87 میں بیان کردہ حکمِ الٰہی سے عبرت پکڑیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

يَا يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

---

1 ... بہار شریعت، حصہ 16، 3/ 643

”رجب کے کونڈے“ کس تاریخ کو کریں؟

امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدّظلہُ العالی ”کفن کی واپسی“ میں مزید فرماتے ہیں: پورے ماہِ رجب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں ایصالِ ثواب کیلئے کونڈوں کی نیاز کرسکتے ہیں، البتہ مناسب یہ ہے کہ 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو ”رجب کے کونڈے“ کئے جائیں کیوں کہ یہ آپ کا یومِ عرس ہے جیسا کہ **فتاویٰ فقیہِ ملت** جلد2 صفحہ 265 پر ہے: ”حضرتِ (سیِّدُنا) امام جعفرِ صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی نیاز 15 رجب کو کریں کہ حضرت کا وصال 15 ہی کو ہوا ہے۔“ نیز مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **شرح شجرۂ قادریہ** صفحہ 59 پر ہے: آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب 148ھ کو کسی شَقِیُّ الْقَلب (یعنی سنگ دل۔ظالم) نے زہر دیا جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مزارِ اقدس جنتُ البقیع (مدینۃُ المنوّرہ) میں والدِ محترم حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پہلو میں ہے۔ **اللہ ربُّ الْعِزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خواجہ صاحب کی چھٹی:

رجب المرجب کی 6 تاریخ کو برصغیر کی عظیم روحانی شخصیت سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریب نواز معینُ الدین سیّد حسن سَنجَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے پاک وہند کے مسلمان خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور ان کی نیاز دلاتے ہیں۔ اس دن کو ”خواجہ صاحب کی چھٹی“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کی اصل

بھی وہی ایصالِ ثواب ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کا معمول ہے۔

تبارک کی روٹی جائز ہے:

رجب کے مہینے میں ایصالِ ثواب کے لئے تبارَک بھی کیا جاتا ہے جس میں عام طور پر میٹھی روٹی پر فاتحہ دلائی جاتی ہے نیز تبارَک کے لئے مخصوص تعداد میں سورۂ ملک کی تلاوت بھی کی جاتی ہے۔

یاد رہے اس میں شرعاً کوئی پابندی نہیں کہ روٹیوں کی اتنی تعداد ہو یا روٹیوں ہی پر فاتحہ دلوائی جائے اور نہ ہی سورۂ ملک کی شرعاً کوئی تعداد مقرر ہے بلکہ بآسانی جس قدر ممکن ہو تلاوت کرلی جائے۔ چنانچہ

صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رجب میں بعض جگہ سورۂ ملک چالیس مرتبہ پڑھ کر روٹیوں یا چھوہاروں پر دم کرتے ہیں اور ان کو تقسیم کرتے ہیں اور ثواب مردوں کو پہنچاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔(1)

اسی ضمن میں ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے ایک سوال اور اس کا جواب بھی ملاحظہ فرمایئے: عرض: تبارَک بعد مرنے ہی کے ہو سکتا ہے یا زندگی میں بھی کر سکتا ہے اور مقدار سوا مَن صحیح ہے یا نہیں؟

ارشاد: ہر سال کریں یا ایک ہی سال، تبارک شریف سے مقصود ایصالِ ثواب ہے اور شریعت میں اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔ جتنا ہو اور جب ہو پاک مال اور خالص نیت سے اللہ کے لئے ہو، مرنے کے بعد ہو یا زندگی میں ہر سال کریں کوئی حرج نہیں بلکہ

1 ... بہارِ شریعت، حصہ 16، 3 / 643

مقرر کر کے موقوف کرنا نہ چاہیئے۔ اِس کے فوائد بے شمار ہیں، اس میں سورۂ تَبٰرَكَ (یعنی سورۂ مُلک) شریف پڑھی جاتی ہے۔ اِس سورۂ کریمہ کے برابر عذابِ قبر سے بچانے والی اور راحت پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، اگر اس کے پڑھنے والے کے پاس ملائکہ عذاب (یعنی عذاب کے فرشتے) آنا چاہتے ہیں تو ان کو روکتی ہے، وہ دوسری طرف سے آنا چاہتے ہیں تو اُدھر حائل ہوتی ہے اور فرماتی ہے کہ اِس کے پاس نہ آؤ! یہ مجھے پڑھتا تھا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم اس کے حکم سے آئے ہیں جس کا تُو کلام ہے۔ تو فرماتی ہے کہ ٹھہر جاؤ جب تک میں واپس نہ آؤں اس کے پاس نہ آنا اور بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے ایسا جھگڑا کرتی ہے کہ مخلوق کو ایسا جھگڑنے کی طاقت نہیں، انتہا یہ کہ اگر مغفرت میں تاخیر ہوتی ہے عرض کرتی ہے: وہ مجھے پڑھتا تھا اور تُو نے اُسے نہ بخشا۔ اگر میں تیرا کلام نہیں تو مجھے اپنی کتاب میں سے چھیل دے۔ اس پر ارشادِ باری ہوتا ہے: جا ہم نے اسے بخشا۔ وہ فوراً جنت میں جاتی ہے اور وہاں سے ریشمی کپڑے اور آرام تکیے اور پھول اور خوشبوئیں لے کر قبر میں آتی ہے اور فرماتی ہے: مجھے آنے میں دیر ہوئی تُو گھبرایا تو نہ تھا۔ پھر بچھونے بچھاتی اور تکیہ لگاتی ہے۔ فرشتے بحکمِ ربُّ العَالَمِیْن واپس (چلے) جاتے ہیں۔ [1]

امامِ اہلِ سنّت کا ایک فتویٰ:

تَبٰرَكَ شریف ہی کے بارے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک سوال کا جواب یوں ارشاد فرماتے ہیں: تَبٰرَكَ کی اصل

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص138

ایصالِ ثواب ہے جس کا حکم احادیثِ کثیرہ میں ہے اور خاص سورۂ تَبٰرَكَ الَّذِیْ شریف کی تخصیص اس لیے کی (کہ) صحیح حدیثوں میں اسے عذاب قبر سے بچانے والی، نجات دینے والی فرمایا۔ جس شے پر کرتے ہیں محتاج کی حاجت روائی زیادہ ہو، اس میں زیادہ ثواب ہے، ایامِ قحط میں کھانے پر ہونا زیادہ مناسب ہے۔ فقیر کے یہاں کھانے پر ہوتی ہے۔ کپڑے کے جوڑوں کبھی روپوں پر مُوافق حالتِ برادرانِ مساکین مسلمین کے جو مناسب سمجھا گیا کیا جاتا ہے، کھانا ہو یا کپڑے یا دامِ دنیا سب سے پہلے اپنے عزیزوں، قریبوں کا حق ہے جو حاجتمند ہوں، پھر ہمسایوں، پھر یتیم، بیوہ، مسکین مسلمانانِ اہل شہر کا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

27 رجبُ المُرَجّب کی شان و عظمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہ رجَبُ المرجّب میں ایک رات ایسی ہے جو بے شمار برکتوں، عظمتوں اور فضیلتوں والی ہے اسی رات ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کا عظیمُ الشان معجزہ عطا ہوا، چنانچہ

شارحِ مُسلم امام مُحی الدّین یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:676ھ) اور ابوعبدُ اللّٰہ محمد بن عبدُالباقی زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:1122ھ) فرماتے ہیں: 27 رجَبُ المرجب کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج نصیب ہوئی۔[2]

حضرت علامہ عبدُالْحَیّ لکھنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:1304ھ) معراج کی تاریخ

1... فتاویٰ رضویہ، 9/613

2... روضۃ الطالبین، کتاب السیر، 206/10۔ زرقانی علی المواہب، 18/8

اور مہینے کے بارے میں کئی اقوال ذکر فرمانے کے بعد لکھتے ہیں: وَقِیْلَ فِی رَجَبٍ فِی لَیْلَةِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ وَقَوَّاہُ بَعْضُھُمْ یعنی ایک قول یہ ہے کہ رجب کی ستائیسویں رات معراج ہوئی۔اسی 27رجبُ المرجب کے قول کو بعض (محدثین و مؤرخین) نے قوی قرار دیا ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا علّامہ احمد بن محمد قَسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:923ھ) بعض عارِفین کا قول نقل فرماتے ہیں: سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو 34 مرتبہ مِعْراج ہوئی ان میں سے ایک جسم (اور روح) کے ساتھ اور باقی روح کے ساتھ خوابوں کی صورت میں ہوئیں۔[2]

شیخ الحدیث علامہ عبدُ المُصْطَفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جمہور علماءِ مِلّت کا صحیح مذہب یہی ہے کہ معراج بحالتِ بیداری جسم و روح کے ساتھ صرف ایک بار ہوئی جمہور صحابہ و تابعین اور فقہاء محدثین نیز صوفیہ کرام کا یہی مذہب ہے۔[3]

شیخ الْحدیث علامہ عبدُ المُصْطَفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب کا اتفاق ہے کہ معراج نزولِ وحی کے بعد اور ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جو مکۂ معظّمہ میں پیش آیا اور امام ابنِ قتیبہ دینوری (وفات:267ھ)، علامہ ابنِ عبدُالبر (وفات: 463ھ) اور امام رافعی و امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے تحریر فرمایا کہ واقعۂ معراج رجب کے مہینے میں ہوا اور محدّث عبدُ الغنی مقدسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:600ھ) نے رجب کی ستائیسویں بھی

1... الآثار المرفوعة فی اخبار الموضوعة، ذکر لیلة المعراج، ص 77

2... مواھب اللدنیة، المقصد الخامس، 341/2

3... سیرتِ مصطفٰی، ص 729

متعین کر دی ہے اور علامہ زرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1122ھ) نے تحریر فرمایا ہے کہ لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔[1]

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی ایسا دیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج
تفصیل سے کی سَیر مگر اِس پہ یہ طُرّہ اِک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج[2]

27 رجب کے روزہ و عبادت کی فضیلت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم معجزۂ معراج کی وجہ سے رجَبُ المرجّب کی 27ویں شب کو خاص فضیلت حاصل ہے لہٰذا اس رات میں ذکر و اذکار اور نفل نمازوں کی کثرت نیز اگلے دن روزے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں 27ویں رات شب بیداری کرنے اور اِس دن کا روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور وہ ستائیس رَجَب ہے۔[3]

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رجب کے ستائیسویں دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ پاک اس کے لئے

1… سیرتِ مصطفٰی، ص728

2… قبالۂ بخشش، ص68

3… شعب الایمان، باب فی الصیام۔۔۔الخ، 373/3، حدیث:3811

ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔ [1]

ستائیسویں رجب کے نوافل وعبادت کی فضیلت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں رات چونکہ اس مہینے کی سب سے افضل رات ہے لہٰذا ہوسکے تو اس میں شب بیداری کرکے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیجئے۔

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کیلئے 100 برس کی نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ رَجَب کی ستائیسویں شَب ہے۔ جو اس میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رکعت پر اَلتَّحِیّات پڑھے اور 12 پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار **سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر** پڑھے، 100 بار اِستِغفار، 100 بار دُرُود شریف پڑھے اور اپنی دنیا و آخِرت سے متعلق جس چیز کی چاہے دُعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ پاک اس کی سب دُعائیں قبول فرمائے سوائے اُس دُعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔ [2]

نماز برائے حاجات:

حضرت سیِّدُنا شیخ محمد غوث گوالیاری شَطّاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 970ھ) [3]

1 ... فضائل شہرِ رجب للخلّال، ص 75۔ النور فی فضائل الایام والشھور، ص 153

2 ... شعب الایمان، باب الصیام ۔۔۔ الخ، 374/3، حدیث: 3812

3 ... غوث الاسلام والمسلمین حضرت سیِّدُنا شاہ ابو المؤید محمد غوث شطاری قادری گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

اپنی کتاب ”جواہرِ خمسہ“ جسے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت عمدہ و مستند کتاب قرار دیا ہے[1] میں فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا اویس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت کرتے ہیں، چوتھی، پانچویں اورایک روایت میں چودھویں، پندرھویں اور ایک روایت میں تئیسویں، چوبیسویں، پچیسویں کو روزہ رکھے، چاشت کے وقت ہر روز غسل کرے اور نماز مکمل ہونے تک کسی سے بات چیت نہ کرے، پھر تین سلام سے بارہ رکعت یوں پڑھے، کہ پہلی چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ قدر پڑھے سلام کے بعد ستر مرتبہ: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ، لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْر[2]“ پڑھے۔ دوسری چار رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار یہ پڑھے: ”اِنَّکَ قَوِیٌّ مُعِیْنٌ وَاحِدٌ دَلِیْلٌ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ

کی ولادت باسعادت 7 رَجَبُ الْمُرَجَّب 907ھ بروز جمعہ گوالیار (مدھیہ پردیش) ہند میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیشوائے امت ہیں، تاحیات خلقِ خدا کی رشد وہدایات میں مصروف رہے، اٹھارہ سال گجرات ہند میں فیضان لوٹایا۔ بے شمار خلق آپ سے فیض یاب ہوئی، اپنے درس وتدریس، وعظ و تبلیغ، تصنیف وتالیف سے معارف وحقائق کے خزانے لٹائے، آپ کی یادگار تصانیف میں سے ”جواہرِ خمسہ“ بہت مشہور ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 63 سال کی عمر میں 15 رمضانُ المبارک 970ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک گوالیار (مدھیہ پردیش) ہند میں مرجعِ اَنام ہے۔ (حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری 99، 33، تذکرہ علمائے ہند، ص 456۔ قطب الہند سیدنا عبد الوہاب جیلانی، ص 44۔ نزہۃ الخواطر، 4/ 261۔ اصلی جواہرِ خمسہ کامل، 18، 21، 344۔ خزینۃ الاصفیاء، 1/ 282)

1 ... فتاویٰ رضویہ، 23/ 177

2 ... ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بادشاہ حق اور ظاہر ہے، اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سُنتا دیکھتا ہے۔

نَسْتَعِیْن" تیسری چار رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے۔ پھر اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر حاجتوں کو پورا کرنے والے اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی حاجات کا سوال کرے تو تمام حاجات پوری ہوں گی۔[1]

اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد بسلسلۂ معراج:

اے عاشقانِ رسول! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے دیگر معمولات کے علاوہ ایک بہت ہی قابلِ فضیلت اور باعثِ سعادت عمل یہ بھی ہے کہ اس ماہ کی ستائیسویں شب میں اجتماعاتِ ذکر و نعت کا عظیمُ الشان انعقاد کیا جائے اور خاص طور پر ان اجتماعات میں واقعۂ معراج کے ضمن میں پیارے آقا، معراج والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کی جائے اور اللہ پاک کی ان پر خاص عنایت و فضل و رحمت کے ذکر سے اپنے اور دیگر مسلمانوں کے دلوں کو روشن کیا جائے، چنانچہ

مفسر قرآن حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ستائیسویں رجب کو معراجُ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی میں جلسے کریں، خوشیاں منائیں، رات کو جاگ کر نوافل پڑھیں۔[2]

اِس شان اِس اَدا سے ثنائے رسول ہو　　ہر شعر شاخِ گُل ہو تو ہر لفظ پھول ہو
حُضّار پر سَحابِ کرم کا نُزول ہو　　سرکار میں یہ نذرِ مُحقَّر قبول ہو
ایسی تَجَلِّیوں سے ہو معراج کا بیاں　　سب حاملانِ عرش سُنیں آج کا بیاں

1... جواہر خمسہ، ص 23

2... اسلامی زندگی، ص 133

معراج کی یہ رات ہے رحمت کی رات ہے — فَرحَت کی آج شام ہے عُشرت کی رات ہے

ہم تیرہ اَختَروں کی شفاعت کی رات ہے — اِعزازِ ماہِ طَیبہ کی رُویت کی رات ہے [1]

اسی طرح شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ المصطفٰے اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ معراج شریف کے اجتماعِ ذکر و نعت کے متعلق فرماتے ہیں: 26، 27 رجب کو معراج شریف کا بیان کرنے کے لئے جو جلسہ کیا جاتا ہے اس کو رجبی شریف کی مجلس کہتے ہیں میلاد شریف کی طرح یہ بھی بہت ہی مبارک جلسہ ہے اس جلسہ کو کرنے والے اور حاضرین و سامِعین سب ثواب کے مستحق ہیں ظاہر ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور ان کے معجزات میں سے ایک بہت ہی عظیم الشان معجزہ یعنی معراجِ جسمانی کا ذکرِ جمیل کس قدر خداوندِ جلیل کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا باعث ہو گا؟ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بڑے سے بڑے اہتمام کے ساتھ اس مجلسِ خیر و برکت کو منعقد کریں اور ذکرِ معراج سننے کے لئے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر انوار و برکات کی سعادتوں سے سر فراز ہوں اور اس مقدس رات میں نوافل پڑھ کر اور صدقات خیرات کر کے ثوابِ دارین کی دولتوں سے مالامال ہوں۔[2]

عارف بِاللہ شیخ ضیاءُالدین عبدُ العزیز دیرینی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ (وفات: 697ھ) فرماتے ہیں: سال کی راتوں میں افضل راتیں 29 ہیں کہ سلف صالِحِین ان راتوں میں عبادت کرنا پسند کرتے تھے اور فضل و کرم کے امید وار ہوتے۔ اُن راتوں میں رجب کی پہلی،

---

1 ... ذوقِ نعت، ص272

2 ... جنتی زیور، ص469

پندرہویں اور ستائیسویں رات بھی ہے۔[1]

حضرت شیخ علی بن موسیٰ مدنی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:1320ھ) فرماتے ہیں: ہر سال 26 رجب کو نمازِ عصر کے بعد مسجدِ نبوی شریف کے صحن میں موجود باغیچے کی مغربی جانب معراج شریف کی محفل ہوتی ہے۔ اس میں میلاد شریف کے مجمع سے زیادہ مجمع ہوتا ہے۔ خلیفۂ عباسی کے خاندان کا ایک فرد معراج شریف کا واقعہ بیان کرتا ہے، مکۂ مکرمہ، جدہ اور اطراف کی آبادیوں سے کثیر لوگ روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔[2]

حضرت علامہ ابو الحسنات عبدُ الحیّ لکھنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:1304ھ) فرماتے ہیں: قَدِ اشْتَهَرَ بَيْنَ الْعَوَامِ اَنَّ لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ هِيَ لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ النَّبَوِيِّ وَمَوْسِمُ الرَّجَبِيَّةِ مُتَعَارَفٌ فِي الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ يَأْتِي النَّاسُ فِي رَجَبٍ مِنْ بِلَادٍ نَائِيَةٍ لِزِيَارَةِ الْقَبْرِ النَّبَوِيِّ فِي الْمَدِينَةِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي اللَّيْلَةِ الْمَذْكُورَةِ یعنی عوام میں مشہور ہے کہ رجب کی ستائیسویں تاریخ ہی نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج کی رات ہے۔ رجبیہ کا موسم تو حرمین شریفین میں بھی مشہور و معروف ہے، ماہِ رجب میں دُور دراز شہروں سے لوگ مدینۂ منوّرہ میں روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور ستائیسویں رات کو اجتماع منعقد کرتے ہیں۔

مزید فرماتے ہیں: فَيُسْتَحَبُّ اِحْيَاءُ لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ وَكَذَا سَائِرِ اللَّيَالِي الَّتِي قِيلَ اِنَّهَا لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ بِالْاِكْثَارِ فِي الْعِبَادَةِ شُكْرًا لِمَا مَنَّ اللّٰهُ

1 ... طهارة القلوب، الفصل الثانی عشر، ص126 ملتقطا

2 ... رسائل فی تاریخ المدینة، رسالة: وصف المدینة المنورة، ص77

عَلَيْنَا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ فَرْضِيَّةِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَجَعَلَهَا فِي الثَّوَابِ خَمْسِيْنَ، وَلِمَا أَفَاضَ اللهُ عَلَى نَبِيِّنَا فِيْهَا مِنْ أَصْنَافِ الْفَضِيْلَةِ وَالرَّحْمَةِ وَشَرَّفَهُ بِالْمُوَاجَهَةِ وَالْمُكَالَمَةِ وَالرُّؤْيَةِ یعنی ستائیس رجب المرجّب کی رات شب بیداری کر کے عبادت کرنا مستحب ہے اسی طرح ہر اس رات کو بھی کثرت سے عبادت کرنا مستحب ہے جسے شبِ معراج قرار دیا گیا ہے اللہ پاک کے اس احسان و کرم کے شکرانے کیلئے کہ اس نے ہم پر اِس رات پانچ نمازیں فرض فرما کر ثواب میں ان پانچ کو پچاس نمازوں کے برابر کردیا اور ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی رحمت، اپنی بارگاہ میں حاضری، اپنی ذات سے ہم کلامی، اپنے دیدار کا شرف اور بہت سی فضیلتوں سے نوازا۔[1]

نوٹ: واقعۂ معراج کی تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”فیضانِ معراج“ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس رَجَبُ المُرَجَّب میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا نضیر بن حارث	رجب 15ھ	
صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا سعید بن حارث قرشی سہمی	رجب 15ھ	
عَمِّ رسول، حضرتِ سیِّدُنا ابوالفضل عبّاس ہاشمی قُرشی مکّی	14 رجب 32ھ	جنّت البقیع، مدینۂ منورہ
سلطانِ اسلام، حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ	22 رجب 60ھ	دِمشق، شام
حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن امام موسیٰ کاظم	25 رجب 183ھ	بغداد، عراق

1 ... الآثار المرفوعة فی اخبار الموضوعة، ذکر لیلة المعراج، ص77 ملتقطاً

امامُ المسلمین حضرتِ امام مُسلم بن حَجّاج	24رجب 261ھ	نیشاپور، خراسان، ایران
امامُ الائمّہ حضرتِ امام ابوعیسیٰ محمد ترمذی	13رجب279ھ	تِرْمِذ، اُزبکستان
امامُ الطّائفہ حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم جنید بغدادی شافعی	27رجب297ھ	شُونیزیہ، بغداد، عراق
حضرت سیِّدُنا سالار مسعود غازی عَلَوِی	10 رجب424ھ	غازی نگر بہرائچ، یوپی، ہند
سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخِ طریقت، حضرت خواجہ یوسف ہَمَدانی حنفی	27رجب535ھ	مَرْو قدیم جنوبی تُرکمانستان
حضرت سیِّدُنا سخی سرور سیِّد احمد سُلطان چشتی سُہروَرْدی قادِری	22 رجب577ھ	سخی سرور، ضلع ڈیرہ غازی خان، پاکستان
عمادُ الدین حضرتِ سیِّدنا ابوصالح عبد اللہ نَصر جیلانی	27رجب 632ھ	بغداد، عراق
سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریب نواز مُعینُ الدین سیِّد حَسن سَنجری	6رجب627ھ	اجمیر شریف، راجستھان، ہند
قدوۃُ السالکین، حضرت سیِّد میر موسیٰ جیلانی	13رجب 763ھ	بغداد شریف، عراق
پیرِ محافظ، حضرتِ سیِّدنا شیخ بدرالدین بدرِ عالم جُنیدی میرٹھی	25یا27 رجب844ھ	بِہار، ہند
امامُ الاَصفیاء حضرت سیِّدنا قاضی ضیاءُ الدّین جیاء عثمانی قادری	21رجب 989ھ	قصبہ نیوتنی، ضلع اناؤ، یوپی، ہند
شیخُ الاسلام، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی	6رجب1174ھ	مکلی، ضلع ٹھٹھہ، سندھ، پاکستان
سِراجُ العارِفین حضرت مولانا سیِّد ابوالْحُسین احمد نُوری	11رجب1324ھ	مارہرہ شریف، ضلع ایٹہ، یوپی، ہند
عالِمِ ربانی حضرت مولانا ابوالفخر محمد نور قادِری رَضَوی	13رجب1333ھ	موضع اوڈھروال، چکوال، پنجاب، پاکستان
شَبِیہِ غوثِ اَعظم، مُجدِّدِ سلسلۂ اَشرفیہ حضرت مولانا سیِّد علی حُسین اَشرفی	11رجب1335ھ	کچھوچھہ، ضلع امبیڈکر نگر، یوپی ہند
مولانا سیِّد محمد دِیدار علی شاہ مشہدی نقشبندی قادِری مُحدِّث اَلوَری	22رجب1345ھ	مرکز الاولیا لاہور، پاکستان
حضرت مولانا ابوالفیض عبدالستار صدیقی دہلوی مکی حنفی چشتی قادری	11رجب1355ھ	مکۂ مکرمہ
استاذُ العُلَماء حضرت علامہ مفتی شمس الدین احمد باسنوی قادِری	27رجب1357ھ	ناگور، راجستھان، ہند
تاجُ الفُیُوض حضرت مولانا احمد حسین امروہی نقشبندی قادِری	27رجب1361ھ	اَمروہہ، ضلع مُرادآباد، یوپی، ہند
اُستاذُ العُلَما مولانا احمد بخش صادِق تونسوی رَضَوی	2 رجب1364ھ	ڈیرہ غازی خان، پنجاب، پاکستان
عالِمِ باعمل حضرت شیخ عبد القادر کُرْدی آفندی مکی	9رجب1365ھ	طائف
سیِّدُ السادات حضرت مولانا پیر سیِّد فتح علی شاہ نقوی قادِری	9رجب1377ھ	کھروٹہ سیداں، ضلع سیالکوٹ، پاکستان
قبلۂ عالَم، حضرت خواجہ سیِّد فیض محمد شاہ قندھاری نقشبندی	18رجب 1380ھ	فیض آباد، سردار آباد (فیصل آباد)، پاکستان
مُحدِّثِ اَعظم ہِند حضرت مولانا سیِّد محمد کچھوچھوی	16رجب1381ھ	کچھوچھہ، ضلع امبیڈکر نگر، یوپی، ہند
عالِمِ جلیل، حضرت شیخ سیِّد محمد عبدالحی کَتّانی حسنی مالکی	12 رجب 1382ھ	نیس(Nice)، فرانس

شیخِ طریقت، صاحبزادہ مولانا محمد عبد الحکیم خان شاہجہانپوری قادری	یکم رجب1388ھ	الٰہ آباد، یوپی، ہند
استاذُ العلما، عاشقِ اعلیٰ حضرت، پیربارُو حضرت خواجہ عبدُاللہ نقشبندی	19 رجب 1399ھ	پیربارُو، تحصیل فتح پور ضلع لیہ، پاکستان
فقیہِ اعظم حضرت مفتی محمد نورُ اللہ نعیمی	یکم رجب 1403ھ	بصیر پور شریف ضلع اوکاڑہ
واعظِ شیریں بیان خطیبِ اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	21 رجب1404ھ	بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
شاگردِ اعلیٰ حضرت، شیخُ الحدیث مفتی تقدُّس علی خان رَضوی	3 رجب1408ھ	پیر جو گوٹھ، خیر پور میرس، سندھ، پاکستان
شاگردِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت حضرت مولانا سیّد علی اَصغَر شاہ جماعتی	3رجب1411ھ	علی پور سیداں، ضلع نارووال، پاکستان
صدرُ العُلَما مفتی محمد تحسین رضا خان رَضوی	18رجب1428ھ	پرانا شہر بریلی شریف، یوپی، ہند
رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی		
ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2017، 2018 کے رَجَبُ المُرَجَّب کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔		

پورا سال رزق میں برکت

امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی **فرماتے ہیں:**

ماہِ رمضان کا جب چاند نظر آجائے اس رات مغرب کی نماز کے بعد جو 21 بار سورۂ قدر (اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ) پڑھ لے تو اس کی روزی میں ایسی برکت ہوگی جیسے پانی اونچائی سے بہتا ہوا نیچے کی طرف سے تیزی سے آتا ہے، اتنی تیزی سے روزگار، مال و دولت اس کی طرف بڑھے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ شعبانُ المُعظّم

درود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو کوئی شعبانُ المعظم میں روزانہ سات سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ کریم کچھ فرشتے مقرّر فرمادے گا جو اِس دُرودِ پاک کو رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچائیں گے، اس سے رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارک خوش ہوگی پھر اللہ پاک اُن فرشتوں کو حکم دے گا کہ اِس دُرُود پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دُعائے مغفرت کرتے رہو۔(1)

دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم(2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اہلِ بیتِ اَطہار کے چشم و چراغ، حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی روایت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہ میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر خُوب دُرودِ پاک پڑھیں کہ شعبانُ المعظم درودِ پاک پڑھنے کا مہینا ہے جیسا کہ شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ احمد بن محمد قَسطلانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ (وفات: 923ھ) اور انہی کے حوالے سے حضرت سیِّدُنا شیخ شہابُ الدین

1 ... القول البديع، الباب الخامس في الصلاة عليه...الخ، ص395

2 ... ذوقِ نعت، ص168

احمد بن حجازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:978ھ) نقل فرماتے ہیں: بیشک شعبان نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنے کا مہینا ہے کہ آیت: "اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ (پ22،الاحزاب:56)" اسی مہینے میں نازل ہوئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"شعبان" کہنے کی تین وجوہات:

شعبانُ المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے جو رجَبُ المرجَّب اور رمضانُ المبارک کے درمیان میں ہے۔ یہ اُن پانچ مہینوں میں سے پہلا مہینا ہے جن کا چاند دیکھنا واجب کِفایہ ہے، پانچ مہینے یہ ہیں: (1) شعبان المعظم (2) رمضانُ المبارک (3) شوال المکرم (4) ذوالقعدۃ الحرام اور (5) ذوالحجۃ الحرام۔ اسی ماہ میں رمضانُ المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔[2] (1) شعبان، شَعْبٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں گھاٹی۔ چونکہ اس مہینے میں خیر وبرکت کا عُمُومی نُزول ہوتا ہے، اس لئے اسے شعبان کہا جاتا ہے، جس طرح گھاٹی پہاڑ کا راستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینا خیر وبرکت کا راستہ ہے۔[3] (2) رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا سُمِّیَ شَعْبَانُ لِاَنَّہٗ یَتَشَعَّبُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ لِلصَّائِمِ فِیْہِ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ، یعنی اس مہینے کو "شعبان" اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے بہت سی بھلائیاں (شاخوں کی طرح) پھوٹتی ہیں، یہاں تک کہ وہ جنت میں جا پہنچتا ہے۔[4]

---

1 ... مواھب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الثانی فی حکم الصلاۃ... الخ، 506/2۔ تحفۃ الاخوان، ص53

2 ... حدائق الاولیاء، مجلس فی شھر شعبان، 592/2

3 ... مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی بعد المائۃ فی فضل شعبان المبارک، 303

4 ... التدوین فی اخبار قزوین، 153/1

حضرت امام رافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ ماہِ شعبان میں مسلمان ذکر و اذکار، نیکیوں اور قرآنِ پاک کی تلاوت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور رمضانُ المبارک کے لئے تیاری کرتے ہیں۔[1]

شعبان کے پانچ حروف کی برکات:

لفظِ شعبان میں پانچ حُرُوف ہیں (ش۔ع۔ب۔ا۔ن)۔ "ش" سے مُراد شَرَف یعنی بُزرگی، "ع" سے عُلُوّ یعنی بُلندی، "ب" سے بِرّ یعنی بھلائی و اِحسان، "الف" سے اُلفت اور "ن" سے مُراد نُور ہے۔ یہ تمام چیزیں اللہ پاک اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، اس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکتوں کا نُزول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کر دی جاتی ہیں اور گُناہوں کا کفّارہ ادا کیا جاتا ہے۔[2]

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خُدایا واسِطہ بخش دے ربِّ محمّد تو مِری ہر اِک خطا

نیّتیں اچھی رکھئے:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے: جب ماہِ شعبان آجائے تو اپنے جسموں کو پاکیزہ اور اپنی نیتوں کو اچھا رکھو۔[3]

ماہِ شعبان میں استقبالِ رمضان کی تیاری:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شعبان کا مہینا چونکہ رمضان سے پہلے آتا ہے لہٰذا

1... التدوین فی اخبار قزوین، 153/1

2... غنیۃ الطالبین، مجلس فی فضل شھر شعبان، 341/1

3... مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی بعد المائۃ فی فضل شعبان المبارک، 303

جس طرح ماہِ رمضان میں روزے اور تلاوتِ قرآن کا حکم ہے اسی طرح ماہِ شعبان میں بھی اس کی بڑی اہمیت ہے کہ روزے رکھے جائیں اور تلاوتِ قرآن کی جائے تاکہ استقبالِ رمضان کی تیاری ہو جائے اور نفس کو نیکیوں کی تربیت حاصل ہو جائے۔

صحابۂ کرام کا انداز:

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: شعبان کا مہینا آتا تو مسلمان قرآنِ پاک کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے، اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کر دیتے تاکہ کمزوروں اور مسکینوں کو بھی رمضان کے روزوں کی طاقت ملے۔ (1)

ماہِ شعبان تلاوتِ قرآن کا مہینا:

❀ تابعی بزرگ حضرت سیِّدُنا سلمہ بن کُہَیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان کو تلاوتِ قرآن کرنے والوں کا مہینا کہا جاتا تھا۔ ❀ حضرت سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شعبان کے آنے پر فرماتے: یہ قاریوں کا مہینا ہے۔ ❀ حضرت سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد پر اپنی دکان بند کر دیتے اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے لیے فارغ ہو جاتے۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین تو اس مبارک مہینے کو عبادت میں بسر کریں، تلاوت کریں، نیکیوں کا اہتمام کریں اور ہم غفلت کی نیند سوتے ہی رہیں ایسے غافلوں کے بارے میں بزرگانِ دین فرماتے ہیں: اے مبارک وقتوں میں کوتاہی

---

1 . . . ماذا فی شعبان، ص44

2 . . . ماذا فی شعبان، ص44

کرنے والے! ان وقتوں کو ضائع کرنے والے! اور انہیں بُرے اعمال سے آلودہ کرنے والے! تُو نے کتنے بُرے کام اِن مبارک وقتوں کے حوالے کئے!

مَضٰی رَجَبٌ وَمَا اَحْسَنْتَ فِیْهِ وَهٰذَا شَهْرُ شَعْبَانَ الْمُبَارَكْ

فَیَا مَنْ ضَیَّعَ الْاَوْقَاتِ جَهْلًا بِحُرْمَتِهَا اَفِقْ وَاحْذَرْ بَوَارَكْ

فَسَوْفَ تُفَارِقُ اللَّذَّاتِ قَهْرًا وَیُخْلِی الْمَوْتُ كُرْهًا مِنْكَ دَارَكْ

تَدَارَكْ مَا اسْتَطَعْتَ مِنَ الْخَطَایَا بِتَوْبَةِ مُخْلِصٍ وَاجْعَلْ مَدَارَكْ

عَلٰی طَلَبِ السَّلَامَةِ مِنْ جَحِیْمٍ فَخَیْرُ ذَوِی الْجَرَائِمِ مَنْ تَدَارَكْ

ترجمہ: (1) رجب چلا گیا اور تُو نے اس میں کوئی نیکی نہیں کی اور اب یہ برکت والا ماہِ شعبان ہے۔ (2) اے شعبان کی عظمت سے بے خبر رہ کر ان وقتوں کو ضائع کرنے والے! ہوش میں آ اور تباہی سے ڈر۔ (3) بہت جلد سب لذّتیں تجھ سے چھین لی جائیں گی اور مَوت تجھے تیرے گھر سے زبردستی نکال دے گی۔ (4) سچی اور خلوص بھری توبہ کے ذریعے جس قدر گناہوں کا مداوا کر سکتا ہے کرلے۔ (5) اور جہنم سے سلامتی کو ہی اپنا مقصد بنالے، بہترین مجرم وہ ہے جو اپنے جرموں کا مداوا کرلے۔

مُختصر سی زِندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجے نہ غفلت کیجے[1]

حضرت سیِّدُنا ابو مَعْشَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان نے عرض کی: یَا رَبِّ جَعَلْتَنِیْ بَیْنَ شَهْرَیْنِ عَظِیْمَیْنِ فَمَا جَعَلْتَ لِیْ یعنی اے میرے رَبّ! تو نے مجھے دو عظمت والے مہینوں (ماہِ رجب اور ماہِ رمضان) کے درمیان رکھا ہے تو تُو نے میری کیا فضیلت رکھی؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: جَعَلْتُ فِیْكَ تِلَاوَةَ الْقُرْاٰنِ یعنی میں نے تجھ

1... وسائل بخشش، ص509

میں قرآنِ پاک کی تلاوت رکھ دی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ شعبانُ المعظم میں خوب خوب نیکیاں کریں، ذکر و اذکار، دُرودِ پاک اور تلاوتِ قرآنِ کریم کرکے اس ماہِ مُعظّم کی خُوب تعظیم کریں۔ اس عظمت والے مہینے کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے بارے میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **شَھْرُ شَعْبَانَ شَھْرِیْ** یعنی ماہِ شعبان میرا مہینا ہے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس مہینے میں خاص طور پر روزے رکھیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسے رمضان کے روزوں کی تیاری فرماتے ایسے ہی شعبان کے روزوں کی بھی تیاری فرماتے[3] نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعظیمِ رمضان کے لئے شعبان کے روزوں کو سب سے افضل روزے قرار دیا، جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سب سے افضل روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **صِیَامُ شَعْبَانَ تَعْظِیْمًا لِرَمَضَانَ** یعنی رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کے روزے۔[4]

1... الامالی المطلقة، المجلس الثامن بعد المئة، ص125۔ النور فی فضائل الایام والشھور، ص173

2... مسند الفردوس، باب الراء، 275/2، حدیث:3276

3... النور فی فضائل الایام والشھور، ص173

4... مصنف ابن ابی شیبه، کتاب الصیام، باب ماقالوا فی صیام شعبان، 336/6، حدیث:9856۔ ترمذی، کتاب الزکوٰۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقة، 145/2، حدیث:663۔ فضائل الاوقات، باب فی فضل شعبان، ص28، حدیث:26

رمضان کے روزوں کی مشق:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ شعبان کے روزوں کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ شعبانُ المعظّم کے روزوں سے رمضان کے روزوں کی مشق ہو جائے تاکہ رمضان کے روزوں میں مشقت اور تکلیف محسوس نہ ہو بلکہ تب تک بندے کو روزوں کی مشق اور عادت ہو چکی ہو اور رمضان سے پہلے شعبان میں روزوں کی مٹھاس اور لذّت کا احساس ہو چکا ہو لہٰذا جب ماہِ رمضان آئے تو بندہ چستی اور طاقت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنے لگے۔ (1)

شعبان کے روزے اور آقا کا اہتمام:

ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شعبان کے روزوں کا کس قدر اہتمام فرمایا کرتے تھے اس کا اندازہ ان روایات سے لگایا جاسکتا ہے:

(1) اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ماہِ شعبان میں روزے رکھنا تمام مہینوں سے زیادہ پسندیدہ تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمضان سے ملا دیتے۔ (2)

(2) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہی سے روایت ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے: اپنی اِستِطاعت کے مطابق عمل کرو کہ اللہ پاک اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ (3)

---

1 ... لطائف المعارف فیما المواسم العام من الوظائف، وظائف شهر شعبان، ص 155

2 ... ابو داود، کتاب الصوم، باب فی صوم شعبان، 2/476، حدیث: 2431

3 ... بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، 1/648، حدیث: 1970 مختصرا

(3) اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا امِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھتے نہ دیکھا۔[1]

شعبان کے اکثر روزے رکھتے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض روزوں کے بعد سب سے زیادہ روزے اسی مہینے میں رکھا کرتے تھے البتہ یاد رکھئے! جن احادیث میں یہ بیان کیا گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے ماہِ شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ چند دنوں کے علاوہ اکثر روزے رکھا کرتے تھے جیسا کہ امام سراجُ الدّین ابنِ مُلَقِّن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 804ھ) نے بیان فرمایا[2] نیز حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اس قسم کی احادیث کے بارے میں مروی ہے اگر کوئی کسی مہینے کے اکثر روزے رکھے تو اس کے بارے میں کہنا "صَامَ الشَّھْرَ کُلَّہٗ" یعنی اُس نے پورے مہینے کے روزے رکھے کلامِ عرب میں جائز و درست ہے۔ ایسے ہی اگر کسی شخص نے رات کھانا بھی کھایا ہو اور اپنی بعض دیگر ضروریات بھی پوری کی ہوں مگر رات کے اکثر حصہ کا قیام کیا ہو تو اس کے بارے میں یہ کہنا "قَامَ فُلَانٌ لَیْلَہٗ اَجْمَعَ" یعنی فلاں نے ساری رات قیام کیا بھی کلامِ عرب میں جائز تھا[3] بہر حال اس طرح کے جملوں سے مراد ہوتا تھا کہ فلاں نے مہینے کے اکثر

---

1 ... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی وصال شعبان برمضان، 182/2، حدیث: 736۔ نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی...الخ، ص387، حدیث: 2349

2 ... حدائق الاولیاء، مجلس فی شھر شعبان، 593/2

3 ... ماوضح واستبان فی فضائل شھر رمضان، ص21

دن روزے رکھے اور رات کے اکثر حصے میں قیام کیا۔ بعض روایات میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف ماہِ رمضان کے پورے روزے رکھا کرتے تھے اور شعبان کے اکثر دنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِوائے چند دن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔[1]

ایک ضروری وضاحت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس سے کوئی ہرگز یہ نہ سمجھے کہ شعبان کے پورے روزے رکھنا شرعاً منع ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "آقا کا مہینا" صفحہ 7 پر فرماتے ہیں: اگر کوئی پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانعت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں کے روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضَانُ الْمُبَارَک سے مل جاتے ہیں۔

شعبان کے روزے مرغوب کیوں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شعبان ہی کے روزے اس قدر کیوں مرغوب و پسندیدہ تھے آیئے! اس کا سبب نبیِّ کریم صَلَّی

1 ... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی وصال شعبان برمضان، 2/182، حدیث: 736

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہی جانتے ہیں چنانچہ

حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس طرح شَعبان کے روزے رکھتے ہیں اس طرح کسی اور مہینے میں روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: رجب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔[1]

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کے نزدیک سب مہینوں میں زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے تو میں روزہ دار ہوں۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ عمل یقیناً ہم غلاموں کی تعلیم کے لئے تھا جبھی تو فرمایا کہ "رجب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔" لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، نیکیوں میں اضافہ کریں اور آخرت کو بہتر بنانے کی فکر کریں نیز اس اچھی نیت سے ماہِ شعبان کے روزے رکھنے میں دلچسپی لیں کہ اس مہینے میں جب ہمارا اعمال نامہ ہمارے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جائے تو اے کاش! ہم بھی روزہ دار ہوں۔

---

1 ... نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی ۔۔۔ الخ، ص 387، حدیث: 2354

2 ... مسند ابو یعلی، مسند عائشہ، 4/277، حدیث: 4890

"شبِ بَراءَت" کی عظمت وفضیلت

قبولیتِ دُعا کی رات:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مہینے کی پندرہویں رات یعنی شبِ براءت بڑی شان والی ہے۔ اس رات میں اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ اس رات خاص طور پر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا مانگنی چاہیے کیونکہ اس رات دُعائیں قبول ہوتی ہیں جیسا کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانچ راتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں دُعا رَد نہیں کی جاتی جن میں سے ایک شعبان کی پندرہویں رات (یعنی شَبِ براءَت) ہے۔[1]

شبِ براءت کے نام:

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:1014ھ) نقل کرتے ہیں: نصف شعبان کے چار نام ہیں: لَیْلَۃُ الْمُبَارَکۃ (برکت والی رات)، لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃ (نجات والی رات) لَیْلَۃُ الصَّك (دستاویز والی رات)، لَیْلَۃُ الرَّحْمَۃ (رحمت والی رات)۔

مزید فرماتے ہیں: اسے لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃ اور لَیْلَۃُ الصَّك (نجات و دستاویز والی رات) اس لئے کہتے ہیں کہ جب تاجر مالک سے اُس کا اناج وصول کرلیتا ہے تو اس کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اس رات اپنے مومن بندوں کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔[2]

---

1 ... جامع صغیر، ص241، حدیث:3952 مختصرا۔ ابن عساکر، بندار بن عمر۔۔۔الخ، 408/10

2 ... مجموع رسائل العلامة الملا علی القاری، الرسالة: التبیان فی بیان مافی لیلة النصف من شعبان۔۔۔الخ، 41/3

حضرت علامہ سیِّد محمد بن علوی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1391ھ) نے مذکورہ ناموں کے علاوہ مزید چند نام بھی ذکر کئے ہیں: لَیْلَۃُ الْقِسْمَۃ، لَیْلَۃُ التَّکْفِیْر کیونکہ اس رات گناہ مٹائے جاتے ہیں، لَیْلَۃُ الْاِجَابَۃ، کیونکہ اس رات دعا قبول ہوتی ہے، لَیْلَۃُ الْحَیَاۃِ، لَیْلَۃُ عِیْدِ الْمَلَائِکَۃ (یعنی فرشتوں کی شبِ عید)، لَیْلَۃُ الشَّفَاعَۃ، لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ، لَیْلَۃُ الرُّجْحَان، لَیْلَۃُ التَّعْظِیْم، لَیْلَۃُ الْقَدْر، لَیْلَۃُ الْغُفْرَان۔[1]

بھلائیوں کے در کھلنے کی رات:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شبِ براءت میں اللہ پاک بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کریم چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے: (1) بقر عید کی رات (2) عید الفطر کی رات (3) شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام، لوگوں کا رزق اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں (4) عرفہ کی رات اذانِ (فجر) تک۔[2]

بخشش کی رات:

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پندرہ شعبان کی رات ایک مُنادی پکارتا ہے: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے، پس بدکار عورت اور مشرک کے علاوہ جو بھی کوئی حاجت طلب کرتا ہے اس کی حاجت پوری کی جاتی ہے۔[3]

---

1 ... ماذا فی شعبان، ص72-75 ملتقطا

2 ... در منثور، الدخان، تحت الآیۃ:1-5، 402/7

3 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، 383/3، حدیث:3836

رحمت کے تین سو(300)دروازے:

حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام شبِ براءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اُٹھ کر نماز اَدا فرمایئے اور اپنا سر اور ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھایئے۔ میں نے پُوچھا: اے جبریل! یہ کیسی رات ہے؟ عرض کی: یَامُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ وہ رات ہے کہ جس میں آسمان اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اللہ پاک کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بُغض و کینہ رکھنے والوں، شرابیوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اِن لوگوں کی اُس وقت تک مغفرت نہیں ہوگی جب تک کہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ اَلبتّہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ تَوبہ کرلے، جب وہ توبہ کرلیتا ہے تو اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے) سے کلام کرلے، جب وہ اُس سے کلام کرلیتا ہے تو اُس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے، حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! اگر وہ اپنے ساتھی سے کلام نہ کرے یہاں تک کہ شبِ براءت گُزر جائے تو۔۔۔؟ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اگر وہ اسی حالت پر برقرار رہا یہاں تک کہ (نزع کا عالم طاری ہونے کے سبب) اُس کے سینے میں سانس اٹکنے لگ جائے تب بھی اُس کے لیے دروازۂ رحمت کُھلا رہتا ہے، اگر وہ (موت سے پہلے کینۂ مسلم سے) تَوبہ کرلے تو اُس کی توبہ مقبول ہے پھر

حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جَنَّتُ البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جا کر اِن اَلفاظ میں دُعا مانگی: اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاءُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ پاک!) میں تیرے عذاب سے تیری مُعافی، تیری ناراضی سے تیری رضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق اَدا نہیں کرسکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تُونے خُود بیان فرمائی۔

رات کے چوتھے پہر حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نازل ہوئے اور عرض کی، یا مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائیے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے، (پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ) مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات عبادت کرے، دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں سجدہ کرے، تیسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں رُکوع کرے، چوتھے دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ کریم سے دُعا مانگے، پانچویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں صدا لگا رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات اپنے رَبّ تعالیٰ سے مناجات کرنے میں مشغول ہو، چھٹے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ اِس رات میں مسلمانوں کو مُبارَک ہو، ساتویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ خُدا تعالیٰ کو ایک ماننے والوں کو مُبارَک ہو، آٹھویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ ہے کوئی توبہ

کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صدا لگا رہا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے؟ اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کر لی جائے؟ پھر رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! رحمت کے یہ دروازے کب تک کُھلے رہتے ہیں؟ عرض کی: رات کی ابتداء سے طُلُوعِ فجر تک، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزق تقسیم کئے جاتے ہیں۔[1]

شبِ براءت فرشتوں کی عید:

حضرت سیِّدنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید اور مسرت کی ہیں جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے دو عید کے دن ہیں، فرشتوں کی عید، براءت کی رات یعنی پندرہ شعبان کی رات اور لیلۃُ القدر ہیں اور مومنوں کی عیدیں عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کا دن ہے، اسی لئے پندرہ شعبان کی رات کو فرشتوں کی عید رات کا نام دیا گیا ہے۔

حضرت امام تقی الدین سُبکی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ رات سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے، شبِ جمعہ پورے ہفتے کے گناہوں کا کفارہ اور لیلۃُ القدر عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یعنی ان راتوں میں اللہ پاک کی

1 ... تاریخ ابن عساکر، 51/72، 73۔ تنزیه الشریعة، 2/126، حدیث: 148

عبادت کرنا اور یادِ الٰہی میں ساری رات جاگ کر گزار دینا گناہوں کے کفارہ کا سبب ہوتا ہے اسی لئے ان راتوں کو کفّارے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔[1]

فرشتوں کی عید رات میں کیوں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فرشتوں کی دونوں عیدیں دن کے بجائے رات میں کیوں ہیں؟ اس بارے میں حضرت علامہ سیّد محمد بن علوی مالکی مکی حسینی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نقل فرماتے ہیں: فرشتوں کی عید، رات میں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے سوتے نہیں لہٰذا ان کے لئے دن اور رات برابر ہیں البتہ لوگوں کی عید دن میں اس لئے ہے کہ رات ان کے سونے کے لئے ہے تاکہ سو کر آرام حاصل کر سکیں۔[2]

جنت سنواری جاتی ہے:

حضرت سیّدُنا کعب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: شعبان کی پندرہویں رات اللہ پاک حضرت سیّدُنا جبریل عَلَيْهِ السَّلَام کو جنت کی طرف روانہ فرماتا ہے، وہ جنت کو آراستہ و پیراستہ ہونے کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اللہ پاک نے تیری اس رات میں آسمانوں کے ستاروں، دنیاوی دِنوں اور راتوں، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذرّوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرما دیا ہے۔[3]

---

1 ... مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی بعد المائۃ فی فضل شعبان المبارک، ص303

2 ... ماذا فی شعبان، اسماء لیلۃ النصف من شعبان، 74

3 ... لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف، وظائف شہر شعبان، المجلس الثانی فی ذکر نصف شعبان، ص159۔ماذا فی شعبان، فضل الذکر انفرادا و اجتماعا، ص87

ڈھیروں گناہگاروں کی مغفرت ہوتی ہے مگر۔۔۔

حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے، اس میں اللہ پاک جہنم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کَلْب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔[1]
کروڑوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے جو رِوایت نَقْل کی اُس میں قاتل کا بھی ذِکْر ہے۔[2]

حضرت سیّدُنا کثیر بن مُرّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک شعبان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور عداوت والے کے۔[3]

براءت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے	مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ
گُنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں	بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ[4]

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، 384/3، حدیث:3837۔ حدیثِ پاک میں کپڑا لٹکانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ یا ثَوب یعنی لمبا کرتا وغیرہ لٹکاتے ہیں۔ (آقا کا مہینا، ص9)

2 ...مسند احمد، 589/2، حدیث:6653

3 ...شعب الایمان، 381/3، حدیث:3831

4 ...وسائلِ بخشش، ص98، 97

بخشش سے محروم لوگ:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **فرماتے ہیں:** شبِ براءت بے حد اہم رات ہے، اسے کسی صورت غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مبارک شب میں اللہ پاک "بنی کلب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: "قبیلۂ بنی کلب" قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام بیہقی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "فَضائِلُ الْاَوقات" میں نقل کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی: (1) شراب کا عادی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) زِنا کا عادی (4) قَطع تعلق کرنے والا (5) تصویر بنانے والا اور (6) چغل خور۔[1] اِسی طرح کاہن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مسلمان سے بلا اجازتِ شرعی بُغض و کینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، چنانچہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ مُتذکّرہ (یعنی بیان کردہ) گناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ کسی گناہ میں ملوث ہوں تو وہ بالخصوص اُس گناہ سے اور بالعموم ہر گناہ سے شبِ براءت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچی توبہ کرلیں اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی

---

1 ...فضائل الاوقات، ص33، حدیث:36

تلافی کی ترکیب فرمالیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شب براءت اور پیارے نبی کی عبادات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ براءت میں مختلف مقامات پر مختلف انداز میں عبادت فرمایا کرتے تھے جیسا کہ

مسجد میں عبادت و مناجاتِ نبوی:

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے کسی کام سے حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے گھر بھیجا تو میں نے ان سے عرض کی: جلدی کیجئے کہ میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو نصف شعبان (شبِ براءت) کے بارے میں کچھ باتیں بتا رہے تھے تو حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے فرمایا: اے اُنیس یہاں بیٹھو! میں تمہیں نصف شعبان کے بارے میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ مُبارکہ سناتی ہوں۔ ایک دفعہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ رات کے وقت جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بستر میں نہ پایا میں دیگر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کے حُجروں میں گئی مگر میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہیں پایا تو میں نے گمان کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے

1... آقا کا مہینا، ص 11

ہاں تشریف لے گئے ہیں، میں گھر سے نکلی اور مسجد سے گزری تو میرا پاؤں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ٹکرایا، اس وقت آپ سجدے میں تھے۔[1]

گھر میں عبادت و مناجاتِ نبوی:

پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شبِ براءت میں اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر جو دُعائیں مانگیں اس کے بارے میں حافظ و مُؤرِّخ ابوعبدُ اللہ محمد بن سعید المعروف علّامہ ابنِ دُبَیثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:637ھ) شبِ براءت کے فضائل پر مشتمل اپنے رسالے میں روایت نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے حجرے میں گرے ہوئے کپڑے کی طرح (یعنی بغیر کسی حرکت کے) سجدے کی حالت میں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں مُناجات کر رہے ہیں: سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَ خَیَالِیْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ هٰذِهٖ یَدِیْ وَ مَا جَنَیْتُ بِهَا عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ رَجَاءُ لِكُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ ترجمہ: میرے قلب و خیال نے تجھے سجدہ کیا اور میں دل سے تجھ پر ایمان لایا، یہ میرے ہاتھ ہیں ان سے میں نے کوئی گُناہ نہیں کیا، اے عظمت والی ذات جس سے ہر عظیم چیز کی امید کی جاتی ہے، گُناہِ عظیم کو معاف فرما، میرا چہرہ اس ذات کیلئے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔

پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سرِ مُبارک اُٹھایا اور دوبارہ

---

1 ... فضائل الاوقات، باب فی فضل لیلۃ النصف من شعبان، ص32، حدیث:36

سجدہ ریز ہو کر عرض گزار ہوئے: ”اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ دَاوٗدُ اَعْفِرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحَقٌّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ ترجمہ: میں تیری ناراضی سے تیری رضا کی، تیری پکڑ سے تیرے عفو و درگزر کی اور تیرے جلال سے تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں، تو اسی ثناء و تعریف کے لائق ہے جو تو نے خود بیان فرمائی، میں وہی عرض کرتا ہوں جو میرے بھائی داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: میں اپنا چہرہ اپنے مَولا کے لئے خاک آلود کرتا ہوں اور جو اسی لائق ہے کہ اُس کے سامنے جبینِ نیاز خم کی جائے۔“ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سر اُٹھا کر یہ دُعا مانگی: ”اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا نَقِيًّا لَا كَافِرًا وَّ لَا شَقِيًّا ترجمہ: اے اللہ! مجھے پاکیزہ دل عطا فرما نہ وہ ناشکری کرنے والا ہو اور نہ ہی بدبخت۔“[1]

شبِ براءت میں حضور کے طویل سجدے:

شبِ براءت میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سجدے کس قدر طویل ہوا کرتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک رات نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوح قبض کر لی گئی ہے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو کھڑی ہوئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انگوٹھے کو ہلایا تو انگوٹھے میں حرکت پیدا ہوئی، میں واپس چلی گئی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سر

1 ...ذکر احادیث رویت عن النبی فی ذکر لیلۃ النصف من شعبان و فضلہ، ص134 ماخوذا

مُبارک اُٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارا یہ گمان تھا کہ میں تمہارے ساتھ بے وفائی کروں گا؟ میں نے عرض کی: یا نبیَّ اللہ! خدا کی قسم ایسا نہیں مگر آپ کے طویل سجدے سے مجھے یہ گمان ہوا تھا کہ کہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روح تو نہیں قبض کر لی گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہ کیا تم جانتی ہو کہ یہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات اللہ پاک اپنے بندوں پر نَظَرِ رحمت فرماتا ہے تو بخشش مانگنے والوں کو بخش دیتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور بغض رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو بھی شبِ براءت کی اہمیت بتایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے عرض کی کہ جلدی کیجئے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے سامنے پندرہ شعبان کی باتیں بتا رہے تھے نیز مختلف احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر سال شبِ براءت کبھی گھر میں اور کبھی مسجد میں عبادت اور ذکر و دُعا میں مشغول رہتے تھے اور وہ بھی اس اہتمام کے ساتھ کہ بسا اوقات اس عبادت میں ساری رات گزر جاتی جیسا کہ اُمُّ المومنین حضرت

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، 3/382، حدیث: 3835

سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ عَنۡہَا شبِ براءت سے ہی متعلق ایک مرتبہ کا واقعہ بیان فرماتی ہیں: فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَائِماً وَ قَاعِدًا حَتّٰی اَصْبَحَ فَاَصْبَحَ وَقَدِ اصْغَدَّتْ قَدَمَاہُ فَاِنِّیْ لَاَغْمِزُھَا یعنی رسولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر مسلسل نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، صبح تک حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک قدم سوج گئے تھے چنانچہ میں آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم مبارک دبانے لگی۔[1] کبھی ایسا بھی ہوا کہ اُمّت کے لئے فکر مند رہنے والے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ براءت میں قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جاکر اپنے رَبّ سے اہلِ قبور کے لئے دُعائیں مانگیں جیسا کہ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ عَنۡہَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پندرہ شعبان کی رات جنتُ البقیع میں اس حال میں پایا کہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمان مَردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے۔[2]

صد شکر خدایا تو نے دیا، ہے رحمت والا وہ آقا
جو امت کے رنج و غم میں، راتوں کو اشک بہاتا رہے[3]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رحمت و مغفرت والی اس مُبارک رات کو شب بیداری کرتے ہوئے عبادات اور ذکر و دُعا میں گزاریں اور اپنی مغفرت کی دُعا کے ساتھ ساتھ قبرستان جاکر اپنے مرحومین کے لئے بھی دُعائے مغفرت کریں۔

---

1 ...الدعوات الکبیر، باب القول والدعا لیلة البراءة، 145/2، حدیث:530 ماخوذا

2 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، 384/3، حدیث:3837 ماخوذا

3 ...وسائلِ بخشش، ص475

شبِ براءت میں قبرستان جانا:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عرصۂ دراز سے مسلمانوں کا معمول چلا آرہا ہے کہ شبِ براءت میں قبرستان جاکر اپنے مرحوم رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے لئے فاتحہ خوانی، ایصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کرتے ہیں نیز مزاراتِ اولیا و علما پر حاضری کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے یہ نہ صرف ایک اچھا عمل ہے بلکہ حدیثِ پاک میں زیارتِ قبور کو دُنیا سے بے رغبتی اور فکرِ آخرت کا سبب قرار دیا گیا ہے چنانچہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ** یعنی میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارتِ قبور کر لیا کرو کہ بے شک یہ دُنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔[1] معلوم ہوا کہ وقتاً فوقتاً قبرستان جاتے رہنا چاہیئے تاکہ قبروں کو دیکھ کر ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو، خاص طور پر پندرہ شعبان کو قبرستان جاکر اپنے مرحومین اور دیگر مسلمانوں کیلئے دُعائے مغفرت لازمی کرنی چاہیے۔

زیارتِ قبور کے چودہ (14) مَدَنی پھول:

امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی اپنے رسالے "قبر والوں کی 25 حکایات" صفحہ 45 پر فرماتے ہیں: (1) قُبُورِ مُسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیائے کرام و شُہدائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی حاضری سعادت بَرسعادت اور انہیں

---

1 ۔۔۔ ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في زيارة القبور، 2/252، حديث: 1571

ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب۔[1]

قبرستان میں سلام کرنے کا طریقہ:

(2) اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد ترمذی شریف میں بیان کردہ یہ سلام کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔[2]

مرحوموں سے دعائے مغفرت حاصل کرنے کا وِرد:

(3) جو قبرستان میں داخِل ہو کر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَ الْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔ تو (حضرت سیِّدُنا) آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) سے لے کر اِس (دُعا کے پڑھتے) وقت تک جتنے مومن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے۔[3] (4) اگر قبر کے پاس بیٹھنا چاہیں تو صاحِبِ قبر کے مرتبے کو

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، 9/532

2 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، 2/329، حدیث: 1055

3 . . . ترجمہ: اے اللہ! (اے) گل جانے والے جِسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تُو اُن پر اپنی رحمت فرما اور ان کو میرا سلام پہنچادے۔ (شرح الصدور، باب زیارۃ القبر۔۔۔الخ، ص226)

ملحوظ رکھ کر باادب بیٹھ جایئے۔[1]

زیارتِ قُبور کے اَفضل اَوقات:

(5) قبروں کی زیارت کے لیے یہ چار دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات (جُم۔عَ۔رات)، جمعہ، ہفتہ۔[2] (6) جمعہ کے دن بعدِ نمازِ صُبح زیارتِ قُبور افضل ہے۔ (7) رات کو تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے۔[3] (8) مُتَبَرَّک (یعنی بَرَکت والی) راتوں میں زیارتِ قُبور افضل ہے خصوصاً شبِ براءَت۔ (9) اِسی طرح مُتَبَرَّک (یعنی بَرَکت والے) دنوں میں بھی زیارتِ قُبور افضل ہے مثلاً عیدَین (یعنی عیدُ الفِطر اور بَقَر عید)، 10 محرم الحرام اور عَشرہ ذی الحجہ (یعنی ذوالحجہ کے ابتدائی 10 دن)[4]

قَبر پر اگر بتّی جلانا:

(10) قَبر کے اوپر "اگر بتّی" نہ جلائی جائے اِس میں سُوئے ادب (یعنی بے اَدَبی) اور بد فالی ہے (اور اس سے میت کو تکلیف ہوتی ہے)۔ ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔[5]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی زیارۃ القبور، 179/3

2 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور . . . الخ، 350/5

3 . . . فتاویٰ رضویہ، 9/ 523

4 . . . فتاوی ھندیہ، 350/5

5 . . . فتاویٰ رضویہ، 9/ 525، 482 مُلَخَّصاً

قَبْر پر موم بتّی رکھنا:

(11) قَبْر پر چَراغ یا جلتی موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قبر پر آگ رکھنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے ہاں اگر آپ کے پاس، "چارجر" ٹارچ یا ٹارچ والا موبائل فون نہ ہو، گورنمنٹ کی بتیاں بھی نہ ہوں یا بند ہوں اور رات کے اندھیرے میں راہ چلنے یا دیکھ کر تِلاوت کرنے کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قَبْر تھی اب مِٹ چکی ہے۔ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: صحیح مسلم شریف میں حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللهُ عَنْہ سے مروی، انھوں نے دمِ مَرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: "جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔"[1]

جس قبر کا پتا نہ ہو کہ مسلمان کی ہے یا کافر کی:

(13) جس قَبْر کا یہ بھی حال معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی ہے یا کافِر کی، اُس کی زیارت کرنی، فاتِحہ دینی ہر گز جائز نہیں کہ قبرِ مسلمان کی زیارت سنّت ہے اور فاتحہ مستحب، اور قبرِ کافر کی زیارت حرام ہے اور اسے ایصالِ ثواب کا قصد کُفْر۔[2]

(14) اپنے لیے کفن تیار رکھے تو حَرَج نہیں اور قَبْر کھدوا رکھنا بے معنی ہے، کیا معلوم کہاں مرے گا۔[3]

ہوں بارِ گنہ سے نہ خَجِل دوشِ عزیزاں — للہ مری نَعش کر اے جانِ چمن پھول

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ماقبلہ۔۔۔الخ، ص70، حدیث: 321، فتاوی رضویہ، 9/482

2 . . . فتاوی رضویہ، 9/533

3 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی اھداء ثواب القراءۃ۔۔۔الخ، 3/183

ایصالِ ثواب کے لیے نیاز دلانا:

پندرہ شعبانُ المعظم کو کثیر مسلمان اپنے مرحوم رشتے داروں، بزرگوں اور عام مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لیے نیاز دلاتے ہیں یہ نیاز دلانا تو ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اور ایصالِ ثواب قرآن و حدیث سے ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ علما و مفتیانِ کرام واضح طور پر اس حلوے کی نیاز کو جائز قرار دیتے آئے ہیں جیسا کہ شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبدُ المصطفی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شبِ براٴت میں حلوہ پکایا جاتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے حلوہ پکانا بھی جائز ہے اور اس پر فاتحہ دلانا ایصالِ ثواب میں داخل ہے لہٰذا یہ بھی جائز ہے۔[1]

اسی طرح اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں ایک استفتاء پیش کیا گیا جس میں یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ شبِ براءت میں حلوے پر نیاز دلانا، خوشی منانا، آتش بازی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے جواب ارشاد فرمایا: حلوہ وغیرہ پکانا فقراء پر تقسیم کرنا احباب کو بھیجنا جائز ہے اللہ کے فضل و نعمت پر خوشی کرنے کا قرآن مجید میں حکم ہے جائز خوشی ناجائز نہیں۔ آتشبازی اسراف و گناہ ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... جنتی زیور، ص474

2 ... فتاویٰ رضویہ، 23 / 744

شبِ براءت میں اللہ والوں کے معمولات

شبِ براءت کی عبادت پر جنت کی بشارت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شبِ براءت میں عبادت کرنے والوں کی کیا شان ہے! یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو نہ صرف اللہ والوں کے طریقے پر عمل کرنے والے ہیں بلکہ اللہ کریم کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی بخشش و مغفرت اور جنّت میں داخلے کی نوید و بشارت پانے والے ہیں جیسا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے پانچ راتوں کو زندہ کیا (یعنی شب بیداری کرکے ان راتوں کو عبادت میں گُزارا) اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے: (1) تَرْوِیَہ (یعنی 8 ذوالحجّہ کی رات)، (2) عرفہ (یعنی 9 ذوالحجّہ کی رات) (3) عیدُ الاضحیٰ (یعنی 10 ذوالحجّہ کی رات) (4) عیدُ الفطر اور (5) نصف شعبان کی رات۔[1]

حضرت خالِد بن معدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب انہیں عبادت میں گزارے تو اللہ کریم اُسے داخلِ جنت فرمائے گا: (1) اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَجَبٍ یَقُوْمُ لَیْلَھَا وَ یَصُوْمُ نَھَارَھَا رَجَب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اس کے دن میں روزہ رکھے (2) وَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَقُوْمُ لَیْلَھَا وَ یَصُوْمُ نَھَارَھَا اور شعبان کی پندرھویں رات (یعنی شبِ براءَت) کہ اس میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے (3) وَ لَیْلَۃُ الْفِطْرِ یَقُوْمُ لَیْلَھَا وَ یُفْطِرُ نَھَارَھَا اور عیدُ الفطر کی رات کہ اس میں عبادت کرے اور

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب العیدین، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین، 2/98، حدیث: 2

دن میں روزہ نہ رکھے (4) وَلَيْلَةُ الْاَضْحٰى يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَ يُفْطِرُ نَهَارَهَا[1] اور عیدُ الْاَضْحٰی کی رات کہ اس میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (5) وَلَيْلَةُ عَاشُوْرَاءَ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَ يَصُوْمُ نَهَارَهَا اور شبِ عاشوراء (یعنی محرم کی دسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے (بصرہ کے گورنر) حضرت عدی بن ارطاۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خط لکھا کہ سال کی چار راتوں میں عبادت لازمی کیا کریں بے شک ان چار راتوں میں اللہ پاک خوب رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (1) رجب کی پہلی رات (2) شعبان کی پندرہویں رات (3) عیدُ الفطر کی رات اور (4) عیدُ الْاَضْحٰی کی رات۔[3]

شبِ براءت میں نواسۂ رسول کا معمول:

حضرت سیِّدُنا طاؤس یمانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام حسن مُجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پندرہ شعبانُ المُعَظَّم کی رات (شبِ براءت میں) عبادت کے مُتَعَلِّق

---

1 ... یہ روایت علامہ ابنِ مُلَقِّن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب البدرُ المنیر میں امام حسن بن محمد خلّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب "فضائلُ شہرِ رجب" کے حوالے سے بیان فرمائی ہے مگر فضائلِ شہرِ رجب مطبوعہ دارِ ابنِ حزم بیروت میں عیدین سے متعلق دونوں مقامات پر "يَصُوْمُ نَهَارَهَا" کے الفاظ ہیں جو کہ غلط ہیں۔ صحیح الفاظ وہی ہیں جو البدرُ المنیر کے حوالے سے اوپر بیان کئے گئے ہیں یعنی "يُفْطِرُ نَهَارَهَا" کیونکہ ان الفاظ کی تائید نیٹ سے حاصل شُدہ فضائلِ شہرِ رجب کے قلمی نسخے سے بھی ہوتی ہے نیز فیصل آباد (سردار آباد) سے طبع شدہ فضائلِ شہرِ رجب میں بھی عیدین سے متعلق دونوں مقامات پر "يُفْطِرُ نَهَارَهَا" کے الفاظ ہیں۔

2 ... البدرُ المنیر، کتاب صلوۃ العیدین، 40/5

3 ... البدرُ المنیر، کتاب صلوۃ العیدین، 40/5

پوچھا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں اس رات کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک تہائی حصے میں اپنے نانا جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتا ہوں، اللہ پاک کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔)" ایک تہائی حصے میں اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتا ہوں اللہ پاک کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے "وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں)" اور آخری تہائی حصے میں اللہ پاک کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رکوع و سجود کرتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا طاؤس یمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ایسا کرنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ) سے سنا ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو نصف شعبان کی رات کو زندہ کرے گا (یعنی اس رات عبادت کرے گا) وہ مُقَرَّبِین میں لکھا جائے گا۔[1]

عظمتوں والی رات:

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا واثِلَہ بن اَسْقَع اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ایک جنگ میں شریک تھے، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے ابنِ اَسْقَع! آج کی رات چاند کتنا حسین اور منوّر ہے تو حضرت سیِّدُنا واثلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کے بیٹے! یہ

1 ... القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیه ... الخ، ص396

پندرہ شعبان کی رات ہے، یہ رات بڑی برکت اور عظمت والی ہے۔ اس رات میں رزق اور موت کے فیصلے ہوتے ہیں، گناہگاروں کے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس رات عبادت کروں گا (مگر جہاد میں شریک ہونے کی وجہ سے نہیں کر سکا)۔[1]

جہنم سے آزادی کا پروانہ:

ایک مرتبہ امیرُ الْمُومِنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہ شبِ براءت میں عبادت کر رہے تھے۔ سر اٹھایا تو ایک **"سبز پرچہ"** ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اس پر لکھا تھا "هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيْز" یعنی **"جہنم سے آزادی کا یہ پروانہ"** خدائے مالک و غالب کی طرف سے اس کے بندے عمر بن عبدُ العزیز کو عطا ہوا ہے۔[2]

شب براءت کا اہتمام فرمانے والے:

کئی بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم ایسے ہیں جو اس رات خوب اہتمام فرماتے، عمدہ لباس پہنتے، خوشبو لگاتے اور ساری رات عبادتِ الٰہی میں بسر کیا کرتے تھے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا خالد بن معدان، حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم شعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں رات اچھا لباس پہنتے، خوشبو سُلگاتے، سرمہ لگاتے اور رات مسجد میں جمع ہو کر عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا اسحاق بن

---

1 ... فتوح الشام، 90/1

2 ... تفسیر روح البیان، الدخان، 402/8

راہُوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اسی بات کی تائید کرتے ہیں اوراِس رات مسجدوں میں اکٹھے ہوکر نفلی عبادت کرنے سے متعلق فرماتے ہیں: ”یہ کوئی بدعت نہیں ہے۔“ اُن سے یہ بات حضرت سیّدُنا حَرْب کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نقل فرمائی ہے۔[1]

اُنتیس افضل راتیں:

عَارِف بِاللّٰہ شیخ عبدُالعزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:697ھ) فرماتے ہیں: سال کی راتوں میں افضل راتیں انتیس ہیں کہ سلف صالحین ان راتوں میں عبادت کرنا پسند کرتے اور فضل وکرم کے امید وار ہوتے تھے۔ ان اُنتیس راتوں میں شعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں رات بھی ہے۔ وہ اُنتیس راتیں یہ ہیں: رمضانُ المُبارک کے آخری عشرے کی دس راتیں اور اس کی سترہویں رات کہ جس کی صبح کو غزوۂ بدر تھا، ماہِ ذوالحجّہ کے پہلے عشرے کی دس راتیں، عیدُ الفطر کی رات، عیدُ الاَضْحیٰ کی رات، محرّمُ الحرام کی پہلی رات، عاشوراء (10 محرّمُ الحرام) کی رات، رجبُ المُرجّب کی پہلی، پندرہویں اور ستائیسویں رات جس میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کرائی گئی اور شعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں رات۔[2]

اہلِ مکّہ کے معمولات:

تیسری صدی ہجری کے بزرگ ابو عبدُاللہ محمد بن اسحاق مکی فاکہی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب شبِ براءت آتی تو اہلِ مکّہ مسجدِ حرام شریف میں آجاتے اور نماز

---

1 ... ماذافی شعبان، ص75

2 ... طهارة القلوب، الفصل الثانی عشر فی التقوی، ص126

ادا کرتے، طواف کرتے اور ساری رات جاگ کر صبح تک عبادت اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے، ان میں بعض لوگ 100 رکعت (نفل نماز) اس طرح ادا کرتے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے نیز اس رات زمزم شریف پیتے، اس سے غسل کرتے اور اسے اپنے مریضوں کے لئے محفوظ کرلیتے اور اِن اعمال کے ذریعے اس رات کی برکتیں سمیٹتے تھے۔[1]

حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن حجازی فشنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شبِ براءت میں عبادت کرنا مستحب ہے کیونکہ اس بارے میں احادیث آئی ہیں اور نماز مخصوص عدد معین کئے بغیر پڑھی جائے، تلاوتِ قرآن الگ الگ کی جائے، اللہ پاک کا ذکر، دعا، تسبیح و ثنا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام جماعت کے ساتھ یا تنہا تنہا پڑھا جائے۔ احادیثِ رسولُ اللہ پڑھنا سننا، درسِ قرآن پاک و مجلس شرحِ احادیثِ رسولُ اللہ منعقد کرنا، شبِ براءت کے فضائل بیان کرنا، ان مجالس میں حاضر ہونا اور سننا وغیرہ عبادات ہیں۔[2]

شبِ براءت کیسے گزاریں؟

مشہور مُفَسِّرِ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے کی پندرھویں رات جسے شبِ براءت کہتے ہیں بہت مبارک رات ہے۔ اس میں قبرستان جانا، وہاں فاتحہ پڑھنا سنّت ہے، اسی طرح بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہونا بھی

1... اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر عمل اھل مکۃ لیلۃ النصف ۔۔۔الخ، جزء:3، 84/2

2... ماذا فی شعبان، ص85۔ تحفۃ الاخوان فی قراءۃ المیعاد فی شھر رجب و شعبان، ص65

ثواب ہے اگر ہو سکے تو چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے رکھے۔ پندرھویں تاریخ کو حلوہ وغیرہ بزرگانِ دین کی فاتحہ پڑھ کر صدقہ وخیرات کرے اور پندرھویں رات کو ساری رات جاگ کر نفل پڑھے اور اس رات کو ہر مسلمان ایک دوسرے سے اپنے قصور معاف کرالیں، قرض وغیرہ ادا کریں کیونکہ بغض والے مسلمان کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تمام رات نہ جاگ سکے تو جس قدر ہو سکے عبادت کرے اور زیاراتِ قبور کرے (عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے) لہٰذا وہ صرف نوافل اور روزے ادا کریں۔ اگر اس رات کو سات پتے بیری کے پانی میں جوش دے کر غسل کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔[1]

اپنے مرحومین کو بھی یاد رکھئے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شبِ براءت میں اپنے اُن پیاروں کو بھی یاد رکھا جائے جو دنیا سے رُخصت ہو چکے ہیں۔ اپنے مرحومین کو یاد رکھنے بلکہ ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس رحمتوں اور مغفرتوں والی رات میں نیاز دلا کر اُن کے لئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا جائے۔

حضرت امام جلالُ الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 911ھ) فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب عید کا دن، (ذوالحجۃ کا) دسواں دن، ماہِ رجب کا پہلا جمعہ، نصف شعبان کی رات (یعنی شبِ براءت) اور جمعہ کی رات آتی ہے تو (مومن) مُردے اپنی قبروں سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے

1 ... اسلامی زندگی، ص134

ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم پر صدقہ کرکے رحم کرو اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ ہی ہو، کیونکہ ہم اس کے ضرورت مند ہیں۔ اگر وہ (صدقہ کی ہوئی) کوئی چیز نہیں پاتے تو حسرت سے واپس لوٹ جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبانُ المُعظم کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ شعبانُ المُعظم کی مُبارک ساعتوں بالخصوص شبِ براءت کو ذکر و اذکار اور نوافل کی ادائیگی میں گزاریں اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بڑی برکتیں حاصل ہوں گی۔

شبِ براءت میں 14 رکعت نوافل کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ براءت میں کھڑے ہوئے دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چودہ رکعات نماز ادا فرمائیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھ گئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چودہ مرتبہ سورۂ فاتحہ، چودہ مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، چودہ مرتبہ سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)، چودہ مرتبہ سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) اور ایک بار آیۃُ الکرسی اور یہ آیتِ مبارکہ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ) پڑھی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو کچھ کرتے دیکھا تھا اس کے بارے میں پوچھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس طرح

---

1 ... فتاوی رضویہ، 14 / 694۔ الدرر الحسان فی البعث و نعیم الجنان، ص33

عمل کرے گا جو تم نے دیکھا تو اس کے لئے بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب ہو گا اور اگر اس دن کی صبح وہ روزے کی حالت میں ہو تو اس کے لئے دو سال کے روزوں کا ثواب ہے ایک گزشتہ سال کے اور ایک آئندہ سال کے[1]۔[2]

نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں:

حضرت سیِّدُنا شیخ محمد غوث گوالیاری شَطّاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 970ھ) اپنی

---

1 …شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، 387/3، حدیث: 3841۔ مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، 49/3، 50

2 … امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 458ھ) امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: یوں لگتا ہے جیسے یہ روایت موضوع ہو حالانکہ منکر ہے کیونکہ اس کی سند میں عثمان بن سعید کی مثل مجہول راوی ہیں وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، 387/3) البتہ حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 1014ھ) یہ حدیثِ مبارکہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: کسی راوی کا مجہول ہونا اور روایت کے الفاظ کا منکر ہونا اُس روایت کے موضوع ہونے کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ مناسب یہ ہے کہ اس حدیثِ مبارکہ کو ضعیف قرار دیا جائے اور بالاتفاق فضائلِ اعمال میں حدیثِ ضعیف قابلِ عمل ہے، حالانکہ شبِ براءت میں مطلقاً نفل نماز پڑھنا تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحیح طُرُق سے ثابت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس گفتگو سے ماوراءُ النَّہر، خُراسان، روم، بیتُ المقدس اور ہندو غیرہ میں لوگوں کا جو معمول ہے اس کا جائز ہونا بھی واضح ہو گیا کیونکہ ابو طالب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قُوتُ القلوب میں اور امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے احیاءُ العلوم میں اور ان کے علاوہ دیگر بزرگوں نے جن نوافل کا بیان کیا ہے اس کے مطابق اُن لوگوں کا معمول ہے کہ سو رکعت یوں پڑھتے ہیں کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے ہیں اگرچہ خاص یہی نفل حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت نہیں مگر ان کی ادائیگی سے منع کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے اگرچہ انہیں مستقل بنیادوں پر ادا کیا جائے۔ (مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، 50/3 ملتقطا)

کتاب "جواہرِ خمسہ" میں فرماتے ہیں: جو شخص شعبان کے آخری جمعہ کو مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعت اس طرح پڑھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) دس مرتبہ اور سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) اور سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) ایک ایک بار پڑھے اس نماز کی برکت سے اگر اگلے دن مر گیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[1]

شعبانُ المعظم کی شبِ جمعہ کے نوافل:

مُحِبِّ اعلیٰ حضرت حضرت شاہ محمد رکنُ الدّین مُجَدِّدی قادری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه (وفات: 1355ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی شعبان کے ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں تیس بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پڑھے تو اس نے حج اور عمرہ کا ثواب پایا۔[2]

آیئے! اب خاص طور پر شبِ براءت میں پڑھے جانے والے چند نوافل اور اَوْراد و وظائف کے فضائل مُلاحظہ کیجئے:

جنت کی خوشخبری:

حضرت علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه (وفات: 1241ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی شبِ براءت میں سو رکعت پڑھے گا تو اللہ کریم اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا، جن میں سے تیس فرشتے اسے جنت کی بشارت دیں گے، تیس عذابِ نار سے بچائیں

1...جواہر خمسہ، ص ۲۵

2...رکن دین، ص 167 بتغیر قلیل

گے، تیس اس سے دنیوی آفتیں دور کریں گے اور دس فرشتے اس سے شیطان کے مکر و فریب دور کریں گے۔[1]

ستر مرتبہ نگاہِ کرم:

عارف باللہ شیخ ضیاءُ الدین عبدُالعزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:697ھ) انہی نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں: اس رات (یعنی شبِ براءت میں) سلف صالحین سو رکعت نماز اس طرح ادا کرتے تھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دس مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) پڑھتے۔ حضرت سیّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے تیس صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم نے حدیث بیان فرمائی کہ جس نے یہ نماز پڑھی اللہ پاک اس کی طرف ستر مرتبہ نگاہِ کرم فرماتا ہے اور ہر نگاہِ کرم کے بدلے اس کی ستر حاجات پوری فرماتا ہے ان میں سے سب سے ادنیٰ حاجت اس کی مغفرت ہے۔[2]

مغرب کے بعد چھ نوافل:

حضرت علامہ سیّد محمد مرتضیٰ زَبیدی حسینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1205ھ) شعبانُ المعظم کے 6 نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں: شبِ براءت کی عبادت سے متعلق دورِ اسلاف سے لے کر اب تک صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا یہ معمول چلا آرہا ہے کہ اس رات نمازِ مغرب کے بعد 6 رکعتیں دو دو کر کے ادا کی جائیں، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور چھ بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔ ہر دو رکعات کے بعد ایک بار

1... حاشیۃ الصاوی، الدخان، تحت الایۃ:2، 1908/5

2... طھارۃ القلوب، الفصل الثالث عشر فی التشمیر۔۔۔الخ، ص136

سورۂ یٰس اور دعائے نصف شعبان پڑھی جائے۔ پہلی دو کے ذریعے اللہ پاک سے عمر میں برکت، دوسری دو کے ذریعے رزق میں برکت اور تیسری دو رکعات کے ذریعے اچھے خاتمہ کا سوال کیا جائے۔ اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم نے ذکر فرمایا ہے کہ جو اس طریقے کے مطابق یہ نوافل ادا کرے گا اس کی مذکورہ حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ مزید فرماتے ہیں: یہ معمولاتِ مشائخ میں سے ہے۔[1]

امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"آقا کا مہینا"** میں فرماتے ہیں: یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے سورۂ یٰس شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دَوران زبان سے یٰس شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قرآنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ ہر بار یٰس شریف کے بعد **"دُعائے نصف شعبان"** بھی پڑھئے۔[2]

دُعائے نصف شعبانُ المعظم:

مفتیِ مالکیہ حضرت شیخ سالم بن محمد سنہوری مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ (وفات: 945ھ) فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے مروی ہے کہ جو بندہ یہ

1 . . . اتحاف السادة المتقین، کتاب اسرار الصلوة ومهماتها، الباب السابع من نوافل من الصلوات، القسم الثالث۔۔۔الخ، 708/3

2 . . . آقا کا مہینا، ص 15

دعا مانگے گا اس کے رزق میں وسعت کر دی جائے گی:

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یَمُنُّ عَلَیْهِ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، یَا ذَا الطَّوْلِ وَ الْاِنْعَامِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، ظَهْرُ اللَّاجِیْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَمَأْمَنُ الْخَائِفِیْنَ، اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا فَامْحُ عَنِّیْ اِسْمَ الشَّقَاوَةِ، وَ اَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ سَعِیْدًا، وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ مَحْرُوْمًا مُقَتَّرًا عَلَیَّ رِزْقِیْ فَامْحُ حِرْمَانِیْ وَیَسِّرْ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ سَعِیْدًا مُوَفَّقًا لِلْخَیْرَاتِ، فَاِنَّكَ تَقُوْلُ فِیْ کِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ ﴿یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۚۖ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾﴾ (پ13، الرعد:39)[1]

اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ، الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْهَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَیُبْرَمُ، نَسْاَلُكَ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ، وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔[2]

ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے:

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1014ھ) فرماتے ہیں: شبِ براءت میں سورۂ دُخان پڑھنا مستحب ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رات میں حٰمٓ الدُّخان کی

1 ...مصنف ابن ابي شيبه، 85/7 بتغير قليل

2 ...الكشف والبيان عن فضائل ليلة النصف من شعبان، ص 27 واللفظ له، نعت البدايات، ص 197 بتغير

تلاوت کرے گا تو وہ صبح اس حال میں کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔[1]

شبِ براءت میں اسلاف کی دعا:

اکثر اسلافِ کرام جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب، حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود اور ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم سے ثابت ہے کہ وہ یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَامْحُهُ وَاكْتُبْنَا سُعَدَاءَ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّكَ تَمْحُوا مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ۔[2]

حضرت علامہ سیِّد محمد بن علوی مالکی مکی حسینی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات: 1391ھ) فرماتے ہیں: سلف صالحین سے ایسی دعائے ماثورہ ثابت ہیں جو شبِ براءت کے ساتھ خاص تو نہیں ہیں، مگر بعض عارفین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم نے ان دُعاؤں کو اس رات میں پڑھنا اچھا قرار دیا ہے۔ ان دعاؤں میں سے یہ دعائے لیلۃُ القدر بھی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔[3]

---

1 ... مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، 3/52

2 ... ترجمہ: اے اللہ! اگر تو نے ہمیں بدبخت لکھا ہے تو تو اسے مٹا دے اور ہمیں سعادت مند لکھ دے اور اگر تو نے ہمیں سعادت مند لکھا ہے تو اسے ثابت رکھ، بے شک جو تو چاہتا ہے اسے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس ام الکتاب ہے۔ (مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، 3/51)

3 ... ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنا پسند فرماتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ دعائے لیلۃُ القدر ہے مگر شبِ براءت اس رات کے بعد سب سے افضل ہے۔[1]

دعائے آدم عَلَیْہِ السَّلَام:

شبِ براءت میں حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا مانگنا بھی بہتر ہے۔ حضرت ابو بَرْزَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے تو ایک ہفتے تک بیتُ اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں پھر یہ دُعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَایُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ۔[2]

پھر اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی نازل فرمائی: اے آدم! تو نے مجھ سے

فرمادے۔ اے اللہ! میں تجھ سے بخشش، پناہ میں رکھنے والی اور دین و دنیا اور آخرت میں باقی رہنے والی بخشش کا سوال کرتا ہوں۔

1 ... ماذا فی شعبان، ص108

2 ... ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت قبول فرما، تو میری حاجت سے باخبر ہے میری حاجت پوری فرما اور تو میرے دل کی بات جانتا ہے میرے گناہ بخش دے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ایمان جو میرے دل کو چھو جائے اور یقینِ صادق کا سوال کرتا ہوں یہاں تک کہ میں جان لوں کہ نہیں پہنچے گی مجھے کوئی بھلائی یا برائی مگر وہی جو تو نے میرے لئے لکھی دی ہے اور مجھے اپنے فیصلے پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔

عمدہ دعا مانگی ہے لہٰذا میں نے تیری دعا قبول کی اور تیرے بعد تیری اولاد میں سے جو بھی اس دعا کے ساتھ مجھے پکارے گا میں ضرور اس کی دعا قبول کروں گا، اس کے گناہ بخش دوں گا، اس کے دکھ درد دور کردوں گا، میں اس کے لئے ہر تاجر سے بڑھ کر تجارت کروں گا، اس کی طرف دنیا رغبت کرتے ہوئے آئے گی اگرچہ وہ دُنیا کا ارادہ نہ کرے۔[1]

دعائے غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

حضرت سیّدنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف بھی ایک دُعا منسوب ہے اور اسے بھی شبِ براءت وغیرہ میں پڑھنا اچھا ہے۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَذِ اطَّلَعْتَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ عَلٰی خَلْقِكَ، فَعُدْ عَلَیْنَا بِمَنِّكَ وَعِتْقِكَ وَقَدِّرْ لَنَا مِنْ فَضْلِكَ وَاسِعَ رِزْقِكَ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّقُوْمُ لَكَ فِیْھَا بِبَعْضِ حَقِّكَ، اَللّٰھُمَّ مَنْ قَضَیْتَ فِیْھَا بِوَفَاتِہٖ فَاقْضِ مَعَ ذٰلِكَ لَہٗ رَحْمَتَكَ، وَمَنْ قَدَّرْتَ طُوْلَ حَیَاتِہٖ فَاجْعَلْ لَہٗ مَعَ ذٰلِكَ نِعْمَتَكَ، وَبَلِّغْنَا مَالَا تَبْلُغُ الْاٰمَالُ اِلَیْہِ، یَاخَیْرَ مَنْ وَقَفَتِ الْاَقْدَامُ بَیْنَ یَدَیْہِ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ، وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ[2]

1... ماذا فی شعبان، ص108

2... ترجمہ: اے اللہ! جب تو اپنی مخلوق پر شعبان کی پندرھویں رات خاص تجلی فرمائے تو ہمارے لئے اپنی طرف سے انعام اور آزادی لکھ دے اور اپنے فضل سے ہمارے لئے وسیع رزق مقرر فرمادے اور ہمیں ان لوگوں میں کردے جو اس رات تیرے کچھ حق کی ادائیگی کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ اے اللہ! تو اس رات جس کی وفات کا فیصلہ فرمائے تو موت کے ساتھ اس کے لئے

صلاۃُ التسبیح کی اہمیت و فضیلت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زہے نصیب کہ شبِ براءت میں دیگر عبادات و نوافل کے ساتھ ساتھ صلاۃُ التسبیح کے نفل بھی ادا کر لئے جائیں جیسا کہ حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:1014ھ) فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ شبِ براءت میں صلاۃُ التسبیح بھی ادا کر لی جائے کیونکہ یہ کسی شک و شبہ کے بغیر صحیح طور پر ثابت ہے۔[1] آیئے! اس نماز کی اہمیت و فضیلت ملاحظہ کیجئے:

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو صلاۃُ التسبیح کا تفصیلی طریقہ بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میرے چچا جان! اگر روزانہ یہ نماز ادا کر سکیں تو ضرور کریں، اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو اور اگر ایسا بھی نہ کر سکیں تو ہر مہینے ادا کر لیا کریں، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ ادا کر لیا کریں اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زندگی میں ایک مرتبہ ادا کر لیں۔[2]

اپنی رحمت کا بھی فیصلہ فرما، جس کے لئے تو لمبی زندگی مقدر کر دے تو ساتھ ہی اس کے نصیب میں اپنی نعمتیں کر دے اور ہمیں وہ انعام و اکرام عطا فرما جس کی امید و توقع نہیں کی جا سکتی۔ اے ان سب سے بہتر جن کے آگے لوگ کھڑے ہوتے ہیں! اے تمام جہانوں کے پالنے والے! ہم پر رحم فرما اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام آل و اصحاب پر درود نازل فرما۔ (ماذا فی شعبان، ص109)

1 ... مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، 51/3

2 ... ابو داؤد، کتاب التطوع، باب صلوۃ التسبیح، 44/2، حدیث: 1297

صلاۃُ التسبیح کا طریقہ:

امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ”مدنی پنج سورہ“ میں نقل فرماتے ہیں: اِس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثَناء پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ پھر اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدے میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بار پڑھے یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہو گی۔ (1)

صلاۃُ التسبیح کے بارے میں بزرگوں کے اقوال:

❀ حضرت علامہ محمد بن علی طُولُون دِمَشْقِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 953ھ) صلوۃُ التسبیح

1 ... مدنی پنج سورہ، ص279۔ بہار شریعت، حصہ 4، 1/ 683

کے بارے میں اپنے رسالے "اَلتَّرْشِیْحُ لِبَیَانِ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْح" میں بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے معمولات و اقوال یوں بیان فرماتے ہیں: حضرت امام ابو مالک عُقَیْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: میں حضرت سَیِّدُنا ابُو الْجَوْزَاء اَوس بن عبدُ اللہ بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ تھا جو کہ اپنی قوم میں امامت فرمایا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مُؤذّن سے فرمایا: جب تم اذان دو تو میرے نماز ادا کرنے سے پہلے نماز قائم نہ کرنا، کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں ان کے ساتھ تھا تو انہوں نے ظہر کی نماز سے پہلے صلٰوۃُ التسبیح کی چار رکعات ادا فرمائیں۔[1]

❀ حضرت امام عبدُ العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو جنت کا ارادہ رکھتا ہے وہ صلٰوۃُ التسبیح لازمی پڑھا کرے۔[2]

❀ حضرت امام ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت عبدُ اللہ بن مبارک اور ان کے علاوہ کئی علمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے صلٰوۃُ التسبیح کے متعلق روایات بیان کی ہیں اور اس کے فضائل بھی ذکر کئے ہیں۔[3]

❀ خاتمُ المجتہدین نَجْمُ الحقِّ والدّین عزمینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: صلٰوۃُ التسبیح کو ثقہ (معتمد) راویوں نے بیان کیا ہے، یہ برکت والی نماز ہے، اس میں ثوابِ عظیم اور زیادہ نفع ہے۔[4]

❀ حضرت امام بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1... الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح، ص41

2... الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح، ص33

3... الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح، ص33

4... الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح، ص27

عَلَیْہ اسے ادا کرتے تھے اور یہ نماز بعض صالحین در صالحین رواج پاتی رہی۔[1]

❀ بعض عارفین نے ایک بار رات اور ایک بار دن میں صلوۃُ التسبیح پڑھنے کو مستحب قرار دیا۔[2]

❀ حضرت امام ابو عثمان الحَیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مصیبتوں اور غموں سے نجات کے لئے صلوۃُ التسبیح کی مثل کوئی اور چیز نہیں دیکھی۔[3]

اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس شعبان المعظم میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
شہزادیِ رسول حضرت سیدتنا اُمِّ کُلثوم	شعبان 9ھ	
حضرت سیِّدتنا اُمِّ ایمن برکۃ بنت ثعلبہ حبشیہ	شعبان یا رمضان 10ھ یا محرم 23ھ	
اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدتنا حفصہ بنت عمر بن خطاب	شعبان 45ھ	جنّتُ البقیع، مدینہ منورہ
حضرت سیِّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	2 شعبان 150ھ	بغداد، عراق
شیخُ الاسلام حضرت سیِّدنا امام لیث بن سعد مصری	15 شعبان 175ھ	قَرافہ صُغریٰ، شارع امام لیث، قاہرہ، مصر
کروڑوں شافعیوں کے امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس ہاشمی شافعی	یکم شعبان 204ھ	قاہرہ، مصر
قاضی محمد بن سَماعہ تمیمی حنفی	شعبان 233ھ	
سلطانُ العارِفین حضرت سیِّدنا بایزید طَیفور بِسطامی	15 شعبان 261ھ	بِسطام، صوبہ سِمنان، ایران
امامُ الحنفیہ، حضرت سیِّدنا ابوالحسن عبیدُاللہ کرخی	15 شعبان 340ھ	بغداد، عراق
شیخُ المشائخ حضرت حافظ ابوعبدالرحمٰن محمد سُلَمی محدث نیشاپوری	3 شعبان 412ھ	نیشاپور، صوبہ خراسان، ایران
حضرت سیِّدنا ابوالفرج محمد یوسف طَرطوسی	3 شعبان 447ھ	طرطوس، شام
امام حَسن بن محمد صَغانی حَنفی لاہوری	19 شعبان 650ھ	بغداد، عراق

1... الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح، ص32

2... الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح، ص60

3... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ الخ، الباب السابع، القسم الرابع۔۔۔الخ، 794/3

ولی شہیر حضرت لعل شہباز قلندر حافظ سیّد محمد عثمان مَرْوَنْدی سہروردی	21 شعبان 673ھ	سہون، ضلع جامشورو، سندھ، پاکستان
ابن الکتاب حضرت علّامہ جمالُ الدّین محمد بن مکرم ابن منظور افریقی	شعبان 711ھ	قاہرہ، مصر
حضرت سید ابو الحسن موسیٰ پاک شہید قادری ملتانی	23 شعبان 1001ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان، پاکستان
حضرتِ ایشاں، پیر سیّد خاوند محمود بخاری نقشبندی	12 شعبان 1052ھ	مرکز الاولیاء لاہور، پاکستان
سیّد الاولیا حضرت سیّد محمد کالپوی ترمذی قادِری	26 شعبان 1071ھ	کالپی، یوپی، ہند
استاذ صاحبِ درِّ مختار حضرت سیّدنا محمد محاسنی آفندی دمشقی حنفی	شعبان 1072ھ	بابِ فرادیس، شام
قاضیِ کشمیر حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی شطاری	8 شعبان 1088ھ	گُلہار (مضافاتِ کوٹلی) کشمیر
قطبِ شام حضرت امام عبد الغنی نابُلسی حنفی	24 شعبان 1143ھ	صالحیہ دمشق، شام
امام الاولیا پیر سیّد محمد راشد شاہ رَوضے دَھنی	یکم شعبان 1233ھ	پیر جو گوٹھ، خیر پور میرس، سندھ، پاکستان
ولیِ کامل پیر سیّد جماعت علی شاہ لاثانی نقشبندی	16 شعبان 1358ھ	علی پور سیداں، ضلع نارووال، پاکستان
استاذُ العلما حضرت علامہ مفتی محمد رحیم بخش آروی رَضوی	8 شعبان 1344ھ	آرہ، ضلع شاہ آباد، بہار، ہند
استاذُ العلما مفتی عبد الکریم دَرْس اَزْہری قادِری	19 شعبان 1344ھ	بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
مفتی محمد عُمَرُ الدّین ہزاروی	14 شعبان 1349ھ	کوٹ نجیبُ اللہ، KPK، پاکستان
سلطان الواعظین حضرت علامہ مولانا محمد عبدُ الاَحد مُحدِّث پیلی بھیتی	13 شعبان 1352ھ	گنج مراد آباد، ضلع اناؤ، ہند
برادرِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد رضا خان نوری رَضوی	21 شعبان 1358ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
مُدَرِّسِ حَرَم، مفتیِ مالکیہ شیخ محمد علی مالکی مکی	28 شعبان 1367ھ	طائف
خطیبُ العُلَماء حضرت مولانا نذیر احمد خُجَندی	6 شعبان 1368ھ	جنۃ البقیع، مدینہ منورہ
مُفسّرِ قراٰن حضرت علامہ سیّد ابوالحسنات محمد احمد قادِری اَشْرَفی	2 شعبان 1380ھ	مرکز الاولیا لاہور، پاکستان
محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی	یکم شعبان 1382ھ	سردار آباد (فیصل آباد) پاکستان
حضرت مولانا سید حسین علی رَضوی اجمیری	22 شعبان 1387ھ	اناساگر گھاٹی، اجمیر، راجستھان، ہند
خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ غلام رسول رَضوی	27 شعبان 1422ھ	سردار آباد (فیصل آباد) پاکستان
شرفِ ملت حضرت علّامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	18 شعبان 1428ھ	مرکز الاولیاء لاہور، پاکستان
نواسہ مفتی اعظم ہند، قمرِ ملّت، حضرت مولانا ڈاکٹر قمر رضا خاں	5 شعبان 1433ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی		
ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سال 2017، 2018 کے شعبان المعظم کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔		

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت:

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُود پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔[1]

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بِساط　　　المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تمام مہینوں کا سردار:

اسلامی سال کا نواں مہینا رمضانُ المبارک ہے اس کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے۔ یہ بڑی عظمت وشان والا ہے۔ اس کی ہر گھڑی رَحمت بھری ہے، اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمضان ہی ہو۔[3]

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: سَیِّدُ الشُّهُوْرِ رَمَضَانُ، وَ

1 ... جامع صغیر، حرف الزاء، ص280، حدیث: 4580

2 ... حدائقِ بخشش، ص267

3 ... ابنِ خُزَیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر تزیین الجنة...الخ، 190/3، حدیث: 1886

سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یعنی تمام مہینوں کا سردار رَمَضان ہے اور تمام دِنوں کا سردار جمعہ کا دِن ہے۔[1]

ماہِ رمضان کی خصوصیات:

اس مہینے کی خُصُوصِیّات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مہینوں میں سے صرف رَمَضانُ المبارک کا نام قرآنِ کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس مہینے کی عظمت و شان کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قُرآنِ کریم بھی اسی مہینے میں نازِل ہوا۔ چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ (پ2، البقرۃ:185)

ترجَمۂ کنز الایمان: رَمَضان کا مہینہ، جس میں قُرآن اُترا، لوگوں کے لئے ہِدایت اور رہنُمائی اور فیصلہ کی رُوشن باتیں۔

آسمانی کتابوں کے نُزول کا مہینا:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر صحیفے رمضانُ المبارک کی پہلی رات نازل ہوئے۔ تورات شریف رمضانُ المبارک کی ساتویں، انجیل شریف چودھویں جبکہ قرآنِ کریم پچیسویں رات نازل ہوا۔[2] زبور شریف رمضانُ المبارک کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔[3]

تجھ پہ صدقے جاؤں رمضاں! تو عظیمُ الشان ہے
تجھ میں نازل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

1... معجم کبیر، خطبۃ ابن مسعود ومن کلامہ، 205/9، حدیث: 9000

2... مسند امام احمد، مسند الشامیین، 44/6، حدیث: 16981

3... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، فی القرآن متی نزل، 528/15، حدیث: 30817 ملتقطا

”رمضان“ کہنے کی وجہ:

رمضان ”رَمْضٌ“ سے بنا ہے جس کے معنٰی ہیں: ”گرمی سے جلنا“۔ قدیم عربوں سے جب مہینوں کے نام نقل کئے گئے تو اس وقت جس قسم کا موسم تھا اسی کے مطابق مہینوں کے نام رکھ دیئے گئے اتفاق سے اس وقت رمضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے اس کا نام ”رمضان“ رکھ دیا گیا۔ (1)

حضرت علامہ سراجُ الدین عمر بن علی المعروف ابنِ مُلَقِّن شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 804ھ) نقل فرماتے ہیں: رمضان ”رَمْضٌ“ سے ماخوذ ہے اور رَمْض موسِمِ خَرِیف (خزاں) کی بارِش کو کہتے ہیں۔ اس مہینے کو ”رمضان“ کا نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ جسم کو گناہوں سے مکمل طور پر صاف ستھرا اور دل کو خوب پاک کر دیتا ہے۔ (2)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح بھٹی گندے لوہے کو صاف کرتی ہے اور صاف لوہے کو پرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو محبوب کے پہننے کے لائق بنا دیتی ہے اسی طرح روزہ گنہگاروں کے گُناہ معاف کراتا ہے نیک کار کے درجے بڑھاتا ہے اور قُربِ الٰہی زیادہ کرتا ہے اس لیے اسے رمضان کہتے ہیں۔ (3)

اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تَپِش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے اِس لئے بھی اِسے رَمَضان کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: نَبِیِّ کریم، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اِس مہینے کا نام رَمَضان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ

1 ...النھایۃ لابن الاثیر، باب الراء مع المیم، 240/2

2 ...حدائق الاولیاء، مجلس فی قولہ تعالی: شھر رمضان...الخ، 596/2

3 ...مراٰۃ المناجیح، 3/133 ماخوذا

گناہوں کو جلا دیتا ہے۔[1]

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام جھوم جاؤ مُجرمو! رمضاں مَہِ غُفران ہے[2]

رمضانُ المبارک کے نام:

حضرت سیِّدُنا شیخ شہابُ الدین احمد بن حجازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:978ھ) نے ماہِ رمضان کے دو اور نام بھی ذکر کئے ہیں: (1) ماہِ صبر (2) ماہِ مُوَاسات۔[3] حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کے علاوہ اس کا نام "ماہِ وُسعَتِ رِزْق" بھی ذکر فرمایا ہے۔[4]

رمضان رحمتوں کی کان:

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقت میں عبادت ہوتی ہے مثلاً بَقر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحرَّم کی دَسویں تاریخ اَفضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تَراوِیح کا اِنتِظار عِبادت، تَراوِیح پڑھ کر سحری کے اِنتِظار میں سونا عبادت، پھر سحری کھانا بھی عبادت اَلغَرَض ہر آن میں ربِّ کریم کی شان نظر آتی ہے۔[5] اس ماہِ مُبارک کے روزے

1...کنز العمال، کتاب الصوم، باب فی صوم، جزء:8، 217/4، حدیث:23683

2...وسائلِ بخشش مرمّم، ص706

3...تحفۃ الاخوان، ص94 ملخصاً

4... تفسیر نعیمی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:185، 208/2

5... تفسیر نعیمی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:185، 208/2

رکھنے والوں کی دعاؤں پر فرشتے آمین کہتے ہیں اور مچھلیاں روزہ داروں کے لئے استغفار کرتی ہیں۔[1]

بخشش کا مہینا:

مشہور مُحدِّث علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جَوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات:597ھ) فرماتے ہیں: بارہ مہینوں کی مثال حضرت سیّدنا یعقوب عَلَیۡہِ السَّلَام کے بارہ بیٹوں کی طرح ہے جس طرح یعقوب عَلَیۡہِ السَّلَام کو بیٹوں میں یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام سب سے زیادہ محبوب تھے اسی طرح ماہِ رمضان ربِّ کریم کو دیگر مہینوں سے زیادہ محبوب ہے، اس ماہِ مقدس کا مقام و مرتبہ دوسروں کی نسبت بارگاہِ الٰہی میں زیادہ ہے۔ جس طرح اللہ پاک نے یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام کی دُعا کی بَرَکت سے ان کے بھائیوں کی خطا کو بخش دیا اسی طرح ربِّ کریم رَمضان کی بَرَکت سے گیارہ مہینوں کے گُناہ بخش دیتا ہے۔[2]

رمضان نہیں بلکہ ماہِ رمضان کہو:

مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں: رَمَضَان رحمٰن کی طرح اللہ کا نام ہے، چونکہ اِس مہینہ میں دِن رات ربِّ کریم کی عِبادت کی جاتی ہے۔ لہٰذا اِسے شَھرِ رَمضان یعنی اللہ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔[3] حضرت سیّدُنا امام مجاہد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرمایا کرتے تھے: رمضان نہ کہو، بلکہ ماہِ رمضان کہو کیونکہ یہ اللہ پاک

---

1 ... الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی صیام رمضان ... الخ، 55/2، حدیث:6

2 ... بستان الواعظین، ص 210 ملخصاً

3 ... تفسیر نعیمی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:185، 208/2

کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہی وہ بابَرَکت مہینا ہے جس کے لئے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خصوصی دعا فرمایا کرتے۔

اِستقبالِ رَمضان اور خُطبہ محبوبِ رحمٰن:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شعبان کے آخِری دن خُطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا اور جس نے اس میں فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بھلائی کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کرائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغفرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اِس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا اور روزہ دار کے اَجر میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ ہم نے عرض کی! یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک یہ ثواب تو اُس شخص کو بھی عطا فرمائے گا

1 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الزکاۃ، بیان دقائق الآداب الباطنۃ فی الزکاۃ، 289/1

جو ایک کھجور، ایک گھونٹ پانی یا دودھ کے ایک گھونٹ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے کہ جس کا اول (اِبتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (درمیانی 10 دن) مغفرت اور آخر (آخِری 10 دن) جہنم سے آزادی ہے، جو اپنے غُلام (ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے اللہ کریم اُسے بخش دے گا اور اسے جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ پاک اس شخص کو میرے حوض سے ایک ایسا گھونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔ اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے ربِّ کریم کو راضی کرلوگے، وہ دو باتیں یہ ہیں: (1) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دینا (2) اِستِغْفَار کرنا اور وہ دو باتیں جن سے تم بے نیاز نہیں وہ یہ ہیں: (1) اللہ پاک سے جنّت طَلَب کرنا (2) جہنم سے پناہ طَلَب کرنا۔[1]

آگیا رَمَضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دِن تیس کا مہمان ہے[2]

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! بیان کردہ حدیثِ مبارکہ میں ماہِ رمضان کی برکتوں اور عظمتوں کا ذکر ہے لہٰذا اس ماہِ مقدس میں کلمہ شریف کی کثرت، خوب استغفار اور دعائیں کرکے ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مہینے کی آمد پر دعا کیا کرتے اور بزرگانِ دین

---

1 ...ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شهر رمضان...الخ، 3/191، حدیث: 1887

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص705

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا بھی یہی طریقہ رہا ہے، چنانچہ

رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی دعا:

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ جب ماہِ رمضان کا چاند نظر آتا تو نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبلہ کی طرف منہ کرکے یوں دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاَمَانَۃِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ الْمُجَلِّلَۃِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلَاۃِ وَالصِّیَامِ وَالْقِیَامِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ، اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْہُ مِنَّا حَتّٰی یَنْقَضِیَ وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا وَعَفَوْتَ عَنَّا۔(1)

آمدِ رمضان پر یہ دُعا مانگتے:

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ رمضانُ المبارک کی آمد پر یوں دعا مانگا کرتے تھے: **اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ لِیْ رَمَضَانَ وَتَسَلَّمْہُ مِنِّیْ مُتَقَبَّلًا۔**(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ترجمہ: اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن وامان، سلامتی، مکمل عافیت اور بیماریوں سے حفاظت کا ذریعہ بنا اور نماز، روزے، عبادت اور تلاوتِ قرآن پر مدد کا سبب بنا۔ اے ربِّ کریم! ہمیں رمضان کی وجہ سے سلامتی عطا فرما (یعنی اسے ہمارے لئے سلامتی والا بنا) اور اسے ہم سے سلامتی عطا فرما یہاں تک کہ جب یہ رخصت ہو تو تیری مغفرت ورحمت اور عفو ودرگزر ہمارا یقینی مقدر بن چکا ہو۔
(کنز العمال، کتاب الصوم، فصل فی فضلہ وفضل رمضان، جز:8، 270/4، حدیث:24286)

2 ... ترجمہ: اے اللہ! مجھے رمضانُ المبارک کے لئے اور اسے میرے لئے سلامت رکھ اور اس میں کی جانے والی میری عبادات قبول فرما۔ (حلیۃ الاولیاء، یحیی بن ابی کثیر، 81/3، رقم:3250)

رمضانُ المبارک کیسے گزاریں؟

ماہِ رمضان کے روزے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک میں سب سے افضل عبادت روزہ ہے، روزہ بہت قدیم عبادت ہے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لیکر تمام شریعتوں میں روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں اور ہم پر رمضانُ المبارک کے روزے فرض کئے گئے ہیں، چنانچہ پارہ 2 سورۂ بقرہ، آیت نمبر 183 ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ۝۱۸۳ (پ2، البقرۃ:183)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ رمضان شریف کے روزے فرض ہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں ماہِ رمضان کے روزوں کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں، دو احادیثِ مُبارکہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

(1) رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جو مسلمان ثواب کی امید پر رمضان کے روزے رکھے اس کے گُزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ [1]

(2) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے اس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے

---

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا۔۔۔الخ، 1/626، حدیث: 1901 ملتقطا

ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ماہِ رَمضان اوراس کے روزے ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے جس پر ہم اُس کا جس قدر شکر ادا کریں وہ کم، کم اور کم ہے، یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینوں میں اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہگاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگراِس ماہِ مُبارک کی اِبتدا سے اِنتہا تک مغفرت ورِضوان کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، روزہ داروں کی ہر ہر لمحے نیکیاں بڑھتی رہتی ہیں اور ان کا ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے اور روزہ داروں کی دعائیں رب کریم کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں، چنانچہ

حُضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار کی ایک دعا مقبول ہوتی ہے (اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو تو رمضان کی ہر رات) جب روزہ دار افطار کرے تو یہ کہے: یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ یعنی اے وسیع مغفرت والے! میری مغفرت فرما۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ماہِ رَمضان کے روزے پابندی سے رکھ کر رحمتِ الٰہی کے مستحق بنیں۔

روزہ دارو! جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خدا ۔۔۔ خُلد میں ہو گا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے
دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو ۔۔۔ جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

---

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، 625/1، حدیث: 1896

2 ... مسند شھاب، باب ان لکل صائم دعوۃ، 2/ 128، حدیث: 1031۔ابن ماجه، کتاب الصوم، باب في الصائم لاترد دعوته، 350/2، حدیث: 1753

افطار کی سنّت:

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے، افطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے نہ سائرن کا انتظار کیجئے نہ اذان کا، فوراً کوئی چیز کھا یا پی لیجئے مگر کھجور یا gg {یا پانی سے افطار کرنا سنت مبارکہ ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے، سوال: روزہ افطار کرنا کس چیز سے مسنون (سنّت) ہے۔ جواب: خرمائے تر (یعنی کھجور) اور نہ ہو تو خشک (چھوارا) اور نہ ہو تو پانی۔[1]

افطار کی دعا:

افطار کر لینے کے بعد مثلاً کھجور کھا کر یا تھوڑا سا پانی پی لینے کے بعد سنّت پر عمل کی نیت سے نیچے دی ہوئی دعا بھی پڑھئے کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃً مَّا تُرَدُّ یعنی بے شک روزہ دار کے لیے اِفطار کے وَقت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو رَد نہیں کی جاتی۔[2]

حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَوقتِ اِفطار یہ دُعاء پڑھتے: **اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ**۔[3]

ایک روایت میں یہ دعا ہے: **ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ**۔[4]

1... فتاوی رضویہ، 10/ 628-629

2... الترغیب والترھیب، 2/53، حدیث: 29

3... ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزق سے اِفطار کیا۔ (ابوداؤد، کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، 2/447، حدیث: 2358)

4... ترجمہ: پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب بھی ملے گا۔ (ابوداؤد، کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، 2/447، حدیث: 2357)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اے علی! جب تم رمضان کے مہینے میں روزہ رکھو تو افطار کے بعد یہ دعا پڑھو: ”**اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ**[1]“ تو تمہارے لئے تمام روزہ داروں کی مثل اجر لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔[2]

تراویح کی اہمیت و فضیلت:

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اِس مہینے کی خُصُوصی عبادت ”نمازِ تَراوِیح“ بھی ہے۔ صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نمازِ تراویح پر خلفائے راشِدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم نے مُداوَمَت (یعنی ہمیشگی) فرمائی اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے کہ ”میری سُنَّت اور سُنَّتِ خلفائے راشِدین کو اپنے اوپر لازِم سمجھو۔[3] اور خود حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بھی تَراوِیح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔[4]

یاد رکھئے! جمہور ائمہ کا مذہب یہی ہے کہ تَراوِیح کی 20 رَکعتیں ہیں۔[5] اور یہی حدیث سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

---

1 ... ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رِزق سے روزہ اِفطار کیا۔

2 ... بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، 527/1، حدیث: 469

3 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنۃ... الخ، 308/4، حدیث: 2685

4 ... بہار شریعت، 1/ 688، حصہ 4

5 ... رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، 599/2

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّ الْوِتْر یعنی نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضَانُ المبارک میں 20 رکعت (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔[1]

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا اپنے دورِ خلافت میں 20 رکعت تَراویح کی جماعت کو رائج فرمانا، صحابہ و تابعین، ائمۂ مجتہدین اور ائمۂ محدثین کا 20 رَکعت تَراویح پر ہمیشہ عمل کرنا اور 20 سے کم پر راضی نہ ہونا اس بات کی تائید کرتا ہے کہ تراویح 20 رکعت ہیں۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ رَمَضَانُ الْمبارک میں روزوں کے ساتھ ساتھ نمازِ تراویح ادا کر کے بے شمار اجر و ثواب کمائیں۔ عارِف باللہ شیخ ضیاءُالدین عبدالعزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 697ھ) فرماتے ہیں: جو ماہِ رمضان میں رات کو قیام نہیں کرتا اسے دن میں اپنے آپ پر رونا چاہیے۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ خوش نصیب عاشقانِ رسول پورا مہینا پابندی سے اس سنّت کو ادا کرتے ہیں اور رَحمتِ الٰہی کی بارش میں نہاتے ہیں کیونکہ رَمَضان میں رات کو قیام (یعنی تراویح ادا) کرنے کے بے شمار فضائل ہیں، چنانچہ

صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں:

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رَمضان میں ایمان کے ساتھ اور طلبِ ثواب کے لیے قیام کرے، تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[3]

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب کم یصلی فی رمضان ... الخ، 2/286، حدیث: 13

2 ... طهارة القلوب، ص 172

3 ... مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الترغیب فی قیام رمضان ... الخ، ص 298، حدیث: 1779

مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: تراویح کی پابندی کی برکت سے سارے صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہ مُعاف ہو جائیں گے کیونکہ گناہِ کبیرہ (یعنی بڑے گناہ) توبہ سے اور حُقُوقُ العِبَاد حق والے کے معاف کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔[1]

اللہ کریم کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم نے رَمضان کے روزے تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لیے رَمضان کا قیام (یعنی تراویح) کو سنّت قرار دیا ہے لہٰذا جو شخص رَمضان میں روزے رکھے اور ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی نیت سے قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے ولادت کے دن اس کی ماں نے جنا تھا۔[2]

دعائے تراویح:

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ، سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ، اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار، یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

تراویح کے بارے میں مزید معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ”تراویح کے فضائل و مسائل“ کا مطالعہ کیجئے۔

1... مراٰۃ المناجیح، 2/288

2... نسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف یحی بن ۔۔۔ الخ، ص 369، حدیث: 2207

اعتکاف قدیم عبادت ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعتِکاف قدیم عبادت ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضانُ المبارک کے آخِری دس دن کے اعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے، چنانچہ

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمضانُ المبارَک کے آخِری عَشَرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرماتے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو وفاتِ (ظاہِری) عطا فرمائی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعتکاف کرنے والوں کو سنّت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ بے شمار اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا ہے، اعتکاف کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

(1) جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[2] (2) مَنِ اعْتَکَفَ عَشْرًا فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ یعنی جس نے رَمضانُ الْمُبارَک میں دس دن کا اعتِکاف کیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔[3] (3) اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اُسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اُس نے تمام نیکیاں کیں۔[4]

---

1 ... بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر۔ الخ، 664/1، حدیث: 2026 ملتقطا

2 ... جامع صغیر، ص 516، حدیث: 8480

3 ... شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، 425/3، حدیث: 3966

4 ... ابنِ ماجہ، کتاب الصیام، باب فی ثواب الاعتکاف، 365/2، حدیث: 1781

مدنی ماحول میں اعتکاف کیجئے:

اے عاشقانِ رسول! اگر آپ چاہتے ہیں کہ پورے ماہ رَمضانُ الْمُبارَک کا اعتکاف کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو سنّتیں سیکھنے، قرآنِ پاک صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے اور دیگر فرض علوم سیکھنے کا موقع بھی ملے تو عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا بھر کی مختلف مساجد میں اعتکاف کا سلسلہ رہتا ہے آپ بھی پُورے ماہِ رَمضان ورنہ آخری عَشَرے کے اعتکاف میں تو ضرور شرکت کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس میں کثیر عاشقانِ رسول اعتکاف کر کے دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین حاصِل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے ہیں، اس کی برکت سے فرائض واجبات کے ساتھ ساتھ سنتوں پر عمل اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ نصیب ہو گا۔

نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِکاف
عمر آئندہ گزرے گی سُنّت بھری مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِکاف[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شبِ قدر کے فضائل و معمولات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو رمضان شریف کی ساری راتیں ہی بابرکت ہیں اور ہر رات رحمتِ الٰہی برستی ہے مگر اس ماہِ مقدس کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں پوشیدہ لَیْلَۃُ الْقَدْر کی تو کیا ہی بات ہے یہ رات انتہائی بَرکت والی رات ہے۔

1... وسائلِ بخشش، ص639

لیلۃ القدر نام رکھنے کی وجہ:

اِس مبارک رات کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر اس لیے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ اس شب میں نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کہتے ہیں۔[1]

اس رات کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنۡ قَامَ لَیۡلَۃَ الۡقَدۡرِ اِیۡمَانًا وَّ احۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ یعنی جو شبِ قدر میں ایمان واخلاص کے ساتھ رات کو عبادت کرے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔[2]

شبِ قدر کے نوافل:

اے عاشقانِ رسول! ہو سکے تو اس بابرکت رات کو پانے کے لئے بالخصوص ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں کو جاگ کر ربِّ کریم کی عبادت کیجئے کیونکہ یہ بھلائیوں والی رات ہے، یہ رحمتوں والی رات ہے، یہ دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، یہ بخشش کی رات ہے، اسی وجہ سے تو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس رات کو پانے کے لئے آخری دس دنوں میں خوب عبادت کرتے، راتوں کو جاگتے

1 ... تفسیر خازن، پ30، القدر، تحت الایۃ:1، 395/4 ملخصاً

2 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان ۔۔۔ الخ، ص298، حدیث:1781

اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی جگایا کرتے۔[1]

(1) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ قدر میں نماز ادا فرماتے، قرآنِ کریم کی تلاوت، دُعا اور ذکر واَذکار بھی فرماتے۔[2]

(2) مولائے کائنات، امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: جو شخص رمضان المبارک کی 27ویں شب دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص 100 بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر 100 بار درودِ پاک پڑھے تو اس شخص کو بے شمار اجر وثواب حاصل ہو گا۔[3]

(3) حضرت سیِّدُنا علامہ اِسمٰعیل حَقِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقل کرتے ہیں: جو شبِ قدر میں خلوصِ نیت سے نوافِل پڑھے گا، اُس کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[4]

لِہٰذا اس رات کو ہر گز غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے کیونکہ جو اس رات رحمتِ الٰہی سے محروم ہو گیا تو وہ بہت ہی بدنصیب ہے، چنانچہ

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفضل ہے جو شخص اُس رات سے مَحروم رہ گیا گویا تمام بھلائی سے مَحروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے مَحروم نہیں

---

1 ... ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في فضل العشر الاواخر۔۔۔الخ، 357/2، حديث: 1768

2 ... لطائف المعارف، ص 235 ملتقطاً

3 ... جواہر خمسہ، ص 27

4 ... روح البيان، پ30، القدر، تحت الآية: 3، 481/10

رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہے۔[1]

اسی طرح اس رات دعا بھی مانگیں کہ شبِ قدر میں ایک گھڑی ایسی بھی ہوتی ہے جس میں جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے، اس رات ایسی دُعائیں مانگنی چاہئیں کہ جو دونوں جہاں میں فائدہ مند ہو، مثلاً اپنے گناہوں کی مُعافی اور رضائے الٰہی کے حصول کی دعا کرے اس رات میں دعا مانگنے کی ترغیب ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

شبِ قدر کی دُعا:

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا روایت فرماتی ہیں: میں نے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر مجھے شبِ قَدر کا عِلم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس طرح دُعا مانگو: **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ**۔[2]

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل — نام غفار ہے ترا یارب[3]

لیلۃ القدر کے دن کی فضیلت و نوافل:

یاد رکھئے! جس طرح شبِ قدر رحمتیں نازل ہونے کا سبب ہے اسی طرح لَیلۃُ القدر

1... ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ماجاء فی فضل شهر رمضان، 2/298، حديث: 1644

2... ترجمہ: اے اللہ! بے شک تُو معاف فرمانے والا، کرم فرمانے والا ہے اور مُعاف کرنے کو پسند کرتا ہے، مجھے بھی مُعاف فرما دے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، 5/306، حدیث: 3524)

3... ذوقِ نعت، ص 84

کا دن بھی عظمتوں اور برکتوں والا ہے، لہٰذا اس دن بھی خوب عبادت کرنی چاہئے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ (وفات:204ھ) فرماتے ہیں: میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ لَیلۃُ القدر کے دن میں بھی رات کی طرح دلچسپی سے عبادت کریں اور امام شعبی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لَیلۃُ القدر کا دن بھی رات کی طرح افضل ہے۔[1]

تارِکُ السّلطنت، مخدوم حضرت سیِّد اشرف جہانگیر سمنانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ (وفات: 808ھ) کے ملفوظات میں ہے: 27 رمضانُ المبارک دن میں بارہ رکعت نماز ادا کرے اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، آیۃُ الکرسی اور سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص 7 بار پڑھے، جب نماز سے فارغ ہو جائے تو 3 بار کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پھر 3 بار درودِ پاک بھیجے۔ تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے بے حساب عذاب دور فرمائے گا اور وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ جنّت میں داخل ہو گا۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ماہِ رمضانُ المبارک اور اس کی مخصوص راتوں بالخصوص رمضانُ المبارک کی 27ویں شب عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ساری زندگی اللہ کریم کی اطاعت و عبادت میں بسر کریں تاکہ ہم بروزِ محشر اللہ کریم کی بارگاہ میں سُرخرو ہو کر جہنم کے عذاب سے بچنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اے اللہ! اپنے پیارے حبیب کے طُفیل ہم گناہگاروں کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کی برکتوں سے مالا مال فرما اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادَت کی توفیق مرحمت فرما۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... لطائف المعارف، ص235

2... لطائف اشرفی، 2/235

ماہِ رَمَضان اور بُزُرگوں کے مَعمولات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ماہِ رمضان میں کی جانے والی عبادات اور ان کے فضائل و برکات ملاحظہ کیے، جس سے یقیناً ہمارے دل میں بھی رمضان شریف کو عبادت اور نیکیوں میں گزارنے کا جذبہ پیدا ہوا ہوگا، آیئے! اپنے دل میں مزید نیکیوں کا جذبہ پیدا کرنے لئے بزرگانِ دین کے معمولات ملاحظہ کرتے ہیں کہ وہ حضرات کس طرح رَمضانُ المبارک کو نیکیوں میں گزارتے تھے، چنانچہ

بزرگانِ دین اور شوقِ تلاوت:

(1) امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رَمَضانُ المبارَک اور عید الفطر میں 62 قرآنِ پاک خَتم کرتے (ایک دن میں، ایک رات میں، ایک تراویح میں اور ایک عید کے روز)۔[1]

(2) حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد بن یزید رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رمضان المبارک کی دو راتوں میں پورا قرآن پڑھتے اور صرف مغرب و عشا کے درمیان آرام فرماتے تھے اور رَمضانُ المُبارک کے علاوہ 6 راتوں میں ختمِ قرآن کیا کرتے تھے۔[2]

(3) حضرت سیِّدُنا قَتَادہ بن دِعَامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (رمضان کے علاوہ) سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے، رمضانُ المبارک میں تین راتوں میں اور رَمضانُ المبارک کے آخری عشرے کی ہر رات ایک قرآنِ پاک ختم کرتے تھے۔[3]

---

1 ...الخیرات الحسان، ص50

2 ...الطبقات الکبری لابن سعد، الاسود بن یزید، 136/6، 137 بتغیر قلیل۔ حلیة الاولیاء، اسود بن یزید، 120/2، رقم:1652

3 ...سیر اعلام النبلاء، قتادة بن دعامة، 95/6۔ حلیة الاولیاء، قتادہ بن دعامہ، 385/2، رقم:2655

(4) حضرت سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه رمضانُ المبارک میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں کو اس وقت تک افطار نہ کرتے، جب تک قرآنِ کریم ختم نہ کرلیتے، مغرب وعشا کے درمیان اُخروی معاملے میں غور و فکر کرتے رہتے اور اکثر افطار کے وقت مساکین کو بُلاتے تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ افطار کریں۔[1]

(5) حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ماہِ رمضان میں نمازوں میں 60 قرآنِ پاک ختم کرتے تھے۔[2]

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے ہمارے اسلاف ماہِ رَمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی عبادات میں مشغول ہو جاتے اور کثرت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے، کچھ روزانہ قرآنِ کریم ختم کرتے تو کچھ دو دن، تین دن میں ختمِ قرآن کرتے، لیکن افسوس! ہم ماہِ رمضان کو بھی دوسرے مہینوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں اور قرآنِ کریم کی تلاوت سے محروم رہتے ہیں حالانکہ تلاوتِ قرآن اور ختمِ قرآن کے بہت سے فوائد ہیں، چنانچہ

ختمِ قرآن کے فوائد:

(1) حضرت سیِّدُنا ابراہیم تیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جس نے دن کے ابتدائی حصے میں قرآنِ پاک ختم کیا فرشتے شام تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور جس نے رات کے ابتدائی حصے میں قرآنِ پاک ختم کیا فرشتے صبح تک اس

1 ... حلیة الاولیاء، سعد بن ابراهیم الزهری، 3/199، رقم: 3695

2 ... حلیة الاولیاء، الامام الشافعی، 9/142، رقم: 13426

کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔[1]

(2) حضرت سیِّدُنا حبیب بن ابی عَمْرَہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص قرآنِ مجید ختم کرتا ہے فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی کا) بوسہ لیتا ہے۔[2]

(3) حضرت سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ ختمِ قرآن کے وقت جمع ہوتے اور کہتے کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔[3] ہمیں چاہئے کہ ماہِ رَمضانُ المبارک میں دیگر عبادات کے ساتھ کثرت سے تلاوتِ قرآن بھی کریں۔

بزرگوں کا شوقِ عبادت:

اے عاشقانِ اولیا! آیئے! بزرگوں کی عبادات کے مزید واقعات ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ

سحری تک قیام فرماتے:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم قیامِ رمضان سے واپس آتے تو خُدّام (ملازمین) سے جلد کھانا لانے کو کہتے اس خوف سے کہ کہیں فجر طلوع نہ ہو جائے۔[4]

رات دن جاگتے رہے:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رمضان کے مہینے میں دن کے وقت

1 ... تفسیر قرطبی، خطبۃ المصنف، باب مایلزم قارئ القرأن، 44/1 بتغیر قلیل

2 ... التذکار فی افضل الاذکار، ص 89

3 ... التذکار فی افضل الاذکار، ص 89

4 ... طہارۃ القلوب، ص 157

فَصل کی کٹائی کرتے اور رات میں (نفل) نمازیں پڑھتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رمضان المبارک کے 30 دن یوں گزارے کہ نہ رات کو سوتے نہ دن کو۔[1]

رِیاضَت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نُوری جَواں تم ہو[2]

اے عاشقانِ اولیا! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم دن بھر روزے کی حالت میں محنت و مَشَقَّت کرتے اور راتیں نوافل کی ادائیگی میں بسر کرتے اور پورا مہینا آرام نہیں فرماتے۔ اس سے ان لوگوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو کبھی گرمی کی شدت کا بہانہ بنا کر رمضان کے روزے چھوڑتے ہیں تو کبھی کاروبار اور کمزوری کا بہانہ بنا کر تراویح نہیں پڑھتے، حالانکہ ہمارے اسلاف ماہِ رمضان کو عبادت اور ربّ کریم کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارتے، کبھی ساری رات قُرآنِ کریم کی تلاوت کرتے، تو کبھی ساری رات نوافل کی ادائیگی میں بسر کرتے، کبھی ساری رات توبہ و استغفار کرتے، تو کبھی فکرِ آخرت کے بارے میں سوچ کر ساری رات آنسو بہاتے اور اپنی عبادات کی قبولیت کے لئے خوب دعائیں کرتے، چنانچہ

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے کے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم چھ مہینے دُعا کرتے تھے کہ یااللہ! ہمیں رمضان نصیب فرما اور پھر (رمضان کے بعد) چھ مہینے یہ دُعا کرتے کہ یااللہ! ہماری ماہِ رمضان کی عبادتیں قبول فرما۔[3]

---

1 ... حلیة الاولیاء، ابراهیم بن ادهم، 7/435، رقم: 11117
2 ... سامانِ بخشش، ص160
3 ... لطائف المعارف، ص240

لٰہذا ہمیں چاہیے کہ رَمَضانُ المبارک کے بابرکت دن ہوں یا عظمت والی راتیں ان میں ربِّ کریم کی رضا پانے کے لئے خوب توبہ واستغفار کریں، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماہِ رمضان کو عبادت میں گزارنے کے متعلق ذہن دیتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دن تیس کا مہمان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلوَداع "ماہِ رمضان"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مشہور مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضَان کی آمد پر خُوش ہونا، ایک دوسرے کو مُبارَک باد دینا سُنّت ہے اور جس کی آمد پر خُوشی ہونی چاہیے اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہیے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَدَاع کو غمگین اور اَشکبار ہوتے ہیں اور خُطبا اس دن میں کچھ اَلوَداعی کَلِمات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں۔[1] اسی لئے جب ماہِ رمضان کی رخصتی کا وقت آتا ہے تو عموماً اسے الوداع کرنے کے لئے غمزدہ اشعار پڑھے جاتے اور اپنی کوتاہیوں کو یاد کرکے آنسو بہائے جاتے ہیں، یاد رکھئے! الوداع ماہِ رمضان کے ایسے اشعار جن میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو ان کا پڑھنا سننا مباح و جائز ہے بلکہ اچھی نیتوں مثلاً ماہِ رمضان میں گناہوں اور کوتاہیوں پر ندامت اور آئندہ نیکیوں بھرا رمضان گزارنے کی نیت سے پڑھنا سُننا

1 ... مراٰۃ المناجیح، 3/137 ملخصاً

کارِ ثواب ہے۔ ہمارے اَسلاف بھی اس ماہِ مُبارک کی رخصتی پر غمزدہ ہوتے اور ماہِ رمضان کو غمگین حالت میں آنسو بہاتے ہوئے رخصت کرتے، اس کی رخصتی پر غمزدہ اشعار اور خُطبات کے ذریعے دوسروں کو بھی اس کے جانے کا احساس دلاتے، چنانچہ

اَلوَداع ماہِ رمضان اور بزرگوں کے کلام:

(1) عارف باللہ، شیخ ضیاء الدین عبد العزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 697ھ) الوداع ماہِ رمضان کے بارے میں نقل کردہ قصیدے میں فرماتے ہیں:

اَیُّ شَھْرٍ قَدْ تَوَلّٰی یَا عِبَادَ اللہِ عَنَّا
حَقٌّ اَنْ نَّبْکِیْ عَلَیْہِ بِدِمَاءٍ لَوْ عَقَلْنَا
کَیْفَ لَا نَبْکِیْ لِشَھْرٍ مَرَّ بِالْغَفْلَۃِ عَنَّا
ثُمَّ لَا نَعْلَمُ اَنَّا قَدْ قُبِلْنَا اَوْ طُرِدْنَا

یعنی اے اللہ کے بندو! ہم سے کون سا مہینا دور ہو گیا، اگر عقل ہو تو حق ہے کہ ہم اس پر خون کے آنسو بہائیں۔ ہم اس مہینے کے لئے کیوں نہ روئیں جو ہم سے غفلت کے ساتھ گزر گیا، ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ ہمیں (ہماری عبادت کو) قبول کیا گیا ہے یا چھوڑ دیا گیا۔[1]

(2) مشہور محدث حضرت سیدنا علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 597ھ) نے الوادعِ رمضان کے بارے میں ایک کتاب تصنیف فرمائی، جس میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماہِ رمضان کو بہت ہی غمگین حالت میں الوادع کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

---

1 ... طھارۃ القلوب، ص 176

فَیَا اِخْوَانِیْ!

قَدْ دَنَا رَحِیْلُ هٰذَا الشَّهْرِ وَحَانَ فَرُبَّ مُؤَمِّلٍ لِقَاءَ مِثْلِهٖ خَانَهُ الْاِمْکَانُ

فَوَدِّعُوْهُ بِالْاَسَفِ وَ الْاَحْزَانِ وَ انْدُبُوْا عَلَیْهِ بِاَلْسُنِ الْاَسٰی وَ الْاَشْجَانِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَهْرَ رَمَضَانَ سَلَامَ مُحِبٍّ اَوْدٰی بِهِ الْقَلَقُ

یعنی اے میرے بھائیو! اس مہینے کی رخصتی قریب آگئی۔ کتنے ایسے ہیں جنہیں ایسا مہینا ملنے کی امید تھی لیکن اس امکان (موت) نے اُن سے وفا نہ کی۔ حسرت و غم سے اس مہینے کو الوداع کہو، رنج والم کی زبانوں سے اسے یاد کر کے روؤ۔ اے ماہِ رمضان! تجھے ایسے عاشق کا سلام ہو جسے بے قراری نے بے حال کر دیا ہے۔ (1)

(3) حضرت علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:909ھ) فرماتے ہیں: اِخْوَانِیْ! شَهْرُ رَمَضَانَ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ یعنی اے میرے اسلامی بھائیو! ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ، درمیانی عشرہ مغفرت وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ، اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے، کَیْفَ لَا تَجْرِیْ لِلْمُؤْمِنِ عَلٰی فِرَاقِهٖ دُمُوْعٌ، وَهُوَ لَایَدْرِیْ هَلْ یَبْقٰی لَهٗ مِنْ عُمْرِهٖ رُجُوْعٌ تو پھر اس کی جدائی پر مومن آنسو کیوں نہ بہائے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے دوبارہ آنے پر زندہ رہے گا۔ (2)

(4) حضرت سیِّدُنا علامہ محمد بن ابراہیم بن علی بن مرتضٰی وزیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:840ھ) کا اَلْوَدَاعِ رمضان کے بارے میں ایک رسالہ مخطوط کی صورت میں ہے: جس میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ماہِ رمضان کو رِقّتِ قلبی کے ساتھ الوادع کرنے، ماہِ رمضان کی برکات اور فضیلتوں کو یاد کر کے اس کی جدائی اور اپنی کوتاہیوں پر آنسو بہانے کی

---

1 ...وداع رمضان لابن جوزی، ص62

2 ...معارف الانعام وفضل شہور والایام، ص26

ترغیب دلائی ہے۔[1]

(5) شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم بن عبد الغفور ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: 1174ھ) نے اَلْوَداع ماہِ رمضان کے بارے میں نہایت رقت انگیز اور پُر اثر خطبہ تحریر فرمایا ہے اس خُطبہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

یَااَیُّھَا النَّاسُ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِنَّ شَھْرَ رَمَضَانَ قَدْ ھَمَّ عَنْکُمُ الْاِرْتِحَالَ، وَقَدْ تَھَیَّاَ الْاِنْتِقَالَ فَوَدِّعُوْہُ عَلٰی اَحْسَنِ الْحَالِ، وَاَکْرِمُوْہُ بِحُسْنِ الْاَفْعَالِ، وَزَوِّدُوْہُ بِاِنْفَاقِ الْاَمْوَالِ حَتّٰی یَشْکُرَ عَنْکُمْ عِنْدَ ذِی الْجَلَالِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ۔

ترجمہ: اے امتِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک ماہِ رمضان تمہارے پاس سے عنقریب جانے ہی والا ہے بلکہ اب وہ جانے کو تیار ہے، لہٰذا تم اسے اچھے حال میں الوداع کرو، اچھے کاموں کے ذریعے اس کی تعظیم کرو، اس میں زیادہ سے زیادہ (اللہ کی راہ میں) مال خرچ کرو، تاکہ وہ عظمت والے، بلندی والے (ربِّ کریم) کے پاس تمہاری تعریف کرے۔

مزید فرماتے ہیں: عِبَادَ اللہِ اِحْزَنُوْا عَلٰی اِشْتِیَاقِہٖ یعنی اے اللہ کے بندو! رمضان شریف کے اشتیاق میں غمگین ہو جاؤ وَابْکُوْا عَلٰی فِرَاقِہٖ اور اس کی جدائی پر آنسو بہاؤ فَاِنَّ الْھَمَّ عَلٰی فِرَاقِہٖ سَبَبُ النَّجَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ، بے شک اس کی جدائی پر غمزدہ ہونا نجات کا سبب اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے، شَھْرٌ فِیْہِ حَیَاتُ الْقُلُوْبِ وَ کَفَّارَۃُ الذُّنُوْبِ وَاَمَانُ کُلِّ خَائِفٍ مَّرْھُوْبٍ، رمضان ایسا مہینا ہے جس میں دلوں کی تازگی، گناہوں کا کفارہ اور ہر خوف اور ڈر رکھنے والے کے لئے امان ہے۔

---

1 ...اس مخطوطے کا نام "مثیر الاحزان فی وادع رمضان" ہے۔

فَیَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قُوْلُوْا اَلْوَدَاعَ اَلْوَدَاعَ یَا شَھْرَ رَمَضَانَ، تو اے اُمّتِ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کہو! الوداع الوداع اے ماہِ رمضان، اَلْفِرَاقَ اَلْفِرَاقَ یَاشَھْرَالْبَرَکَۃِ وَالْاِحْسَانِ، الفراق الفراق اے برکت واحسان والے مہینے، اَلْوَدَاعَ اَلْوَدَاعَ یَاشَھْرَالْاَمْنِ وَالْاَمَانِ، الوداع الوداع امن و امان والے مہینے، اَلْفِرَاقَ اَلْفِرَاقَ یَاشَھْرَ النُّوْرِ وَ الْغُفْرَانِ۔۔۔الخ الفراق الفراق اے نورو بخشش والے مہینے۔[1]

الفراق و الفراق اے رب کے مہماں الفراق!

الوداع اب چلدیا تو اے مہِ رمضان ہے[2]

الوداع رمضان کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَمضانُ المبارک کے آخری دِنوں میں الوداع پڑھنے سننے سے نیکیاں رہ جانے پر غم وافسوس ہوتا ہے جو کہ نہایت محمود یعنی پسندیدہ کام ہے کیونکہ ❀ "الوداع" رمضان شریف کے مبارک دِنوں کو غفلت میں گزارنے والوں کے لئے پچھتاوے کی ایک صورت ہے اِس سے گزری ہوئی سستیوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے آیندہ کے لئے عملِ خیر (یعنی نیکیاں) کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رمضانُ المبارک کی آخری شب یہ پکارتے: کاش مجھے پتہ ہو کون مقبول ہوا کہ ہم

1...خطبات ھاشمیہ، ص25

2...وسائلِ بخشش، ص702

اُسے مبارک باد دیں اور کون محروم رہا کہ ہم اُس سے تعزیت کریں۔[1] ❀ **الوداع** مسلمانوں کے دل میں نیکیوں کی حرص اور لالچ پیدا کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے اس انداز سے الوداع میں انتہائی مُفید نصیحت ملتی ہے۔ ❀ **الوداع** سے سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور بارگاہِ خداوندی میں رونا نصیب ہوتا ہے۔ ❀ **الوداع** سے لوگ بارگاہِ الٰہی میں اِستغفار کرتے ہیں۔ ❀ **الوداع** کی برکت سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آیندہ نیکیاں کرنے کا پکا ارادہ کرلیتی ہے (اور بہت سے خوش نصیبوں کو اس نیّت پر استقامت بھی مل جاتی ہے) خُطبۂ جمعہ میں وعظ و نصیحت کرنا سنّت ہے اور خطبے میں الوداع پڑھنا اِسی سنّت پر عمل کی ایک صورت ہے۔[2]

نوٹ: رمضانُ المبارک کے فضائل، روزوں کے احکام اور دیگر تفصیلی معلومات کے لئے امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی مایہ ناز تالیف **"فیضانِ رمضان"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس رمضان المبارک میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
شہدائے غزوہ بدر	17 رمضان 2ھ	میدانِ بدر
خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا	3 رمضان 11ھ	جنّت البقیع

1 ... لطائف المعارف، ص 241

2 ... فیضان رمضان، ص 222

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علی المرتضٰی	21رمضان40ھ	نجفِ اشرف، عراق
امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک مَروَزی	13رمضان 181ھ	ہیت، صوبہ انبار، عراق
شمس الشموس حضرت امام ابو الحسن علی رضا	21رمضان 203ھ	مشہد، ایران
ولی کامل حضرت سیّدنا ابو الحسن سری سقطی	13رمضان 253ھ	شونیزیہ، بغداد، عراق
محدث کبیر ابوعبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ قزوینی	22رمضان273ھ	قزوین، ایران
شمسُ الائمہ امام قاضی خان حسن بن منصور حنفی اُوزجندی	16رمضان592ھ	اُوزجند، صوبہ فرغانہ، ازبکستان
مُحدِّثِ شہیر حضرت ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی حنبلی	13رمضان597ھ	بغداد، عراق
مشہور مجذوب ولی حضرت سیّدنا شرف الدّین بُو علی قلندر چشتی	13رمضان 724ھ	پانی پت، صوبہ ہریانہ، ہند
حضرت خواجہ سیّد نصیر الدّین محمود چراغ دہلوی چشتی نظامی	18رمضان 757ھ	بستی چراغ دہلی، دہلی ہند
سلطان الفقہاء امام ابنِ ہُمام کمال الدین محمد حنفی	7رَمَضان861ھ	قَرافہ قاہرہ مصر
قطبِ وقت حضرت سیّدنا میر عبد الواحد بلگرامی چشتی نظامی	3رَمَضان 1017ھ	بلگرام، ضلع ہردوئی، یوپی، ہند
شَیخُ الحَنَفِیّہ حضرتِ علامہ مفتی خیر الدین بن احمد ایوبی رَملی حنفی	27رمضان 1081ھ	محلہ باشقردی، رملہ، فلسطین
سرکار کلاں حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد مارہروی برکاتی	16رمضان 1164ھ	مارہرہ، ضلع ایٹہ، یوپی، ہند
استاذ الاصفیاء حضرت سیّدنا خواجہ محمد علی کھڈی چشتی نظامی	29رمضان1253ھ	کھڈ شریف، ضلع اٹک، پاکستان
ظہیر الاسلام علّامہ حکیم محمد ظہیر احسن صدیقی نیموی نقشبندی حنفی	17رمضان 1322ھ	موضع نیمی، ضلع پٹنہ، صوبہ بہار، ہند
پاپۂ حرمین حضرت مولانا رَحمتُ اللہ کیرانوی مہاجر مکی	22رمضان 1308ھ	جنّت المعلٰی
برادرِ اعلیٰ حضرت، استاذِ زَمَن، مولانا حسن رضا خان	22رمضان1326ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
سلطانُ الواعظین مولانا سیّد محمد ہدایت رسول لکھنوی	23رمضان1332ھ	مصطفےٰ آباد (رام پور)، یوپی، ہند
امینُ الفتویٰ مفتی محمد شفیع احمد بیسل پوری	24رمضان1338ھ	بیسل پور، پیلی بھیت، یوپی، ہند
عاشقِ رسول حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی اَزہری	رمضان1350ھ	بیروت، لبنان
صاحبِ باغِ فردوس حضرت مولانا سیّد ایوب علی رَضَوی	26رمضان 1390ھ	مرکز الاولیاء لاہور، پاکستان
حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی	3رمضان1391ھ	گجرات، پنجاب، پاکستان
ریحانِ ملت مولانا محمد ریحان رضا خان	18رمضان1405ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
خلیلِ ملت خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی	28 رمضان 1405ھ	حیدر آباد، باب الاسلام سندھ، پاکستان
خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا بدر الدین احمد رضوی مصباحی	7 رمضان	بڑھیا، ضلع بستی، ہند

نام	تاریخِ وصال	مقام
استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی قاضی عبد الرحیم بَستوی	4 رمضان 1431ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
فیضِ ملت حضرت علّامہ فیض احمد اُوَیسی رَضَوی	15 رمضان 1431ھ	جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور، پاکستان
رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن وَرَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی		
ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2017، 2018 کے رمضان المبارک کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔		

ہر چیز سے کفایت

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن خبیب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سخت بارش اور اندھیری رات میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جارہے تھے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں، جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: پڑھو۔ میں خاموش رہا۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: پڑھو۔ میں نے پھر کچھ نہ پڑھا۔ (تیسری مرتبہ) پھر آپ نے ارشاد فرما: پڑھو۔ تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) تین مرتبہ شام کو اور صبح میں پڑھو گے تو ہر چیز کے لیے تمہیں کفایت کریں گی۔

(ترمذی، احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک، 335/5، حدیث: 3586)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت:

فرمانِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہے: بے شک دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (1)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا

ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"شَوَّال" کہنے کی وجہ:

اسلامی سال کے دسویں مہینے کا نام شوَّال ہے۔ اس کا تلفظ یہ ہے (شَ۔وْ۔وَ۔ا۔لْ)۔ اس کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے۔ حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اس مہینے کا نام شوال رکھنے کی وجہ یوں ذکر فرماتے ہیں: اِنَّمَا سُمِّیَ شَوَّالًا لِاَنَّہٗ یَشُوْلُ الذُّنُوْبَ کَمَا تَشُوْلُ النَّاقَۃُ ذَنَبَھَا یعنی اس مہینے کو شوال اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ گناہوں کو ایسے اٹھا دیتا ہے جیسے اونٹنی اپنی دُم اُٹھاتی ہے۔ (3)

1 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، 28/2، حدیث: 486

2 ... ذوقِ نعت، ص 51

3 ... در منثور، البقرۃ، تحت الآیۃ: 185، 444/1

یہ مہینا کئی طرح سے محترم و مُعظّم ہے اس لئے اس کے نام کے ساتھ مکرم کا اضافہ کرکے اسے "شَوَّالُ الْمُکَرَّم" بھی کہاجاتا ہے۔

شوالُ المکرم کی تین خصوصیات:

(1) اس کا شمار ان مہینوں میں ہوتا ہے جن کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے۔

(2) اس کو "شہرُ الفطر" بھی کہتے ہیں کہ اس کی پہلی تاریخ کو مسلمانوں کی عید (عیدُ الفطر) ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(3) ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کا شمار حج کے مہینوں میں ہوتا ہے۔

نوٹ: اَشْھُرِ حَجّ (حج کے مہینے) یہ ہیں: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن۔[1]

چاند رات کی اہمیت اور فضیلت:

ماہِ شوال کی ابتدا ایک بابرکت رات سے ہوتی ہے جسے "لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ" یعنی اِنعام کی رات قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو اِنعام ملنے کی رات ہے۔ اِس مُبارک رات میں عبادت کرنے والوں کو دو خصوصی اعزازات سے نوازا جائے گا:

(1) دل زندہ رہے گا:

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے عِیدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُ الفِطر اور شبِ عیدُ الاَضحٰی) ثواب کے لئے قیام کیا، اُس کا دِل اُس دن نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔[2]

---

1 ... بخاری، کتاب الحج، باب قول اللہ تعالی: (الحج أشھر معلومات۔۔۔الخ)، 525/1، تحت الباب

2 ... ابنِ ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، 365/2، حدیث: 1782

(2) جنّت واجب ہو جاتی ہے:

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک عِیدُ الفِطر (یکم شوّال) کی رات بھی ہے۔[1]

دُعا رَد نہیں کی جاتی:

اس کی پہلی شب جو دعا کی جائے وہ رَد نہیں کی جاتی ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانچ ایسی راتیں ذکر فرمائیں جن میں دُعا رَد نہیں کی جاتی، ان میں سے ایک عید الفطر (یکم شوّال) کی رات ہے۔[2]

عید کے دن کی فضیلت:

احادیثِ مبارکہ میں جس طرح چاند رات میں عبادت کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے اسی طرح اس عیدِ سَعید کے دن کے بھی فضائل بیان کیے گئے ہیں، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے: جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لاکر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں: اے اُمتِ محمد! اس ربِّ کریم کی طرف چلو! جو بہت زیادہ عطا کرنے والا، بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے، پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے

---

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب العیدین، الترغیب فی احیاء لیلتی ... الخ، 62/2، حدیث:2

2 ...تاریخ ابن عساکر، 408/10

یوں مخاطب ہوتا ہے: اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزت وجلال کی قسم! آج کے روز اس (نمازِ عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملے میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ کرو گے میں بھی تمہاری خطاؤں کی پردہ پوشی فرماتا رہوں گا، میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رُسوا نہیں کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔[1]

بعد رمضان عید ہوتی ہے
رب کی رحمت مزید ہوتی ہے[2]

شیطان کی بدحواسی:

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب بھی عِیْد آتی ہے، شیطان چِلّا چِلّا کر روتا ہے۔ اِس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غضبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ پاک نے آج کے دن اُمّتِ محمد کو بخش دیا ہے۔ لہٰذا تم اِنہیں لذّات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔[3]

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان ۔۔۔ الخ، 20/2، حدیث: 23 ملتقطاً
2 ... وسائلِ بخشش، ص 707
3 ... مکاشفة القلوب، الباب الرابع بعد المائة فی فضل العید، ص 308

عید کے دن کرنے کے کام

صدقۂ فطر دیجئے:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکّۂ معظّمہ کے گلی کوچوں میں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقۂ فطر واجب ہے۔[1] صدقۂ فطر اس لئے مقرّر کیا گیا ہے تاکہ فُضُول اور بے ہُودہ کلام سے روزوں کی طَہارت (صفائی) ہو جائے۔ نیز مساکین کی خوراک کا انتظام بھی ہو جائے۔[2]

صدقۂ فطر کیا ہے؟

صدقۂ فطر دراصل رمضانُ المبارک کے روزوں کا صدقہ ہے۔ بعدِ رمضان نمازِ عید کی ادائیگی سے قبل دیا جانے والا صدقۂ واجبہ، صدقۂ فطر کہلاتا ہے۔

صدقۂ فطر کا وقت:

صدقۂ فطر ادا کرنے کا افضل وقت تو یہی ہے کہ عید کو صبحِ صادق کے بعد عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رمضانُ المُبارک کے کسی بھی دن بلکہ رمضان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی فطرہ ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔ اگر عید کا دِن گزر گیا اور فطرہ ادا نہ کیا تھا تب بھی فطرہ ساقِط نہ ہوا۔ بلکہ عُمر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے۔[3]

نوٹ: صدقۂ فطر کے مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے امیر اہلسنّت حضرت مولانا

---

1 ... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی صدقۃ الفطر، 151/2، حدیث: 674

2 ... ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر، 157/2، حدیث: 1609

3 ... فتاوی ہندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، 192/1 ماخوذا

محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ رمضان" کے صفحہ 312 تا 316 کا مطالعہ کیجئے۔

نمازِ عید سے قبل کی ایک سنّت:

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عیدُ الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے جبکہ عیدُ الْاَضْحٰی کے روز اُس وقت تک کچھ نہ کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔[1]

مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ عید (عیدُ الفطر) کے دن کھا کر جانا اور بقر عید کے دن آ کر کھانا سنّت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے قربانی ہی کا گوشت کھائے۔[2]

راستہ تبدیل کرنا سنّت ہے:

نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عید کے دن (نمازِ عید کیلئے) ایک راستے سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔[3]

حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تاکہ دونوں راستوں کو برکت حاصل ہو اور دونوں طرف کے باشندے آپ سے فیض پائیں، اور ہر طرف کے منافقین مسلمانوں کے ازدہام کو دیکھ کر جلیں اور راستوں میں بھیڑ کم ہو دونوں راستوں کے فقراء پر خیرات ہو، اہلِ قرابت کی قبور کی زیارتیں ہوں جو ان راستوں

---

1 ... ترمذی، کتاب العیدین، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر۔۔۔الخ، 70/2، حدیث: 542

2 ... مراٰۃ المناجیح، 361/2

3 ... ترمذی، کتاب العیدین، باب ماجاء فی خروج النبی۔۔۔الخ، 69/2، حدیث: 541

میں واقع ہیں اور دونوں راستے ہماری نماز و ایمان کے گواہ بن جائیں، لیکن جاتے وقت دراز (طویل) رستہ اختیار فرماتے اور لوٹتے وقت مختصر، تاکہ جاتے ہوئے قدم زیادہ پڑیں اور ثواب زیادہ ملے۔ معلوم ہوا کہ عید گاہ پیدل جانا اور جاتے آتے راستہ بدلنا سنّت ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنے کی فضیلت:

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ "سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ" پڑھے اور فَوت شدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، اللہ پاک اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا (یہ وِرْد دونوں عِیدوں میں کیا جاسکتا ہے)۔[2]

یومِ عید کے چند مستحبات:

(1) حجامت بنوانا، (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ انگریزی بال) (2) ناخُن تَرشوانا (3) غُسل کرنا (4) مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے) (5) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (6) خوشبو لگانا (7) انگوٹھی پہننا (اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزْن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بِغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وَزْن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزْن وغیرہ کے عِلاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا) (8) نمازِ فجر مسجدِ محلّہ میں پڑھنا (9) عیدُ الفطر کی نماز کو

1... مراٰۃ المناجیح، 2/359

2... مکاشفة القلوب، الباب الرابع بعد المائة فی فضل العید، ص308

جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا (10) نمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا (11) عید گاہ پیدل جانا (12) سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اُس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں (13) نمازِ عید کے لیے عید گاہ جلد چلے جانا اور ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (14) عید کی نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔ (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکیں تو بعد میں دیدیں) (15) خُوشی ظاہر کرنا (16) کثرت سے صدقہ دینا (17) عید گاہ کو اطمینان و وَقار اور نیچی نِگاہ کیے جانا (18) آپس میں مبارک باد دینا (19) بعدِ نمازِ عید مصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اظہارِ مُسَرَّت ہے۔[1]

عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے:

عید کا دن مسلمانوں کے تہوار اور خوشی و مسرت کا دن ہے ان کے خود کھانے اور دوسروں کو کھلانے کا دن ہے اس لئے اس دن روزہ رکھنا منع ہے، چنانچہ

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عیدُ الفطر اور عیدِ قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔[2]

1... بہارِ شریعت حصہ 4، 1/ 779۔ فیضانِ رمضان، ص 319

2... بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الفطر، 1/654، حدیث: 1991

جن دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں:

سال میں پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنا منع ہے اور وہ یہ ہیں: عیدُ الفطر، عیدُ الْاَضْحٰی اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجّہ۔ ان پانچ دنوں کے روزے رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔[1]

شَوَّالُ الْمُکَرَّم کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے بعض خاص مہینوں میں مختلف نفلی عبادات منقول ہیں جن پر عمل کی بے شمار برکتیں اور اجر و ثواب کی بشارتیں ہیں، یہاں بزرگانِ دین سے منقول عبادات اور اوراد و وظائف بیان کیے گئے ہیں جن پر عمل کر کے ڈھیروں نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں۔

شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے نوافل:

(1) جو شخص شوالُ المکرم کی پہلی رات یا دن میں آٹھ رکعت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستّر بار کلمۂ تمجید (تیسرا کلمہ) اور اِستغفار پڑھے تو اس کی تمام حاجات پوری ہوں گی۔[2]

(2) جو شخص شوال کی پہلی رات یا دن میں نمازِ عید کے بعد چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے گا اور اس

---

1 ... فتاوی هندیة، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکره للصائم، 201/1۔ بہار شریعت حصہ 5، 1/967 ماخوذا

2 ... جواہر خمسہ، ص 28

کے لئے جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیے جائیں اور اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک جنت میں اپنا مکان نہ دیکھ لے۔[1]

(3) جو شخص ماہِ شوال میں آٹھ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پچیس مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیر کر سترّ دفعہ تیسرا کلمہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم) اور سترّ دفعہ درود شریف پڑھے تو بہت زیادہ ثواب پائے گا اور اگر اس ماہ میں انتقال کر گیا تو اللہ پاک اسے شہید کا درجہ عطا فرمائے گا اور اسے بخش دیا جائے گا۔[2]

میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی[3]

شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے روزے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں فرض روزوں کے علاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے۔ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے روزوں کے تو کیا کہنے! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رمضان، شوّال، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھنے والے کو جنّت میں داخلے کی بشارت دی ہے۔[4] حضرت امام شعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رمضان کے فوراً بعد روزہ رکھنا مجھے ہمیشہ روزے رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔[5]

1...رکن دین، ص174

2... لطائف اشرفی، 2/236

3...وسائلِ بخشش، ص102

4... سنن کبری للنسائی، کتاب الصیام، باب صیام یوم الاربعاء، 2/147، حدیث:2778

5... لطائف المعارف، وظائف شهر شوال، ص251

شش عید کے روزوں کے دو فضائل:

اگر کوئی شخص ماہِ شوال میں چھ روزے رکھ لے تو اس کے لئے احادیثِ مبارکہ میں بے شمار اجر و ثواب کی بشارات ہیں، دو احادیث ملاحظہ فرمائیے: (1) جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1] (2) جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر شَوَّال کے چھ روزے رکھے تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کے روزے رکھے۔[2]

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

صدرُ الشریعہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لئے، تب بھی حرج نہیں۔[3]

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو روزے اور عید الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[4] اَلْغَرَض عید الفطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام رمضان وستة ایام...الخ، 425/3، حدیث: 5102

2 ... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام...الخ، ص456، حدیث: 2758

3 ... بہارِ شریعت حصہ 5، 1/ 1010

4 ... سنی بہشتی زیور، ص347

کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

شَوَّالُ الْمُکَرَّم میں رخصتی:

علما فرماتے ہیں کہ ماہِ شوال میں نکاح کرنا مستحب ہے۔[1] اسے شادی بیاہ کے لئے منحوس سمجھنا بالکل غلط اور جاہلیت کے امور میں سے ہے، کیونکہ یہ بدشگونی ہے اور اسلام میں بدشگونی جائز نہیں بلکہ اس ماہ میں شادی یا رخصتی کرنا حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔ چنانچہ

اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا شوال میں عورتوں کی رخصتی پسند فرماتیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس شوال المکرم میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
شُہدائے غزوۂ اُحُد 70 صحابۂ کرام (64 انصار اور 6 مہاجرین)	15 شوّال 3ھ	میدانِ اُحُد
سیّدُ الشہداء حضرتِ سیّدنا ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب	15 شوّال 3ھ	جبلِ اُحُد کے دامن میں
حضرتِ سیّدنا ابو یحیٰ صُہیب بن سِنان رُومی	شوّال 38ھ	جنّتُ البقیع، مدینۂ منورہ

1... مرآۃ المناجیح، 5 / 33

2... مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج۔۔۔الخ، ص568، حدیث: 3483

اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنتِ زمعہ قرشیہ	شوال 54ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
امام المعبّرین حضرتِ سیّدُنا محمد بن سیرین بصری	10 شوال 110ھ	بصرہ، عراق
امیر المؤمنین فی الحدیث حضرتِ سیّدنا محمد بن اسماعیل بخاری	کیم شوال 256ھ	خرتنگ، نزد سمرقند، ازبکستان
حافظُ الحدیث امام ابوداؤد سلیمان بن اَشْعَث سجستانی بصری	16 شوال 275ھ	بصرہ، عراق
امامُ المفسّرین حضرت امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری	27 شوال 310ھ	بغداد، عراق
امامُ القرّاء حضرتِ سیّدنا ابوعمرو عثمان دانی مغربی مالکی	15 شوال 444ھ	دانیہ، اندلس
شہزادۂ غوثِ اعظم، محدّثِ عراق، سیّد سیفُ الدّین عبدُ الوہاب جیلانی	25 شوال 593ھ	مقبرۂ حلبہ، بغداد، عراق
شہزادۂ غوثِ اعظم، مفتی عراق حضرت سیّد عبدُ الرزّاق جیلانی	6 شوال 603ھ	مقبرۂ امام احمد بن حنبل، بغداد، عراق
مفسرِ قرآن، امام فخر الدّین محمد بن عمر رازی شافعی	کیم شوال 606ھ	کوہِ مزداخان، ہرات، مغربی افغانستان
حضرتِ سیّدنا موفّق الدین عبد اللہ ابنِ قُدامہ مَقدِسی حنبلی	کیم شوال 620ھ	جبلِ قاسیُون، دمشق، شام
حضرت شیخ ابو محمد مُصلِحُ الدّین سعدی شیرازی سہروردی	شوال 691ھ	سعدیہ بستی، شیراز، صوبہ فارس، ایران
مخدومِ بہار حضرت شیخ شرف الدّین احمد یحییٰ منیری سہروردی	6 شوّال 782ھ	منیر، ضلع نالندہ، بہار، ہند
امامُ العدن سیّد ابوبکر بن عبد اللہ عیدرُوس باعلوی	14 شوال 914ھ	جامع مسجد عیدرُوس، کریتر، یمن
حضرت علامہ سیّد جمالُ الاولیا کوڑوی قادری	کیم شوّال 1047ھ	کوڑہ جہان آباد ضلع فتح پور، یوپی، ہند
عمدۃ المتاخرین حضرتِ علّامہ مفتی محمد علاؤالدین حصکفی دمشقی حنفی	10 شوال 1088ھ	بابُ الصغیر، دمشق، شام
بانیِ سلسلۂ قادریہ رزّاقیہ حضرت سیّد شاہ عبد الرزّاق قادری بانسوی	6 شوال 1136ھ	بانسہ، ضلع لکھنؤ، یوپی، ہند
سراجُ الہند حضرت شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی	7 شوال 1239ھ	میر درد روڈ، نئی دہلی، ہند
عالمِ باعمل حضرتِ علّامہ مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی	17 شوال 1279ھ	
حضرت خواجہ حاجی دوست محمد خان قندھاری مُجدّدی	22 شوال 1284ھ	ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخواہ، پاکستان
حضرت مولانا محمد بشیر الدّین قادری نقشبندی جبل پوری	2 شوال 1326ھ	جبل پور، مدھیہ پردیش، ہند
مفتیِ مالکیہ حضرت سیّدنا شیخ عابد بن حسین مالکی قادری	22 شوال 1341ھ	مکہ مکرمہ
حضرت علامہ مفتی حافظ سیّد عبد الرشید عظیم آبادی	24 شوال 1357ھ	موضع کوپا، عظیم آباد، پٹنہ، یوپی، ہند
جامع علوم و فنون حضرت مولانا حافظ مشتاق احمد صدّیقی کانپوری	کیم شوال 1360ھ	کانپور، یوپی، ہند
حضرت مولانا سیّد محمد آصف علی کانپوری	14 شوال 1360ھ	کانپور، یوپی، ہند
ہمدردِ ملّت حضرت مولانا حافظ شاہ محمد حبیب اللہ قادری میرٹھی	26 شوال 1367ھ	محلہ خیر نگر، میرٹھ، یوپی، ہند

محدّثُ الحرمین حضرت شیخ عمر بن حمدان مَحْرَسی مالکی	9شوال1368ھ	مدینۂ منورہ میں وِصال
ناصِرُ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد عبد السّلام باندوی قادری	6شوال1387ھ	ناظم آباد، بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
شاگردِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خان قادری رَضَوی	24شوال1393ھ	مرکزُالاولیالاہور، پاکستان
مفتیِ اعظم بنگلادیش، حضرت علّامہ سیّد محمد عَمِیْمُ الاحسان برکتی نقشبندی	10شوال1395ھ	ڈھاکہ، بنگلہ دیش
مفتیِ اعظم پاکستان، حضرت ابوالبرکات سیّد احمد قادری رَضَوی اشرفی	20شوال1398ھ	مرکزُالاولیالاہور، پاکستان
رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی		
ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" سال 2017، 2018کے شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔		

جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے کا وظیفہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں ہمارے پیارے نبی کا فرمان ہے جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اللہ پاک سے مغفرت طلب کرتاہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتاہوں) پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب مایقول قبل صلاۃ الصبح۔۔۔الخ، 380/2، حدیث:3019)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرام

دُرود شریف کی فضیلت:

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"ذوالقعدہ" کہنے کی وجہ:

اسلامی سال کا گیارھواں مہینا ذوالقعدہ ہے۔ اس کا شمار حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے اس لیے اس کے نام کے ساتھ "الحرام" کا اضافہ کرکے اسے "ذوالقعدۃ الحرام" کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے: حرمت والا ذوالقعدہ۔ اسے ذی قعد بھی کہا جاتا ہے۔

ذوالقعدہ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے، ایک "ذُو" اور دوسرا "القعدۃ"۔ اس کا درست تلفظ یہ ہے: (ذُ۔لْ۔قَ۔عْ۔دَ۔ۃْ)۔ ذوالقعدہ کی حرمت کی وجہ سے اہلِ عرب اس مہینے میں جنگ اور سفر کے لیے نہیں نکلتے تھے بلکہ اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہتے

1 ... معجم کبیر، 362/18، حدیث: 928
2 ... حدائقِ بخشش، ص 271

تھے اسی وجہ سے اس مہینے کو ذوالقعدہ (بیٹھنے والا مہینا) کہا جاتا ہے۔[1]

ماہِ ذوالقعدہ کے کیا کہنے:

ماہِ ذوالقعدۃُ الحرام کو کئی تاریخی نسبتیں حاصل ہیں، یہ مبارک مہینا اپنی برکتوں، رحمتوں اور عظمتوں کے سبب زمانۂ جاہلیت اور اسلام کے بعد بھی ہر زمانے میں مقبول رہا ہے آیئے! اس مہینے کی چند خصوصیات ملاحظہ کیجئے:

(1) یہ مہینا حرمت والے مہینوں میں پہلا مہینا ہے، اس بارے میں منقول ہے کہ بلا اختلاف حرمت والے پے در پے آنے والے مہینوں میں ذوالقعدہ پہلا مہینا ہے۔[2]

(2) قرآنِ پاک میں حج کے مہینوں کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ (ترجمۂ کنز الایمان: حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے۔ (پ2، البقرۃ:197)) حج کے تین مہینے ہیں ماہِ ذوالقعدۃُ الحرام اُن میں سے ایک ہے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حج کے مہینوں سے مراد شوالُ المکرم، ذوالقعدۃُ الحرام اور ذوالحجۃُ الحرام (کے دس دن) ہیں۔[3]

(3) یہی وہ مہینا ہے کہ جب حضرت سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں تورات شریف کی خواہش کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے انہیں 30 روزے رکھنے کا حکم دیا اور حضرت سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسی ذوالقعدہ کے روزے رکھے۔[4]

1... تفسیر ابن کثیر، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ:36، 129/4۔ غیاث اللغات، باب الذال، ص292

2... لطائف المعارف، وظیفہ شہر ذی القعدہ، ص297

3... سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الحج، باب کراھیۃ من کرہ القرآن والتمتع، 29/5، حدیث:8874

4... تفسیر مدارک، الاعراف، تحت الآیۃ:142، ص384۔ تفسیر کبیر، الاعراف، تحت الآیۃ:142، 351/5، 352

(4)اسی مقدّس مہینے میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام عمرے ادا فرمائے، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام عمرے ذوالقعدہ کے مہینے میں ادا فرمائے ہیں۔[1]

امام نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:676ھ) فرماتے ہیں: علمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام عمرے ذوالقعدۃُ الحرام میں اس لئے ادا فرمائے تاکہ اس مہینے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اہلِ جاہلیت کی مخالفت بھی ہو جائے کیونکہ وہ لوگ اس مہینے میں عمرہ کرنے کو بہت بڑا گناہ جانتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مہینے میں کئی مرتبہ اس لئے عمرے ادا فرمائے تاکہ اس ماہ میں عمرہ کرنے کا جواز ہو جائے اور عہدِ جاہلیت کے عمل کا اِبطال خوب واضح ہو سکے۔[2]

(6)ذوالقعدہ بھی ان پانچ مہینوں میں سے ایک ہے جن کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے، وہ پانچ مہینے یہ ہیں: (1)شعبان (2)رمضانُ المبارک (3)شوال (4) ذوالقعدہ (5)ذوالحجہ۔[3]

ذوالقعدۃُ الحرام کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شریعتِ مطہرہ نے فرض وواجب کی ادائیگی کے لیے بے حد تاکید کی ہے اور نفلی عبادات کی خوب ترغیب دلائی ہے لہٰذا ہمیں عبادت و تلاوت اور ذکر ودرود کی کثرت کرنی چاہیے۔ سال میں بعض بابرکت ایام ایسے بھی ہیں جن میں ذِکْرُاللہ کی کثرت، راتوں کو شب بیداری اور رضائے الٰہی کے لیے دن

1 ... ابن ماجه، كتاب المناسك، باب العمره فی ذی القعده، 3/458، حدیث:2997

2 ... شرح مسلم للنووی، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی وزمانهن، جزء:2، 4/235

3 ... بہار شریعت، 1/ 974، حصہ 5

میں روزہ رکھنے کے بڑے فضائل ہیں۔ ماہِ ذوالقعدۃ الحرام بھی ان میں سے ایک ہے۔ اس مہینے کو بھی فضول اور گناہ والے کاموں میں گزارنے سے پرہیز کیجئے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش کیجئے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اس مہینے کی مبارک راتوں میں اجر و ثواب کمانے اور اپنی آخرت کو بہتر بنانے کے لیے کچھ اَوراد وَظائف بیان فرمائے ہیں جن پر عمل کرکے ہم اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کر سکتے ہیں۔ آیئے! عمل کا جذبہ بڑھانے کے لیے کچھ نوافل اور وظائف ملاحظہ کیجئے:

(1) سرخ یاقوت کے مکانات:

جو کوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد 23 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے اللہ پاک جنت میں چار ہزار مکان سرخ یاقوت کے بنائے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہو گی جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہو گی۔[1]

(2) درجات کی ترقی:

اس مہینے کی 9 تاریخ کو درجات میں ترقی کے لیے دو رکعت نفل اس طرح پڑھئے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل کی تلاوت کیجئے۔ سلام کے بعد تین بار سورۂ یٰس کی تلاوت کیجئے۔[2]

(3) قبولیتِ دعا کا وظیفہ:

جو کوئی اس مہینے کے آخر میں چاشت کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ

1...رکن دین، ص175 ملخصاً

2...مرقع کلیمی، ص208

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین بار پڑھے اور سلام کے بعد گیارہ (11) بار دُرود شریف اور گیارہ (11) بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے اور بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگے تو منہ مانگی مراد پائے گا۔[1]

(4) حج اور شہادت کا ثواب:

جو شخص ماہِ ذوالقعدہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔[2]

(5) حج اور عمرے کا ثواب:

جو کوئی اس مہینے میں ہر جمعہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد اکیس (21) بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھے تو اللہ پاک اس کے واسطے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔[3]

یاخدا ایسے اسباب پاؤں کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو ارمان حج کا بڑا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے[4]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اس ماہِ محترم میں جب موقع ملے اس طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے نوافل کا اہتمام کریں اور ممکن ہو تو دن میں روزہ بھی

1... مرقع کلیمی، ص208

2... رکن دین، ص175 ملخصاً

3... رکن دین، ص175 ملخصاً

4... وسائلِ بخشش مرمم، ص137

رکھیں، ذوالقعدۃُ الحرام کا شمار چونکہ حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے اور احادیث مبارکہ میں ان میں روزوں کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کے معمولات میں ان مہینوں کے روزے رکھنا شامل تھا جیسا کہ صفحہ 125،124 پر بزرگوں کے واقعات موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس ذوالقعدۃ الحرام میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
شہدائے غزوۂ خندق حضرت کعب نجاری، حضرت ابوسنان خزرجی، حضرت طفیل خزرجی، حضرت ثعلبہ خزرجی، حضرت عبدُاللہ اَوْسی، حضرت انس اَوْسی اور سیّدُالاَوْس حضرت سعد بن معاذ	ذوالقعدہ 5ھ	
اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ ہند بنتِ ابواُمیّہ	ذوالقعدہ 59 یا 61ھ	جنّتُ البقیع، مدینۂ منورہ
شہزادۂ امامِ اعظم ابوحنیفہ حضرت امام حمّاد بن نعمان حنفی	ذوالقعدہ 176ھ	
سیّدُالمحدِّثین، امامُ العلم حضرت ابوالبشر اسماعیل قیقانی بصری	ذوالقعدہ 193ھ	بصرہ، عراق
شاگردِ امام ابویوسف، حضرت ہلال بن یحییٰ محدّث بصری حنفی	ذوالقعدہ 245ھ	بصرہ، عراق
حضرتِ سیّدُنا حسین بن منصور حلّاج	ذوالقعدہ 309ھ	
امامُ الائمہ حضرت امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری	2 ذوالقعدہ 311ھ	نیشاپور، ضلع خراسان رضوی، ایران
حافظُ الحدیث حضرت سیّدُنا ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی	28 ذوالقعدہ 360ھ	اصفہان ایران
شیخُ الاسلام حضرت امام علی بن عمر دارِ قطنی	8 ذوالقعدہ 385ھ	بغداد، عراق
حضرت سیّد صفیُّ الدّین حقّانی گازرونی نقوی	8 ذوالقعدہ 436ھ	اُوچ شریف، ضلع بہاولپور، پاکستان
بانیِ سلسلۂ شاذلیہ، تاجِ ملّت و دین، سیّد ابوالحسن علی قادری شاذلی	ذوالقعدہ 656ھ	وادیِ حمیثرہ (صحرائے عَیذاب) مصر
تاجدارِ اولیائے بنگلہ دیش حضرت شاہ جلالُ الدّین مُجرّد یمنی سہروردی	20 ذوالقعدہ 740ھ	شمالی سلہٹ، بنگلہ دیش

حضرت امام شمسُ الدین محمد بن احمد ذہبی دمشقی حنبلی	3ذوالقعدہ748ھ	باب صغیر، دمشق، شام
شیخ الاسلام امام سراجُ الدّین عمر بُلْقِینی شافعی	10ذوالقعدہ805ھ	قاہرہ، حوش الاشرف، مصر
حضرت سیّدنا شیخ نورُ الحق احمد چشتی نظامی پنڈوی	10ذوالقعدہ818ھ	پنڈوہ، ضلع مالدہ، مغربی بنگال، ہند
استاذُالعلماء حضرت علّامہ شیخ صفیُّ الدین رُدولوی اشرفی	13ذوالقعدہ 819ھ	رُدولی، ضلع فیض آباد، یوپی، ہند
شہنشاہِ دکّن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سیّد ابوالفتح محمد حسینی چشتی	16ذوالقعدہ 825ھ	گلبر گہ، صوبہ کرناٹک، جنوبی ہند
مفتیُ الثقلین شمس الدین ابنِ کمال احمد پاشا رومی حنفی	2ذوالقعدہ940ھ	استنبول (قدیم قسطنطینیہ) ترکی
مخدومِ ملّت حضرتِ علّامہ قاری شاہ محمد نظامُ الدّین بھکاری	8 ذوالقعدہ981ھ	جھنجھری کاکوری ضلع لکھنو، یوپی، ہند
حضرت بابا سیّد ابوالبرکات حسن بادشاہ پشاوری قادری	21 ذوالقعدہ1115ھ	یکہ توت پشاور، KPK، پاکستان
استاذُالعلما حضرت مولانا شاہ مُلّا جیون احمد صدّیقی قادری حنفی	9ذوالقعدہ 1130ھ	امیٹھی (Amethi) یوپی، ہند
مرشدِ سلطانُ العاشقین حضرت علامہ سیّد فضل اللہ شاہ ترمذی کالپوی	14ذوالقعدہ 1111ھ	کالپی شریف، ضلع جالون، یوپی، ہند
سلطان اورنگزیب عالمگیر	28ذوالقعدہ1118ھ	
ذوالجناحین، غوثِ وقت حضرت شیخ خالد کُردی نقشبندی	14ذوالقعدہ1242ھ	جَبَل قاسیُون، دمشق، شام
والدِ اعلیٰ حضرت، رئیس المتکلمین مولانا مفتی نقی علی خان قادری	30 ذوالقعدہ 1297ھ	بریلی شریف، یوپی، ہند
علّامہ سیّد محمد مخلص الرحمٰن جہانگیر شاہ قادری ابو العلائی منعمی	12ذوالقعدہ 1302ھ	مرزا کھیل، صوبہ چٹاگانگ، بنگلہ دیش
شیخ الاسلام، حضرت امام احمد بن محمد حضراوی مکی شاذلی قادری	21ذوالقعدہ 1327ھ	مکہ مکرمہ میں وصال
مدرّسِ مسجدِ حرام، حضرت شیخ عبدُالرحمن بن احمد دھان مکی حنفی	12 ذوالقعدہ1337ھ	قبرستان المعلیٰ، مکہ مکرمہ
ناصرِ ملت حضرت مولانا محمد لعل خان قادری رضوی	15ذوالقعدہ 1339ھ	کلکتہ، ہند
امیرِ ملت، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدّثِ علی پوری	26ذوالقعدہ 1370ھ	علی پور سیّداں، ضلع نارووال، پاکستان
عالمِ باعمل حضرت علّامہ محمد عمر بن ابو بکر کھتری رَضوی	5 ذوالقعدہ 1384ھ	پوربندر، گجرات، ہند
تاجُ العُلَماء حضرت مولانا مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی اَشرفی	23 ذوالقعدہ 1386ھ	ناظم آباد، باب المدینہ کراچی، پاکستان
امامُ المیراث حضرت علّامہ سراج احمد خانپوری چشتی	5ذوالقعدہ 1392ھ	بیلہ، خانپور، ضلع رحیم یار خان، پاکستان
صاحبِ بہارِ شریعت، صدرُ الشّریعہ، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی	2ذوالقعدہ1367ھ	مدینۃُ العُلَماء گھوسی، مشرقی یوپی، ہند
تاجُ الشّریعہ، حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان ازہری	6 ذوالقعدہ 1439ھ	بریلی شریف، یوپی ہند

رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وَرَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سال 2017، 2018 کے ذوالقعدۃ الحرام کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام

دُرود شریف کی فضیلت:

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (1)

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے
ہر وقت کاش! لب پہ درود و سلام ہو (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی سال کا بارہواں اور آخری مہینا ذُوالْحِجَّہ ہے۔ ذوالحجہ کا مطلب ہے "حج کا مہینا"۔ (3) اس کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔

ذوالحجہ نام رکھنے کی وجہ:

حضرت علامہ عمر بن احمد آفندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 1299ھ) اس کی وجہ تسمیہ یوں ارشاد فرماتے ہیں: سُمِّیَ ذُوالْحِجَّۃِ لِاَدَاءِ الْحَجِّ فِیْہِ یعنی اسے ذوالحجہ اس لئے کہا جاتا

1 ... مسند الفردوس، باب الحاء، 130/2، حدیث: 2662

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص310

3 ... تاج العروس، باب الذال، 667/5

ہے کہ اس میں حج ادا کیا جاتا ہے۔[1]

مقدس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن

نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام بہت بابرکت مہینا ہے۔اس مبارک مہینے کی ابتدائی دس راتوں سے متعلق اللہ کریم قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفَجْرِۙ۝۱ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ترجمۂ کنز الایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔ (پ30، الفجر: 1، 2)

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ان (دس راتوں کی قسم) سے مراد ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اللہ پاک نے ان راتوں کی قسم ارشاد فرما کر یہ ظاہر کردیا کہ یہ راتیں اللہ پاک کے نزدیک عظمت والی ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان راتوں میں خوب خوب عبادت کریں۔ نیکیوں کی حرص پیدا کرنے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنے کے لئے ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دنوں کے فضائل پر مشتمل چھ (6) روایات ملاحظہ کیجئے:

پہلے عشرے کے فضائل پر چھ روایات:

(1) اللہ کریم کے نزدیک کوئی دن عشرۂ ذوالحجہ کے اَیَّام سے نہ زیادہ عظیم ہے اور نہ ان دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا نیک عمل اسے محبوب ہے لہٰذا ان دنوں میں تَہْلِیْل

1 ... عصيدة الشهدة شرح قصيدة البردة، ص 259

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص 273

(لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ)، تکبیر (اَللہُ اَکْبَر) اور تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کی کثرت کرو۔[1]

(2) اللہ پاک کے نزدیک ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ پاک کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں، البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ پاک کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا تو اس کا یہ عمل افضل ہے)۔[2]

(3) اللہ پاک کے نزدیک عشرۂ ذوالحجہ کے دنوں سے افضل کوئی دن نہیں۔[3]

(4) جن دنوں میں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن ذوالحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (ممنوع دنوں کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃُ القدر کے قیام کے برابر ہے۔[4]

(5) حضرت سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ کریم نے زمانے کو چنا، پس اُس کے نزدیک سب سے پسندیدہ زمانہ حرمت والے مہینے ہیں اور حرمت والے مہینوں میں اللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب ذوالحجہ ہے جبکہ ذوالحجہ میں سب سے زیادہ محبوب پہلا عشرہ ہے۔[5]

(6) حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے: عشرہ ذوالحجہ میں ایک

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد الله بن عمر، 365/2، حدیث: 5447

2 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، 191/2، حدیث: 757

3 ...ابن حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفة...الخ، ذکر رجاء العتق من النار...الخ، 62/6، حدیث: 3842

4 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، 192/2، حدیث: 758

5 ...لطائف المعارف، ص306

عمل کا ثواب 700 گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ثواب کی نیت سے اس مبارک عشرے میں روزے رکھنے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ عبادت کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم جس طرح مال و دولت کے حصول کیلئے مالداروں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں اسی طرح اگر نیکیوں کا جذبہ بڑھانے کے لیے اپنے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کو آئیڈیل بنا لیں تو ان کی زندگی ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے گی کیونکہ ان نیک ہستیوں کو دنیا سے زیادہ اپنی آخرت سنوارنے کی فکر ہوتی تھی۔ آیئے! عشرۂ ذوالحجہ میں بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی عبادت و ریاضت کے احوال ملاحظہ کیجئے:

پہلے عشرے سے متعلق بزرگانِ دین کے احوال:

(1) اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا حَفْصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذوالحجہ کے روزے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔[2]

(2) نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذوالحجہ کے 9 روزے پابندی سے رکھتے تھے۔[3]

(3) حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذوالحجہ کی پہلی 10 راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو (یعنی رات میں عبادت کیا کرو)۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو عبادت بہت پسند تھی اور فرمایا کرتے تھے: اپنے خادموں کو اٹھایا کرو کہ سحری کریں اور یومِ عرفہ کا روزہ رکھیں۔[4]

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، الصوم فی الاشھر الحرم، 3/356، حدیث: 3758 ملتقطا

2 ... نسائی، کتاب الصیام، کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر۔۔۔الخ، ص 395، حدیث: 2413

3 ... نسائی، کتاب الصیام، کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر۔۔۔الخ، ص 396، حدیث: 2414 ملتقطا

4 ... حلیۃ الاولیاء، سعید بن جبیر، 4/311، رقم: 5671

(4)حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم عشرۂ ذوالحجہ میں بازار جاکر تکبیر کہتے تو لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے اور یہ دونوں حضرات صرف تکبیرات کہنے کے لئے بازار جاتے تھے۔[1]

(5)حضرت سیِّدُنا امام باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہ عشرۂ ذوالحجہ میں نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر پڑھتے تھے۔[2]

تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول:

❀نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعتِ مُسْتَحَبّہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے: **اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد**۔[3] ❀تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نماز کی بِنانہ کر سکے مثلاً اگر مسجِد سے باہَر ہو گیا یا قَصداً وضو توڑ دیا یا چاہے بھول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہو گئی اور بِلا قصد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔[4] ❀تکبیرِ تشریق اُس پر واجِب ہے جو شہر میں مُقیم ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔وہ اِقتِدا کرنے والا چاہے مسافِر ہو یا گاؤں کا

1...بخاری، کتاب العیدین، فضل العمل فی ایام التشریق، 333/1، تحت الباب

2...بخاری، کتاب العیدین، فضل العمل فی ایام التشریق، 333/1، تحت الباب

3...ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔(بہارِ شریعت، 1/ 784-تنویر الابصار، 71/3)

4...درِّمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، 73/3

رہنے والا اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجب نہیں۔[1] ❀ مُقیم نے اگر مسافر کی اِقتِدا کی تو مُقیم پر واجب ہے اگرچہ اس مسافر امام پر واجِب نہیں۔[2] ❀ نَفل، سنّت اور وِتر کے بعد تکبیر واجِب نہیں۔ ❀ جُمُعہ کے بعد واجِب ہے اور نمازِ (بقر) عید کے بعد بھی کہہ لے۔[3] ❀ مَسبُوق (جس کی ایک یا زائد رَکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے۔[4] ❀ مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجِب نہیں[5] مگر کہہ لے کہ صاحِبین (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رَحِمَہُمَا الله) کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔[6]

یومِ عَرَفہ (9 ذوالحجہ) کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مبارک عشرے میں 9 ذوالحجۃ الحرام بھی بڑی برکت والا دن ہے اسے یومِ عَرَفہ کہتے ہیں۔ اس دن اللہ پاک اپنے بندوں پر خصوصی رحمت کی بارش فرماتا، گنہگاروں کی مغفرت فرماتا اور بے شمار لوگوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرماتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس دن کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے، چار (4) روایات ملاحظہ کیجیے:

(1) حضرت سیِّدُنا عبدُ الله بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

1 ... بہارِ شریعت حصہ 4، 1 / 785

2 ... درِّ مختار و رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، 74/3

3 ... بہار شریعت، حصہ 4، 1 / 785۔ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، 73/3

4 ... درِّ مختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، 76/3

5 ... الجوهرة النيرة، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ص 122

6 ... بہار شریعت حصہ 4، 1 / 786

وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَرَفَہ کے دن جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ کسی نے عرض کی: کیا یہ فضیلت خاص لوگوں کے لئے ہے یا عام لوگوں کے لئے؟ فرمایا: تمام لوگوں کے لئے۔(1)

(2)جو ان پانچ راتوں لیلۃ الفطر، 15 شعبان المعظم آٹھویں، نویں اور دسویں ذوالحجہ میں شب بیداری (عبادت) کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(2)

(3)یومِ عرفہ میں شیطان کو بڑے بڑے گنہگاروں کی بخشش دکھائی جاتی ہے جس کی وجہ سے شیطان اپنی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔(3)

(4)اللہ کریم عَرَفَہ کے دن سے زیادہ کسی دن بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں فرماتا۔(4)

مُفَسِّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: سال بھر کے تمام دنوں سے زیادہ نویں ذی الحجہ کو گنہگار بخشے جاتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: اس دن اللہ کی رحمت بندوں سے قریب تر ہوتی ہے اور رب تعالٰی فرشتوں پر حاجیوں کی افضلیت، ان کی شرافت و کرامت ظاہر فرماتا ہے کہ اے فرشتو! تم نے کہا تھا کہ انسان خونریزی و فساد کرے گا تم نے اس پر غور نہ کیا کہ انسان اپنا گھر بار وطن چھوڑ کر پردیسی بن کر، پریشان بال، کفن پہنے لَبَّیْک لَبَّیْک کی صدائیں لگاتا عرفات کے میدان میں بھی آئے گا، بتاؤ! ان حاجیوں نے سوائے میری رضا کے اور کیا چاہا ہے، صرف

1... فضل عشر ذی الحجۃ لابن ابی الدنیا، ص41، حدیث:14

2... الترغیب والترھیب، کتاب العیدین والاضحیۃ، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین، 62/2، حدیث:1662

3... موطا امام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، 386/1 حدیث:982 ملخصا

4... مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ، ص540، حدیث:3288

مجھے راضی کرنے کے لیے یہ لوگ ان میدانوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں یہ شَرَف نہ ملائکہ کو حاصل ہے نہ جِنّات کو صرف ان ہی کا حصہ ہے۔[1]

چلو عرفات چلتے ہیں وہاں حاجی بنیں گے ہم گنہ سے پاک ہوں گے لوٹ کے جس دم چلیں گے ہم

یومِ عرفہ (9 ذوالحجہ) بھی عید ہے:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک یہودی کے سامنے اس آیت مبارکہ: اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ (ترجمۂ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ (پ6، المائدۃ:3)) کی تلاوت فرمائی تو اس یہودی نے کہا اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں، جمعہ اور عرفہ۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے ثابت ہے ورنہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت کی یادگار و شکر گزاری ہے۔

آسمان کے دروازے کتنی بار کھولے جاتے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا فَرقَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہر رات آسمان کے دروازے تین مرتبہ

1... مراٰۃ المناجیح، 4/141

2... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المائدۃ، 5/33، حدیث: 3055

کھولے جاتے ہیں اور جمعہ کی رات سات (7) مرتبہ کھولے جاتے ہیں جبکہ عرفہ کی رات نو (9) مرتبہ کھولے جاتے ہیں۔[1]

عرفہ کے روزے کی فضیلت:

(1) اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرفہ کے روزے کو ایک ہزار دن کے برابر شمار کرتے تھے۔[2]

عرفہ کی فضیلت پانے کے اسباب:

جو عرفہ کے دن ملنے والی جہنم سے آزادی اور گناہوں کی مغفرت پانے کا خواہشمند ہو تو وہ ان اسباب کا خیال رکھے جن کے سبب جہنم سے آزادی اور مغفرت کی امید ہے۔

(1) روزہ رکھنا

ایک سبب عرفہ کے دن روزہ رکھنا ہے، حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔[3]

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرفے کے دن (یعنی 9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے روز حاجی کو) عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔“[4]

---

1 ...لطائف المعارف، ص490

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، 436/3، حدیث:5143

3 ...مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام ---الخ، ص454، حدیث:2746

4 ...ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر خبر مفسر---الخ، 292/3، حدیث:2101

(2) حرام کاموں سے بچنا

ایک سبب اس دن اپنے اعضا کو حرام کاموں سے بچانا ہے، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن جو کوئی اپنے کان، آنکھ اور زبان پر قابو رکھے تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔[1]

(3) کثرت سے توحید کی گواہی دینا

ایک سبب صدق واخلاص کے ساتھ کثرت سے توحید کی گواہی دینا ہے کیونکہ یہ دینِ اسلام کی اصل اور بنیاد ہے جسے اللہ پاک نے عرفہ کے دن کامل واکمل فرمایا، حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے مروی ہے عرفہ کے روز حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے: **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر**۔[2]

(4) سب سے بہتر دعا

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر وہ دعا ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کی: ”**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**

1… مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، 704/1، حدیث: 3042

2… ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، ہر بھلائی اسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، 662/2، حدیث: 6979)

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر "[1]

(5) کثرت سے مغفرت کی دعا کرنا

ایک سبب کثرت سے مغفرت اور جہنم سے آزادی کی دعا کرنا بھی ہے کیونکہ اس میں دعا کی قبولیت کی امید کی جاتی ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ "زمین میں کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں اللہ پاک اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہ فرماتا ہو اور سب سے زیادہ عرفہ کے دن لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔" لٰہذا تم اس میں کثرت سے یہ دعا کیا کرو: **اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ لِيْ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ فَسَقَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔**[2]

جو حج نہ کرسکے وہ کیا کرے؟

وہ مسلمان جو حج بیتُ اللہ کی سعادت حاصل نہ کرسکے حضرت امام یوسف بن حسن حَنْبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 909ھ) انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے لوگو! اگر ہم حرمین نہ جاسکیں تو ہم اپنی عاجزی ان تک پہنچادیں، اگر ہم عرفات میں حاضر نہیں ہوسکے تو جو کچھ ہم سے چھوٹ گیا ہے اس کی تلافی کریں، اگر ہم حجرِ اَسْوَد تک نہ پہنچ سکیں تو جو پتھر دل ہیں وہی نرم ہوجائیں اگر ہم مِنٰی وعَرَفہ کی رات نہیں پاسکیں تو نہ پانے کا افسوس یہیں کرلیں، جو شخص آج کے دن توبہ نہیں کرے گا تو کب کرے گا؟

1... ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی دعاء یوم عرفۃ، 338/5، حدیث: 3596

2... ترجمہ: اے اللہ! مجھے جہنم سے آزادی عطا فرما اور میرے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما اور فاسق جن وانس کے شر سے میری حفاظت فرما۔ (لطائف المعارف، ص325)

اور جو شخص اس وقت میں متوجہ نہیں ہو گا تو کب ہو گا؟ اور جو توبہ کو نہیں جانتا وہ نادار ہے اور جو عَفْو و دَرگُزر کا سوال نہ کرے اس کا کوئی حصہ نہیں۔ [1]

حج کا سفر پھر اے مرے مولیٰ نصیب ہو
عرفات کا مِنیٰ کا نظارہ نصیب ہو [2]

کھانے پینے اور ذِکْرُ اللہ کے ایام:

حضرت سیِّدُنا نُبَیْشَہ ھُذَلی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایامِ تشریق کھانے، پینے اور اللہ پاک کے ذکر کے ایام ہیں۔ [3]

مُفَسِّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بقر عید کے تین دن بعد تک یعنی 13 تاریخ تک اہلِ عرب قربانی کے گوشت سُکھاتے تھے اس لیے ان دنوں کو تشریق یعنی سُکھانے اور دھوپ دکھانے کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ چار دن بندوں کی مہمانی کے ہیں جن میں رب تعالیٰ میزبان بندے مہمان، اس لیے ان دنوں میں روزہ رکھنا گویا رب تعالیٰ کی دعوت سے انکار، اس زمانہ میں خوب کھاؤ خوب پیو اور خوب اللہ کا ذکر کرو۔ [4]

ایامِ تشریق کی دعا:

حضرت سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایامِ تشریق میں یہ دعا کرنا مُسْتَحَب ہے:

1 ... معارف الانعام وفضل الشهور والايام، ص57

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص89

3 ... مسلم، كتاب الصيام، باب تحريم صوم ايام التشريق، ص444، حديث: 2677، 2678

4 ... مراٰۃ المناجیح، 3/186

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔[1]

عیدین کا تحفہ:

(1) اللہ کریم کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عیدین کو تَہْلِیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) تقدیس (سُبْحَانَ اللہِ) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اور تکبیر (اَللہُ اَکْبَر) کے ساتھ مُزَیَّن کرو۔"[2]

(2) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی اُمید پر قیام کیا (یعنی عبادت کی) اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن دل مر جائیں گے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عیدین کی نماز کا طریقہ جاننے کے لئے امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے رسالے "نمازِ عید کا طریقہ" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کا بیان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حج، ارکانِ اِسلام میں سے ایک بُنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اِس فَرِیضے کی ادائیگی کی غَرَض سے ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں رنگ و نَسل کے فرق کو مٹا کر سر زمینِ حَرَم پر اِکٹّھے ہوتے ہیں، جن کے اِتّفاق و اِتّحاد کا دِلکش نظارہ دیکھ کر دنیا حیرت زدہ ہو جاتی ہے۔ یہ لمحہ حاجیوں کے لیے کسی عظیم نعمت سے کم نہیں ہوتا، کیونکہ بارگاہِ الٰہی سے اِن خُوش نصیبوں پر خُصُوصی

1… ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (لطائف المعارف، ص331)

2… مسند الفردوس، 2/291، حدیث:3332

3… ابن ماجه، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، 2/365، حدیث:1782

کرم نوازیاں ہوتی ہیں اور اِن کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازا جاتا ہے کہ جن کے بارے میں سننے کے بعد حج کی طاقت و قدرت نہ رکھنے والے مُسلمانوں کے دل و دماغ میں بھی اُس مُقدّس مقام کی زِیارت کا اَرمان مچلنے لگتا ہے۔ آیئے! حج کے فَضائل پر دو (2) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

حج کے فضائل:

(1) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس نے حج کیا اور کوئی جھگڑا یا گناہ نہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسا اس دن تھا جب اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔"[1]

(2) حج کیا کرو، کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے، جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔[2]

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مُقدَّر یاوَری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ مُنہ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَروَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے[3]

1 ... بخاری، کتاب الحج، باب فضل حج المبرور، 512/1، حدیث: 1521

2 ... معجم اوسط، من اسمہ القیس، 416/3، حدیث: 4997

3 ... ذوقِ نعت، ص 253

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ ذوالحجۃ الحرام بڑی عظمت و شان والا مہینا ہے ہمیں اس ماہ مبارک کا احترام کرتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کیلئے نیک اعمال کرنے چاہئیں بالخصوص اس کے پہلے عشرے میں تو خوب ذوق و شوق کے ساتھ عبادت و تلاوت کی عادت بنانی چاہیے کیونکہ احادیثِ مبارکہ کے مطابق ان دنوں میں اللہ پاک کو اپنے بندوں کے نیک اعمال بہت محبوب ہیں۔ زہے نصیب اگر اس مبارک مہینے میں حج کی سعادت نصیب ہو جائے تو شرعی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مناسکِ حج کی ادائیگی کیجئے اور ہر طرح سے اُس پاک سرزمین کے آداب بجالایئے اور حج سے واپسی کے بعد اپنے وطن میں بھی اسی طرح عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت کا معمول رکھئے جس طرح دورانِ حج یہ شوق پیدا ہوا تھا۔ اِنْ شَآءَ اللہ دونوں جہانوں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ حج و عمرہ کے مسائل کی مفید معلومات کیلئے امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی کتاب ''رَفِیْقُ الْحَرَمَین'' کا مطالعہ کیجئے۔

قربانی کا بیان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کی آمد ہوتے ہی سُنَّتِ ابراہیمی کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مُسلمان اس ماہِ مُقدّس میں اللہ پاک کے حکم کی بجاآوری، سُنتِ ابراہیمی اور سُنَّتِ مُصطفٰے کی ادائیگی کے لیے کمربستہ دِکھائی دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجب ہے۔[1] مالکِ نصاب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن

---

1 ... فتاوی ھندیہ، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول فی تفسیرھا۔۔۔الخ، 5/292

تولے چاندی یا اُتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیت کا حاجتِ اَصلیّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ پاک یا بندوں کا اِتنا قرضہ نہ ہو جسے ادا کرکے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔[1] ہر صاحبِ استطاعت مسلمان کو چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی کے حُصُول اور سُنّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کی نیّت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قُربانی کا فریضہ سَر اَنجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ کریم قُربانی کا ذِکْر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ ترجمۂ کنز الایمان: تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ30، الکوثر، 2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارکہ بھی قربانی کے فَضائل و مَسائل سے مالا مال ہیں۔ قُربانی کے فضائل پر مُشتمل دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

ہر بال کے بدلے نیکی:

(1) حضرت سیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کی: اور اُون میں؟ فرمایا: اس

1 ... ابلق گھوڑے سوار، ص6

کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔[1]

(2) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس موجود رہو کیونکہ جیسے ہی تمہاری قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔[3] حضرت ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُلِ صراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضُو (کیلئے جہنّم سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔[4]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قربانی کے مسائل جاننے کے لئے امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے رسالے "ابلق گھوڑے سوار" کا مطالعہ کیجئے۔

ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذوالحجۃ الحرام بہت ہی بابرکت مہینا ہے، اس مہینے میں عبادت وریاضت کے بہت زیادہ فضائل ہیں، آیئے! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم

1 ... ابن ماجه، كتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحيه، 531/3، حديث: 3127

2 ... سنن كبرىٰ للبيهقی، كتاب الضحايا، باب مايستحب للمرء...الخ، 476/9، حديث: 19161 ملتقطا

3 ... اشعة اللمعات، كتاب الصلوة، باب الاضحية، 1/ 654

4 ... مرقاة المفاتيح، 574/3، تحت الحديث: 1470۔ مراٰۃ المناجیح، 2/ 375

سے منقول چند عبادات اور اوراد و وظائف ملاحظہ کرتے ہیں:

بے شمار نمازوں کا ثواب:

ذوالحجہ کی پہلی رات عشاء کی نماز کے بعد دو دو کر کے چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پچیس مرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا (اِنْ شَآءَ اللّٰه)۔[1]

بے حساب نیکیاں دی جائیں گی:

پہلی رات سے دسویں رات تک روزانہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ کوثر (اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ) اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اسے شمار نیکیاں عطا فرمائے گا اور بے شمار برائیاں مٹا دے گا۔[2]

جمعہ کے چھ نوافل کی فضیلت:

ذوالحجہ کے جمعہ میں دو دو کر کے چھ رکعت پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پڑھے، چھٹی رکعت کے سلام کے بعد دس بار "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْن"[3] پڑھے اور دس بار درود شریف پڑھے تو اللہ پاک سب سے پہلے اسے داخلِ جنت فرمائے گا۔[4]

1... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص185

2... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص185

3... ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بادشاہ حق اور ظاہر ہے۔

4... رکن دین، ص177

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یہ عمل کرنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں: نماز کی قبولیت اور گناہ کی بخشش کے لئے اللہ پاک سے دعا مانگے اِنْ شَآءَ الله اس نماز پڑھنے والے کے گناہ معاف ہوں گے اور اللہ کریم اس کو داخلِ جنت فرمائے گا۔[1]

جواہر خمسہ میں ذوالحجہ کی ہر شبِ جمعہ یہ عمل کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے: اللہ پاک اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔[2]

آٹھ ذوالحجہ کے نوافل:

ذوالحجہ کی آٹھویں رات بعد نماز عشاء دو دو رکعت کر کے سولہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد) پڑھے اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور یہ نماز سببِ مغفرت کے لئے بہت افضل ہے۔[3]

ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو بعد نمازِ ظہر چھ رکعت دو دو کر کے پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر ایک بار دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر ایک بار پانچویں اور چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے اِنْ شَآءَ الله اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہو گا۔[4]

1... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص186

2... جواہر خمسہ، ص28

3... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص188

4... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص188

دس ذوالحجہ کی رات کے نوافل:

جو کوئی دس ذوالحجہ کی رات بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ) پانچ بار پڑھے تو اللہ پاک اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔[1]

بدن کے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں:

جو کوئی ذوالحجہ کی ہر رات وتر کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر (اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ) اور سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ) ایک ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ پاک اسے بدن کے ہر بال کے بدلے میں دس نیکیاں عطا فرمائے گا، ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے اور سات غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔[2]

پہلے عشرے کے اَوراد و وظائف:

ذوالحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں: "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔"[3]

---

1 ... جواہر خمسہ، ص29

2 ... جواہر خمسہ، ص28

3 ... ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، تمام بھلائیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص186)

ذوالحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں: **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔**[1]

ذوالحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں: **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔**[2]

ذوالحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں: **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔**[3]

بے شمار برکات کا حصول:

عشرۂ ذوالحجہ میں روزانہ باوضو کسی بھی وقت سورۂ فجر کا پڑھنا افضل ہے اور جو ایسا کرے گا اللہ پاک بروزِ قیامت اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کے لیے اس دن کوئی

1... ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں وہ معبود، واحد، یکتا، بے نیاز اور فرد و وتر ہے اور اس نے کسی کو صاحب اور اولاد نہیں بنایا۔ (اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص187)

2... ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص187)

3... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص187

خوف نہ ہو گا۔[1]

ذوالحجہ کے دس دن روزانہ سورۂ وَالضُّحٰی بکثرت پڑھنے والے کو اللہ پاک جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔[2]

اللہ پاک اس مبارک مہینے میں ہمیں مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی باادب حاضری نصیب فرمائے اور اس ماہِ مبارک میں خوب خوب عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس ذوالحجۃ الحرام میں ہے۔

نام	وصال	مدفن / جائے وفات
قدیمُ الاسلام صحابیہ، اُمِّ رُومان بنتِ عامر (زوجہ صدیقِ اکبر)	ذوالحجہ 6ھ	مدینۂ منورہ
امیرُ المؤمنین، ذوالنُّورَین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی	18ذوالحجہ 35ھ	حَشِّ کَوکَب، جنت البقیع
قدیمُ الاسلام، صحابیِ رسول، حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ	ذوالحجہ 35ھ	
سیّدُ القَوارِس حضرتِ سیّدنا ابو موسیٰ عبدُاللہ بن قَیس اَشعری یمنی	ذوالحجہ 44ھ	کوفہ یا مکۂ مکرمہ
محافظِ اسلام حضرت سیّدنا مسلم بن عقیل	9ذوالحجہ 60ھ	کوفہ، عراق
استاذُ التابعین حضرتِ سیّدنا امام محمد باقر	7ذوالحجہ 114ھ	جنّتُ البقیع، مدینہ منورہ
عظیم صوفی بزرگ حضرت سیّدعبدُاللہ شاہ غازی اشتر حَسنی	وصال 151ھ	کلفٹن، باب المدینہ کراچی، پاکستان
جوّادِ زمانہ حضرت امام ابو جعفر محمد تقی	220ھ	بغداد شریف، عراق
قُطبُ العارِفین حضرت امام ابو بکر جعفر بن یونس شِبلی	27ذوالحجہ 334ھ	بغداد، عراق

1 ... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص188

2 ... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص188

حجۃ الاسلام حضرت امام ابو بکر احمد بن علی رازی جَصّاص حنفی	7ذوالحجہ 370ھ	بغداد، عراق
شیخ الاسلام، بُرہانُ الدّین حضرت امام ابو الحسن علی مَرغینانی	15ذوالحجہ 593 ھ	سَمرقند، ازبکستان
حضرت شیخ ابوالحسن علی بن یوسف لَخمی شَطنَوفی شافعی	20 ذوالحجہ 713ھ	قاہرہ، مصر
مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت جلال الدین حسین بخاری سُہروردی	10ذوالحجہ 785ھ	اُوچ شریف، ضلع بہاولپور، پاکستان
شاہِ ہمدان امیر کبیر سیّد علی ہمدانی کبراوی	6ذوالحجہ 786ھ	کولاب، صوبہ خُتلان، تاجکستان
عمدۃُ المحدثین، شہابُ الدّین، حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی شافعی	28ذوالحجہ 852ھ	قَرافہ صُغریٰ، قاہرہ، مصر
شارحِ بخاری حضرت علامہ بدرُ الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی	4ذوالحجہ 855ھ	قاہرہ، مصر
حضرت علامہ بہاؤ الدین بن ابراہیم انصاری قادری شطاری	11ذوالحجہ 921ھ	دولت آباد، اورنگ آباد، مہاراشٹر، ہند
تاجُ العارفین، شیخ محمد افضل الٰہ آبادی	18ذوالحجہ 1124ھ	دائرہ شاہ اجمل شہر الٰہ آباد، یوپی، ہند
مَلِکُ الشّعراء حضرت سیّد وارث شاہ بخاری چشتی	9 ذوالحجہ 1206ھ	جنڈیالہ شیر خان، شیخوپورہ، پاکستان
ماہرِ عُلومِ کثیرہ، حضرت علامہ عبد العزیز پَرہاڑوی چشتی	1239ھ، عُرس 8،9ذوالحجہ	پَرہار غربی، ضلع مظفر گڑھ، پاکستان
مُرشِدِ اعلیٰ حضرت، خاتمُ الاکابر حضرت شاہ آلِ رسول مارَہروی	18ذوالحجہ 1296 ھ	مارہرہ شریف، ضلع ایٹہ، یوپی، ہند
رُومیِ کشمیر، صاحبِ سیفُ المُلوک حضرت میاں محمد بخش قادری	7ذوالحجہ 1324ھ	کھڑی، ضلع میرپور، کشمیر، پاکستان
غوثِ زماں حضرت خواجہ عبد الرحمٰن چھوہروی قادری	یکم ذوالحجہ 1342ھ	سبز پور، ہری پور ہزارہ، KPK، پاکستان
مُفتیِ آگرہ حضرت علامہ مولانا حافظ نثار احمد کانپوری رضوی	(غالباً)16ذوالحجہ 1349ھ	جنّت البقیع، مدینہ منورہ
شاگردِ اعلیٰ حضرت، سیّد عبد الکریم محمد یوسف شاہ تاجی صابری	یکم ذوالحجہ 1367ھ	بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
صدرُ الافاضل حضرت علامہ حافظ سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی	18ذوالحجہ 1367ھ	جامعہ نعیمیہ، مرادآباد، ہند
مُبلّغِ اسلام، حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صِدّیقی میرٹھی	22ذوالحجہ 1374ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
تلمیذِ اعلیٰ حضرت، مولانا عبد الربّ رضوی ہزاروی	26ذوالحجہ 1387ھ	کیہال، ایبٹ آباد سٹی، KPK، پاکستان
مَخدومِ مِلّت حضرت مولانا سیّد عبدُ الرحمٰن رضوی گیاوی بہاری	13ذوالحجہ 1392ھ	کیری، ضلع بانکا، صوبہ بہار، ہند
قُطبِ وقت حضرت مولانا سیّد نورُ الحسن نگینوی نقشبندی قادری	22ذوالحجہ 1393 ھ	مواز والہ، ضلع میانوالی، پاکستان
قطبِ مدینہ، شیخ العرب والعجم، مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی	4ذوالحجہ 1401ھ	جنت البقیع، مدینہ منورہ
امامِ علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی	14ذوالحجہ 1434ھ	سنگھیا، ضلع پورنیہ، بہار، ہند

رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن وَرَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی

ان بزرگانِ دین کے مختصر حالاتِ زندگی جاننے کیلئے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" سال 2017، 2018 کے ذوالحجۃ الحرام کے شمارے ملاحظہ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو (100) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔(1)

یا نَبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غُلام
اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصی کا بھی ناز بَرْدار ہے(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی تعلیمات انسانی حیات کے ہر گوشے کو محیط ہیں، اسلام کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو ماہ و سال کے ساتھ دن بلکہ لمحہ لمحہ اعلیٰ و اَحسن طریقے سے گزارنے کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا

1...معجم اوسط، 252/5، حدیث: 7235
2...وسائلِ بخشش مرمم، ص 481

ہے، اس کی رہنمائی میں زندگی گزارنے والا چین و سکون کی دولت پاتا، کامیابی و کامرانی کے زینے چڑھتا اور مقصود و مراد پا کر دنیا و آخرت میں سُرخُرو ہوتا ہے۔ آیئے! ہم دِنوں کے بارے میں بھی اسلام کی عطا کردہ اِس رہنمائی کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

تمام دنوں کے یکساں اعمال:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ذمہ کئی اعمال ایسے ہیں کہ جنہیں ہم اگر روزانہ کی بنیاد پر کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ڈھیروں ثواب کے ساتھ ذہنی و قلبی سکون بھی میسر آئے گا۔ ان میں سے چند اعمال یہ ہیں: (1) پانچوں وقت کی نماز مسجد میں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ممکن ہو تو پہلی صف میں ادا کیجئے کہ نماز جہنم سے نجات اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔[1] فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کے بارے میں پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی، اُس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی، اس نے ساری رات عبادت کی۔"[2] (2) لباس میں طہارت و پاکیزگی اور جسم کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کیجئے اور جہاں تک ممکن ہو باوضو رہیے کہ بعض صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: پاک کپڑوں میں رہنا، پاک بستر پر سونا، ہمیشہ باوضو رہنا دل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔[3] اور اس کی برکت سے آپ خود کو پُراعتماد محسوس

---

1 ... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاتی الصبح و العصر۔۔۔ الخ، ص 250، حدیث: 1436 ماخوذا۔ مسند الفردوس، باب الثاء، 2/92، حدیث: 2495 ماخوذا

2 ... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ العشاء... إلخ، ص 329، حدیث: 656

3 ... مراٰۃ المناجیح، 1/ 468

کریں گے۔(3)اپنے اعضا کو گناہوں سے بچایئے۔(4)گھر ہو یا دفتر، ہر ایک کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آیئے کہ حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بروزِ قیامت مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا۔[1] (5)روزانہ کی بنیاد پر اپنی دینی معلومات میں اضافہ کیجئے تاکہ آپ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکیں۔(6)روزانہ نمازِ فجر کے بعد تلاوتِ قرآن اورذکر و درود کا معمول بنایئے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق جس نے دن کی ابتدا کسی اچھے کام سے کی اور اپنے دن کو اچھے کام ہی پر ختم کیا تو اللہ پاک اپنے فرشتوں سے فرمائے گا:ان دونوں (صبح وشام)کے درمیان جو گناہ(صغیرہ)ہیں انہیں مت لکھو۔[2]
(7)روزانہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک پر کثرت سے درود شریف پڑھئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔[3] (8)سونے سے پہلے تسبیحِ فاطمہ پڑھئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب ہے۔[4] اور آیۃُ الکُرسی پڑھنے کا معمول بھی بنایئے کہ نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے پر جنت کی اور رات کو سوتے وقت پڑھنے پر اپنے اور پڑوسیوں کے گھروں کی حفاظت کی بشارت ہے۔[5]
(9)حسبِ موقع اِنْ شَآءَ اللہ، مَا شَآءَ اللہ، جَزَاکَ اللہ اور بَارَکَ اللہ کہنے کا معمول بنایئے۔

1...ترمذی،کتاب البر و الصلۃ، باب ماجآء فی حسن الخلق، 403/3، حدیث:2009

2...جامع صغیر، ص513، حدیث:8423

3...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، 27/2، حدیث:484

4...کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند اخذ المضاجع، ص94، حدیث:231 ماخوذا

5...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، 458/2، حدیث:2395 ماخوذا

مدنی التجا: اگر آپ اپنے معمولات میں نیک اعمال شامل کرنا چاہتے ہیں تو پابندی سے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔ امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اِس پُرفتن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ''مَدَنی اِنعامات'' بصورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالِبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے لئے 40 اور خصوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مدنی اِنعامات ہیں۔ مدنی انعامات کا یہ عظیم تحفہ نہ صرف اَسْلافِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان پر عمل کی برکت سے نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، پابندِ سُنّت بننے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

مخصوص دنوں کے روزے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں ہفتے کے مخصوص دِنوں میں روزے رکھنے کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، اُن میں سے چند فضائل ملاحظہ کیجئے:

(1) داخلِ جنت کرنے والا عمل:

بدھ اور جمعرات کا روزہ داخلِ جنّت کرنے والا عمل ہے، چنانچہ رسولُ اللہ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے رَمَضان، شَوّال، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[1]

(2) جہنّم سے آزادی پانے کا نسخہ:

بدھ اور جُمعرات کا روزہ جہنّم سے آزادی کا ذریعہ ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو بدھ اور جُمعرات کو روزے رکھے اُس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔[2]

(3) بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ:

بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنے کی بے شمار برکتیں ہیں، اس حوالے سے تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کو روزے رکھے گا تو اللہ پاک اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کے باہر کا حصّہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔[3] (2) جو بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے گا تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زَبَرجَد کا محل بنائے گا۔ اور اُس کیلئے دوزخ سے آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائے گا۔[4] (3) جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن اپنے مال سے کچھ صدقہ بھی کرے تو اس

---

1 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب الصیام، صیام یوم الاربعاء، 147/2، حدیث: 2778

2 ... مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن عمر، 115/5، حدیث: 5610

3 ... معجم اوسط، 87/1، حدیث: 253

4 ... معجم اوسط، 87/1، حدیث: 254۔ شعب الایمان، باب الصیام، صوم شوال و الاربعاء ---الخ، 397/3، حدیث: 3873

کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جَنا۔[1]

(4) دو سال کی عبادت کا ثواب:

محرم الحرام، شوال المکرم، ذوالقعدۃ الحرام اور ذوالحجۃ الحرام میں جُمعرات، جُمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھنا دو سال کی عبادت کا ثواب پانے کا ذریعہ ہے، چنانچہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے حرمت والے مہینے میں تین دن، جُمعرات، جُمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اس کے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔[2]

مخصوص اوقات کے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہفتے کے بعض دن ایسے بھی ہیں کہ اگر ان میں اورادو وظائف یا نوافل کا معمول بنالیا جائے تو بہت ساری برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور مصیبتوں، تنگدستیوں اور پریشانیوں سے نجات نصیب ہوتی ہے، آیئے! اِس کی تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں:

(1) نقصان سے بچنے کا وظیفہ:

حضرت سَیِّدُنا اَبان بن عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح شام تین (3) بار یہ کہہ لیا کرے: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ

1 ...معجم کبیر، 266/12، حدیث: 13308

2 ...معجم اوسط، 484/1، حدیث: 1789

الْعَلِیْمُ[1] اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔ حضرت سَیِّدُنا اَبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو فالج ہو گیا تو جس شخص نے آپ سے یہ حدیث سنی وہ آپ کو تعجب سے دیکھنے لگا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس سے فرمایا تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے اپنے والد پر جھوٹ باندھا ہے اور نہ ہی میرے والد نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھا مگر حقیقت یہ ہے کہ جس روز مجھ پر یہ مصیبت نازل ہوئی اس روز میں یہ دعا پڑھنا بھول گیا تھا۔[2]

(2) قیامت کے دن خوش ہونے کا وظیفہ:

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کوئی صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: ”رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا“[3] تو اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ بروزِ قیامت اسے خوش کرے۔[4]

(3) سارے دن کے شکرانے کی دعا:

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام صبح کے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے: ”اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا خَلْقٌ جَدِیْدٌ فَافْتَحْہُ عَلَیَّ بِطَاعَتِكَ وَاخْتِمْہُ لِیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ

1...اللہ پاک کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نُقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا جانتا ہے۔

2...ابوداؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، 4/418، حدیث: 5088

3...یعنی میں اللہ پاک کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت سَیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔

4...مسند امام احمد، مسند الکوفیین/حدیث خادم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، 7/12، حدیث: 18990

وَارْزُقْنِیْ فِیْہِ حَسَنَۃً تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَزَکِّھَا وَضَعِّفْھَا لِیْ وَمَا عَمِلْتُ فِیْہِ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَاغْفِرْھَا لِیْ اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَّدُوْدٌ کَرِیْمٌ "[1] ۔[2]

(4) تنگدستی سے نجات کے وظیفے:

اگر آپ تنگ دستی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق اِن اوراد و وظائف کو پڑھنے کا معمول بنائیے:

❀ مغرب کی نماز کے بعد یا ہر شبِ جمعہ سورۂ واقعہ، سورۂ مُزَّمِّل، سورۂ وَاللَّیْل اور سورۂ اَلَمْ نَشْرَح پڑھنے کا معمول بنائیے۔[3]

❀ ہر نماز کے بعد قبلہ رو ہو کر 51 مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ 75 مرتبہ یہ دعا پڑھئے: یَا شَفِیْقُ یَا رَفِیْقُ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضَیْقٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اللّٰہُ۔[4]

❀ رِزق میں وُسعت اور قرضوں سے نجات کے لئے ہر روز چاشت کی نماز ادا کرنے کے بعد چار رکعات قضائے حاجت یوں پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 10 مرتبہ یہ آیات پڑھئے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ

1... یعنی اے اللہ! یہ (صبح) ایک نیا آغاز ہے اس میں مجھ پر اپنی اطاعت کے راستے کھول دے اور اس کا اختتام اپنی رضا و بخشش کے ساتھ فرما۔ آج کے دن مجھے نیکی کی توفیق دے اور پھر اسے قبول اور پاک فرما اور میرے نامۂ اعمال میں (اس کا اجر) دگنا فرما اور مجھ سے ہونے والی برائی معاف فرما۔ بے شک تو بخشنے والا، رحم کرنے والا، محبت کرنے والا اور کرم فرمانے والا ہے۔

2... احیاء العلوم، کتاب الاذکار والدعوات، 417/1

3... دولتِ بے زوال، ص124 ماخوذا

4... دولتِ بے زوال، ص124 ماخوذا

فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝۳ (پ28، الطلاق:2تا3)

اللہ پاک کی رحمت سے چالیس دن کے اندر حاجت پوری ہو گی۔ [1]

❀ روزانہ اول و آخر 100 مرتبہ درود شریف کے ساتھ ہر نماز کے بعد 100 مرتبہ اور نمازِ جمعہ کے بعد 500 مرتبہ یہ دعا پڑھنے والا خوش حال ہو گا اور جس مراد کے لئے پڑھے گا وہ مراد پوری ہو گی:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِين۔ [2]

❀ ہفتے کے ساتوں دن فجر کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ ان اوراد کو پڑھنے کا معمول بنالیجئے:

پورے ہفتے کے اوراد و وظائف	
اتوار	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
پیر	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
منگل	اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى
بدھ	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ
جمعرات	اَللّٰهُ مُغْنِیْ
جمعہ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ [3]

1 ... دولتِ بے زوال، ص125 ماخوذا

2 ... دولتِ بے زوال، ص125 ماخوذا

3 ... دولتِ بے زوال، ص124 ماخوذا

(5) فکر وغم سے نجات کا وظیفہ:

ہمیشہ نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کے بعد سیّدُ الاستغفار پڑھنے کا معمول بنانے والا دنیوی فکر و غم سے نجات پائے گا[1] اور جس نے اسے دن کے وقت ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت اسے ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ سیّدُ الاستغفار یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ، وَاَبُوْٓءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔[2]

(6) مقصد پانے کا وظیفہ:

ہر فرض نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھے اور 33 مرتبہ "سُبْحٰنَ اللہِ"، 33 مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"، 33 مرتبہ "اَللہُ اَکْبَرُ" اور ایک مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" پڑھنے والا دونوں جہاں کا مقصد پائے گا۔[3]

(7) رحمت و برکت پانے کا وظیفہ:

ہر نماز کے بعد اول و آخر 11 بار درود شریف کے ساتھ 100 مرتبہ یہ دعا پڑھنے

---

1 ... دولتِ بے زوال، ص126 ماخوذا

2 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، 4/189، حدیث: 6306

3 ... دولتِ بے زوال، ص126

سے رحمت وبرکت نصیب ہو گی: یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔[1]

(8)روزانہ ان سورتوں کی تلاوت کیجئے:

(1)عذابِ قبر سے نجات پانے کے لئے سورۂ ملک کی تلاوت کیجئے[2]، (2) مغفرت پانے کے لئے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کیجئے[3]، (3)تنگ دستی سے نجات پانے کے لئے رات کے وقت سورۂ واقعہ کی تلاوت کیجئے[4]،(4) رات میں سورۂ دخان کی تلاوت کیجئے کہ اس کی تلاوت کرنے والے کے لئے صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔[5]

(9)بیماریوں سے محفوظ رہے گا:

حضرت سیِّدُنا قُبَیْصہ بن مخارق رَضِیَ اللهُ عَنْه فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوا تو نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے قُبَیْصہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی، یا رسولَ الله! صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، میں آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے الله پاک مجھے فائدہ دے۔ تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے قُبَیْصہ! تم

---

1 ... دولتِ بے زوال، ص127

2 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، 407/4، حدیث:2899

3 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، 479/2، حدیث:2458

4 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، 491/2، حدیث:2497

5 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حم الدخان، 406/4، حدیث:2897

جس پتھر، ذرّے یا درخت کے قریب سے بھی گزرے ہو اس نے تمہارے لئے استغفار کیا ہے۔ اے قُبَیْصَہ! نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد یہ کلمات تین مرتبہ پڑھو: ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ“ (یعنی اللہ پاک ہے عظمت والا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں) کہ (یہ کلمات پڑھنے سے) تم اندھے پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے۔ اور اے قُبَیْصَہ! (تم اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگو) ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِكَ“[1]۔[2]

(10) ڈوبنے اور چوری سے حفاظت کی دعا:

منقول ہے کہ ایامِ حج میں جب حضرت سیّدُنا خضر اور حضرت سیّدُنا الیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام کی ملاقات ہوتی ہے تو یہ کلمات پڑھے بغیر جدا نہیں ہوتے: ”بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کُلُّ نِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ الْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا یَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰہُ“[3] جو یہ دعا صبح تین مرتبہ پڑھ لے گا جلنے، ڈوبنے اور چوری سے محفوظ رہے گا۔[4]

1... یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں مجھ پر اپنا فضل فرما، اپنی رحمتیں برسا اور اپنی برکتیں نازل فرما۔

2... مسند امام احمد، مسند البصرین، حدیث قبیصہ بن مخارق، 352/7، حدیث: 20625

3... یعنی اللہ کے نام سے شروع جو اللہ پاک چاہے اس کے بغیر کوئی قوت نہیں، جو اللہ پاک چاہے ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے، جو اللہ پاک چاہے ہر بھلائی اللہ پاک کے ہی دستِ قدرت میں ہے، جو اللہ پاک چاہے برائیوں کو ٹالنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

4... احیاء العلوم، کتاب الاذکار والدعوات، 417/1۔ مفتاح السعادۃ، المطلب الخامس: فی ادعیۃ ماثورۃ معزیۃ۔۔۔الخ، ص773

(11) ہر مہینے کی پہلی رات کا عمل:

جو شخص ہر مہینے کی پہلی رات چاند دیکھ کر سورۂ ملک کی تلاوت کرے تو پورا مہینا ان تیس (30) آیتوں کی برکت سے سختیوں سے محفوظ رہے گا۔[1] اِنْ شَآءَ اللّٰه

(12) دعائے انس:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک ایسی دعا سکھائی جسے پڑھنے والا شیطان اور ہر ظالم کے شر سے محفوظ رہتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَجِرْنِیْ مِنْ كُلِّ شَیْطَانٍ رَجِیْمٍ، وَمِنْ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ، اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصَّالِحِیْنَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔[2]

جمعۃ المبارک

جمعۃُ المبارک عظمت، برکت اور ثواب کے اعتبار سے امتیازی مقام رکھتا ہے، قرآنِ کریم میں اسی نام کی ایک مکمل سورت ہے جس میں نمازِ جُمعہ کا تذکرہ بھی ہے۔ چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وُجُود میں مُجتَمَع (یعنی اکٹھی) ہوئی کہ تکمیلِ خلق اِسی دن ہوئی نیز حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی مِٹّی اسی دن جمع ہوئی نیز اس دن میں لوگ نمازِ جُمعہ جمع ہوکر ادا کرتے ہیں، ان وُجُوہ سے اِسے جُمعہ کہتے ہیں۔ اِسلام سے پہلے اہلِ

1 ... روح المعانی، پ 29، الملک، تحت المقدمہ، 6/15

2 ... الدعاللطبرانی، باب القول عند الدخول علی السلطان، ص324

عَرَب اسے عَرُوبہ کہتے تھے۔[1]

اس مبارک دن کو کئی تاریخی نسبتیں اور بہت سی خصوصیات حاصل ہیں مثلاً ❀ اللہ پاک نے جمعہ کو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا، اسی دن اُنہیں زمین پر اُتارا اور اسی دن اُنہیں وفات دی ❀ جمعہ کی ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وَقت جس چیز کا سُوال کرے گا اللہ پاک اُسے عطا فرمائے گا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے۔ ❀ اِسی دن میں قِیامت قائم ہو گی۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان و زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔"[2] ❀ ان مقدس ہستیوں کا نکاح جمعہ کے دن ہوا: (1) حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے (2) حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا حضرت زلیخا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے (3) حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا حضرت صَفُورا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے (4) حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا حضرت بِلْقِیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے (5) حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجَۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے (6) امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا جگر گوشۂ رسول، خاتونِ جنت حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے۔[3] ❀ اسی مبارک دن کو مسلمانوں کی عید قرار دیا گیا۔[4] ❀ جمعہ کو سیِّدُ الاَیَّام

1... مراٰۃ المناجیح، 2/317

2... ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب فی فضل الجمعۃ، 2/8، حدیث: 1084 ملتقطا

3... کتاب السبعیات فی مواعظ البریات، ص96۔ فضائل الایام والشہور، ص185

4... سنن کبری للبیہقی، کتاب الطھارۃ، باب الاغتسال للاعیاد، 1/447، حدیث: 1427 ماخوذاً

(یعنی دنوں کا سردار) فرمایا گیا ہے۔[1] ❀ جمعۃ المبارک کو نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔[2] اس دن جہنم کے دروازے نہیں کھولے جاتے، نہ ہی اُسے بھڑکایا جاتا ہے۔ ❀ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور ماں باپ کے سامنے ہر جُمعہ کو اعمال نامے پیش ہوتے ہیں۔[3] ❀ اسی دن مسلمان نمازِ جمعہ ادا کرتے ہیں۔

جمعۃُ المبارک کا دن کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جمعہ کی شان و عظمت کے بارے میں آپ جان ہی چکے ہیں، اس بابرکت دن کی مبارک گھڑیوں کو گزارنے کے لئے بھی ہماری بھرپور رہنمائی کی گئی ہے، آیئے! اس کی تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں:

جمعہ کا روزہ

جمعہ کا روزہ جنت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ایک ہے، چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے جُمعہ کی نماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو جنت اس کے لیے واجب ہو گئی۔[4]

صرف جمعہ کا روزہ رکھنا کیسا؟

خصوصیّت کے ساتھ تنہا جُمعہ یا صِرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر

1 ... مستدرک، کتاب الجمعة، فضائل یوم الجمعة، 567/1، حدیث: 1065 ماخوذاً

2 ... معجم اوسط، 33/6، حدیث: 7895

3 ... نوادر الاصول، الاصل التاسع والستون والمئة، 213/4، حدیث: 924 ملتقطاً

4 ... معجم کبیر، خالد بن معدان عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ 97/8، حدیث: 7484

کسی مخصوص تاریخ کو جُمعہ یا ہفتہ آ گیا تو کراہت نہیں۔ مثلاً 15 شَعبانُ المُعظَّم، 27 رَجَبُ المُرجَّب وغیرہ جمعہ کو آ گئیں اور اب ان تاریخوں کی وجہ سے علیحدہ جمعہ کا روزہ رکھا تو حرج نہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جُمعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔[1]

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب:

اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزۂ جُمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ (جُمعرات) یا شنبہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامل ہو، مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔[2]

جمعہ کے دن کے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شب ِجمعہ اور روزِ جمعہ کے اعمال ذکر کئے جا رہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

(1) شب ِجمعہ کے 4 اعمال:

❀ شب ِجمعہ مغرب کی نماز کے بعد اِس حدیث میں بیان کردہ طریقۂ کار کے مطابق دو رکعت نماز ادا کرنے والا موت کی تکلیف اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا، چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جو کوئی جمعہ کی رات بعد نمازِ مغرب دو رکعت یوں ادا کرے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، 15 مرتبہ سورۂ زِلْزَال پڑھے تو اللہ

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، وما جاء فی النھی ۔۔۔ الخ، 2/81، حدیث: 11

2 ... فتاوی رضویہ، 10/653

پاک اس پر سکراتِ موت آسان فرمادے گا، اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا اور بروزِ قیامت پلِ صراط سے گزرنا اس کے لئے آسان کر دے گا۔[1]

❀ سورۂ یٰسین پڑھئے اور مغفرت کے حق دار قرار پایئے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) سورۂ یٰسین پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔[2]

❀ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مومن جُمعہ کی رات دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 25 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر یہ دُرُودِ پاک "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" ہزار مرتبہ پڑھے تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں میری زیارت کرے گا اور جس نے میری زیارت کی اللہ پاک اس کے گناہ مُعاف فرمادے گا۔[3]

❀ امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شبِ جمعہ غسل کر کے دو رکعت یوں ادا کرے کہ اُن میں ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اُسے خواب میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہو گی۔[4]

(2) جمعہ کے دن کے 5 اعمال:

❀ ناخن تراش لیجئے، ایسا کرنا شفاء حاصل کرنے کا سبب ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں

1... اللمعة فی خصائص الجمعة، الخصوصية الثالثة والثمانون...الخ، ص113

2... الترغيب والترهيب، كتاب الجمعة، الترغيب فی قراءة سورة الكهف...الخ، 298/1، حديث:4

3... القول البديع، الباب الثالث فی الصلاة عليه فی اوقات مخصوصة، ص383

4... تاريخ ابن عساكر، امية بن عثمان، 301/9، رقم:816

ہے: جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹتا ہے اللہ پاک اس سے بیماری نکال کر شفا دیتا ہے۔[1] یاد رکھئے! جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کیونکہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیٔ رزق کا سبب ہے۔[2]

❀ جمعہ کے دن غسل کیجئے اور خوشبو لگائیے کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور بقدرِ طاقت صفائی کرے پھر تیل اور گھر میں موجود خوشبو لگائے پھر نماز کو نکلے اور دو افراد میں جدائی نہ ڈالے (اس طرح کہ نہ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور نہ ساتھیوں کو چیر کر ان کے درمیان بیٹھے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے) اور جو نماز اس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش رہے، تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[3]

❀ جمعہ کے دن اچھا لباس پہنئے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے پھر اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو اسے لگایا، پھر جمعہ کے لئے سکون و وقار کے ساتھ چلا اور کسی کی گردن نہ پھلانگی اور نہ کسی کو تکلیف پہنچائی پھر نماز ادا کی اور امام کے لوٹنے تک انتظار کیا تو اس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[4]

---

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجمعة، باب الغسل یوم الجمعة ۔۔۔ الخ، 93/3، حدیث: 5325

2 ... بہار شریعت، 1/582، حصہ 4

3 ... بخاری، کتاب الجمعة، باب الدھن للجمعة، 306/1، حدیث: 883

4 ... مجمع الزوائد، کتاب الصلوة، باب حقوق الجمعة ۔۔۔ الخ، 385/2، حدیث: 3039۔ معجم کبیر، 160/4، حدیث: 4006

❀ شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جو شخص جُمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ دُرُود شریف **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** پڑھے تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت کرے گا یا جنَّت میں اپنی منزل دیکھ لے گا۔ اگر پہلی بار مقصد پورا نہ ہو تو دوسرے جُمعہ بھی پڑھ لے، اِنْ شَآءَ اللہ پانچ جُمعوں تک خوش کرنے والا خواب دیکھے گا۔[1]

❀ اگر والدین دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں تو ان کی قبر کی زیارت کیجئے کہ (ماں باپ کی قبر کی) زیارت کا افضل وقت روزِ جمعہ بعد نمازِ صبح ہے۔[2]

(3) نمازِ جمعہ با عمامہ ادا کیجئے:

جمعۃ المبارک کے دن عمامہ شریف باندھنا سنّتِ مبارکہ ہے اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اجر و ثواب میں بھی کئی گُنا اضافہ فرما دیتا ہے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستّر جمعوں کے برابر ہے۔[3]

روزِ جمعہ عمامہ شریف باندھ کر نمازِ جمعہ پڑھنے والوں پر اللہ پاک اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، چنانچہ اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ پاک اور اس کے فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔[4]

1... جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص 242 ماخوذاً

2... فتاویٰ رضویہ، 9/ 523

3... جامع صغیر، ص314، حدیث:5101 مختصراً۔ ابن عساکر، عبدان بن زرین۔۔۔الخ، 37/355، رقم:4399

4... مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب الباس للجمعۃ، 2/394، حدیث:3075، کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث فی آداب الجمعۃ، جزء:7، 4/302، حدیث:21162

حضرت علامہ ابنِ حجر عسقلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ پاک کے درود بھیجنے کا مطلب رحمت نازل فرمانا اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا مطلب اِستغفار کرنا ہے۔[1]

(4) نمازِ جمعہ کے بعد یہ دعا پڑھئے:

شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ احمد بن محمد قَسطلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (وفات: 923ھ) حضرت سیّدنا امام عبد اللہ یافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (وفات: 768ھ) سے نقل فرماتے ہیں کہ نمازِ جمعہ کے بعد یہ دُعا مانگنی چاہئے: **اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْكَ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ، یَا ذَا الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِیْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَ مَاْمَنُ الْخَائِفِیْنَ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِیْ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مُقْتَرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَ اِقْتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ، فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ الْعَزِیْزِ الْمُنَزَّلِ عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ ﴿یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۚۖ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۳۹﴾** (پ13، الرعد: 39)[2]

(5) یومِ جمعہ کے دیگر اعمال:

❀ نبیِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر 80 بار درودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اس کے 80 سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ عرض کی گئی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ ارشاد فرمایا: یوں کہو: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ** یعنی اے اللہ پاک! اپنے

---

1 ... فتح الباری لابن حجر، کتاب الدعوات، باب صلاة علی النبی، 131/12، تحت الحدیث: 6358

2 ... الارشاد و التطریز، الباب الاول فی ورد من الاذکار ... الخ، ص 44۔ لوامع الانوار فی الادعیة و الاذکار، الباب الثالث فی اذکار صلوات ... الخ، ص 261 بالفاظ متقاربة

بندۂ خاص، اپنے نبی اور اپنے رسول نبیِ اُمّی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرما۔[1] ❀ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روشن رات اور چمکتے دن یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھو۔[2] ❀ سورۂ کہف کی تلاوت کیجئے کہ نبیٔ مُکرّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے اور بیتِ عتیق (خانۂ کعبہ) کے درمیان ایک نور روشن کر دیا جاتا ہے۔[3] ❀ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جمعہ کے دن مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یومِ مَشْہُود (حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اس کے دُرُودِ پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درودِ پاک مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔[4] ❀ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن جامع مسجد میں داخل ہو اور جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه (سورۂ فاتحہ) اور 50 بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پوری سورت) پڑھے وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا یا اسے دکھا دیا جائے گا۔[5] ❀ اگر کوئی سخت مشکل یا حاجت پیش آجائے تو بدھ جمعرات اور جمعہ کو مسلسل تین دن روزے رکھے اور جمعہ کا غسل کر کے نمازِ جمعہ کے لئے جائے اور کچھ خیرات بھی کرے پھر نمازِ جمعہ کے بعد یہ دعا پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دل لگا کر اور گڑگڑا کر خدا سے دعا مانگے اِنْ شَآءَ اللّٰه

1 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلوة و مهماتها، الباب الخامس فی فضل الجمعة ۰۰۰ الخ، 251/1 مختصرا

2 . . . معجم اوسط، 84/1، حدیث: 241

3 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور و الآیات، 474/2، حدیث: 2444

4 . . . ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته و دفنه صلی اللّٰه علیه واله وسلم، 291/2، حدیث: 1637

5 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلوة و مهماتها، الباب السابع فی النوافل من الصلوات، 267/1

ضرور اس کی دعا قبول ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَلَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ اَلَّذِیْ مَلَئَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؕ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَلَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

لفظ حاجتی کے بعد اپنی ضرورت کا نام ذکر کیجئے۔[1]

ہفتہ

ہفتے کا دن بھی بہت بابرکت اور باعظمت ہے۔ ہفتے کے دن کو تاریخی اعتبار سے کئی نسبتیں حاصل ہیں، ❀ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنگِ بدر کے لیے تین سو پانچ مہاجرین و انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے ساتھ ہفتے والے دن مدینۂ منورہ سے روانہ ہوئے۔[2] ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ہفتہ کے دن کبھی سوار تو کبھی پیدل قباء تشریف لے جاتے۔[3] ❀ اللہ کریم نے ہفتے کے دن زمین کی اصل کو پیدا فرمایا۔[4]

1... جنتی زیور، 578 بتغیر

2... فیضانِ فاروق اعظم، 1/474 ملخصا

3... مسلم، کتاب الحج، باب فضل مسجد قباء... الخ، ص 555، حدیث: 3396

4... مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب ابتداء الخلق... الخ، ص 1149، حدیث: 7054

❀ اللہ پاک نے ہفتے کے دن حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کے ستر ہزار افراد پر مچھلی کے شکار کو حرام فرمادیا تھا۔[1] ❀ قرآنِ پاک میں یومِ سبت یعنی ہفتے کا ذکر سات مقامات پر آیا ہے۔[2]

ہفتہ کا دن کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے جس طرح ہر دن کو نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے ہماری رہنمائی فرمائی ہے اسی طرح ہفتے کے دن کو بھی نیکیوں میں گزارنے کیلئے چند اعمال بتائے ہیں جن پر عمل کی برکت سے ہمارا یہ دن بھی خیر وبرکت والا بن سکتا ہے، آیئے! اس کے چند معمولات ملاحظہ کیجئے:

ہفتے کے دن کا روزہ:

اس دن کے معمولات میں سے ہے کہ اس دن روزہ رکھا جائے چنانچہ، حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنھا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہفتہ اور اتوار کا روزہ اکثر رکھا کرتے اور فرماتے: یہ دونوں (ہفتہ اور اتوار) مُشرِکین کی عید کے دِن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔[3]

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے چنانچہ، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی بہن سے رِوایت

1... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص34 ماخوذا

2... فضائل الایام والشہور، ص240

3... ابن خزیمہ، جماع ابواب ذکر الایام، باب الرخصة فی یوم السبت---الخ، 318/3، حدیث:2167

کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے عِلاوہ مت رکھو۔[1]

مشہور مفسر، حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: نفلی روزہ صرف ہفتہ کے دن نہ رکھو کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے کہ وہ اگرچہ اس دن روزہ تو نہیں رکھتے مگر اس کی تعظیم بہت ہی کرتے ہیں، تمہارے اس روزے میں ان سے اشتباہ ہو گا۔ جمہور علمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا قول یہ ہے کہ یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے۔ اگر ہفتہ کے ساتھ (کسی) اور دن (مثلاً اتوار یا جمعہ) کا بھی روزہ رکھ لیا جائے تو نہ مشابہت رہے گی نہ ممانعت۔[2]

ہفتہ کے دن کے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیگر دنوں کی طرح ہفتے کے بھی اعمال منقول ہیں، اُن میں سے چند ملاحظہ کیجئے:

(1) ہفتے کی بابرکت صبح:

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: عرض: حضور ایک استغاثہ پیش کرنا ہے (یعنی کورٹ میں درخواست دائر کرنی ہے)، اس کے واسطے کونسا دن مناسب ہے؟ ارشاد: اس کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں البتہ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جو شخص کسی حاجت کو ہفتے کے دن صبح کے وقت قبلِ طلوعِ آفتاب اپنے گھر سے نکلے تو اس کی

1... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی یوم السبت، 186/2، حدیث: 744 مختصرا

2... مرآۃ المناجیح، 192/3 بتغیر

حاجت روائی (یعنی حاجت پوری ہونے) کا میں ضامن (یعنی ذمہ دار) ہوں۔[1]

(2) سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا طریقہ:

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہر ہفتہ کے دن مدینہ شریف کے بالائی حصے میں تشریف لے جاتے، اگر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہاں کسی غلام کو ایسا کام کرتا دیکھتے جس کی اسے طاقت نہ ہوتی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس کا ہاتھ بٹاتے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اس دن غریبوں اور کمزور لوگوں کی مدد کرنی چاہیے کہ اس طرح خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے طریقے پر بھی عمل ہو جائے گا۔

اتوار

اتوار عظمت و برکت والا دن ہے، اتوار کو کئی تاریخی نسبتیں اور خصوصیات حاصل ہیں، مثلاً: ❀ اللہ پاک نے اتوار کے روز تین قسم کے تارے بنائے ❀ یہ سات سمندر بھی اِسی دن بنائے: (1) طبرستان، (2) بحرِ کرمان، (3) بحرِ قلزم، (4) بحرِ ہند، (5) بحرِ عمان، (6) بحرِ روم، (7) بحرِ مغرب۔ ❀ اسی دن اللہ پاک نے آگ، سات زمینیں، انسان کے ساتھ اس کے اعضائے سجود یعنی دونوں ہاتھ پاؤں، گھٹنے اور چہرہ تخلیق کیا اور ساتوں دن پیدا کئے۔[3] ❀ اتوار کے دن کھیت بونا، درخت لگانا اور مکان کی تعمیر

---

1 . . . مسند الفردوس، 519/3، حدیث: 5620، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، 116

2 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة۔۔۔الخ الباب الثالث فی حق المسلم۔۔۔الخ، 275/2

3 . . . کتاب السبعیات فی مواعظ البریات، 26-36 ملتقطا۔ فضائل الایام والشہور، ص 26 تا 33 ملتقطا

کرنا باعثِ برکت ہے۔[1]

اتوار کا دن کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ کئی ممالک اور بڑے شہروں میں اتوار کے دن اکثریت کی چھٹی ہوتی ہے جس کی وجہ سے رات دیر سے سونے اوراتوار کی صبح تاخیر سے اُٹھنے کارواج ہے جس کی وجہ سے ایک تعداد نمازِ فجر سے محروم رہتی ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بلاوجہ گلی محلے یا گھر میں ساری ساری رات جاگ کر فضول باتوں میں وقت برباد کرتے ہیں اور کچھ لوگ طرح طرح کے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں۔اگر اس دن کو ہم اللہ پاک کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور ذکر و درود کی کثرت میں بسر کریں تواس کی برکت سے ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ ہو گا۔ اس چھٹی سے فائدہ اٹھانے کیلئے جلدی اٹھ کر نمازِ تہجد ادا کیجئے اور پھر مسجد کی پہلی صف میں نمازِ فجر باجماعت ادا کیجئے اور نمازِ اشراق و چاشت ادا کرنے کیلئے سورج نکلنے تک ذکر و درود میں مشغول رہیے کہ اس کی بڑی فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے پھر بیٹھ کر ذکرِ خدا کرتا رہے، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے پھر دو رکعتیں پڑھے تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔[2] اس دن کی اچھی ابتدا کے ساتھ فرائض وواجبات کی ادائیگی کے علاوہ دن بھر نیکیوں میں مشغول رہیے اِنْ شَآءَاللہ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔اس دن کے بارے میں احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اقوال کی روشنی میں چند نوافل اور

---

1 . . . فضائل الایام والشہور، ص 25

2 . . . ترمذی، کتاب السفر، باب ذکر مایستحب من الجلوس فی المسجد--الخ، 100/2، حدیث: 586

وظائف ملاحظہ کیجئے اور عمل کی بھی کوشش کیجئے۔

اتوار کا روزہ:

ممکن ہو تو اس دن کا روزہ رکھئے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہفتہ اور اتوار کا روزہ اکثر رکھا کرتے اور فرماتے: یہ دونوں (ہفتہ اور اتوار) مُشرِکین کی عید کے دِن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔[1]

مشہور مُفَسِّر، حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ہفتہ کا دن یہود کی عید ہے اور اتوار کا دن عیسائیوں کی عید، ان میں وہ خوب کھاتے پیتے ہیں اور عیش کرتے ہیں ہم نے ان کی مخالفت میں روزہ رکھا۔[2]

اتوار کے دن کے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اتوار کے اعمال پیش کئے جارہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

(1) حاجت روائی کے دو اعمال:

❀ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اتوار کے دن کثرتِ نماز سے اللہ پاک کی وحدانیت بیان کرو کیونکہ اللہ پاک واحد ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ پس جس نے اتوار کے دن نمازِ ظہر کے فرض اور سنّتوں کے بعد چار رکعت نماز پڑھی، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تنزیلُ السجدہ (سورۂ سجدہ) پڑھی، دوسری میں

---

1 . . . ابن خزیمہ، جماع ابواب ذکر الایام۔۔۔الخ، باب الرخصۃ فی یوم السبت۔۔۔الخ، 3/318، حدیث: 2167

2 . . . مراٰۃ المناجیح، 3/194

سورۂ فاتحہ اور سورۂ ملک پڑھی پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا پھر آخری دو رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور ان میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ جمعہ کی تلاوت کی اور اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کی تو اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اس کی حاجت پوری فرما دے۔[1] ❀جو ضرورت مند اتوار کے دن طلوعِ آفتاب کے وقت 10 بار سورۂ کافرون پڑھے اس کا کام بن جائے گا۔[2]

انبیائے کرام کے ساتھ جنت میں داخلہ:

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے: جو شخص اتوار کی رات بیس رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس (50) بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد) اور ایک ایک بار معوذتین (سورۂ فلق وناس) پڑھے پھر سو (100) بار استغفار کرے پھر اپنے لیے اور والدین کے لیے سو (100) بار مغفرت کی دعا مانگے، سو (100) بار نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھے، اپنی طاقت و قوت سے براءت کا اظہار کرے اور اللہ پاک کی پناہ طلب کرے پھر کہے: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ اَحَبِيْبُ اللّٰهِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام صفی اللہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خلیل اللہ، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام روح اللہ اور حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حبیب اللہ

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب السابع فی النوافل من الصلوات، 266/1

2 . . . جنتی زیور، 604

ہیں۔"تو اس کے لئے اللہ پاک سے اولاد کی دعا مانگنے والوں کی تعداد کے برابر ثواب ہے۔ بروزِ قیامت اللہ پاک اسے امن والوں کے ساتھ اٹھائے گا اور اللہ پاک کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ اسے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔[1]

پیر شریف

پیر کے دن کی عظمت اور برکت جاننے کے لئے اس کی چند تاریخی نسبتیں اور خصوصیات ملاحظہ کیجئے: ❀ حضرت سَیِّدُنا اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام کو پیر کے دن آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور آپ جنت میں داخل ہوئے۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پیر کے روز کوہِ طور پر تشریف لے گئے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل پیر کے دن نازل ہوئی۔ ❀ پیر کے دن حضرت سَیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہلی مرتبہ حاضر ہوئے۔ ❀ امت کے اعمال بھی پیر کے دن ہی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔[2] ❀ پیر کو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دور سے خصوصی برکتیں ملی ہیں مثلاً (1) حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت پیر کے دن ہوئی اور پیر کے دن ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا ظہور ہوا (2) پیر کے روز مکۂ مکرمہ سے ہجرت فرمائی (3) پیر کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے (4) پیر کے دن دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف رحلت فرمائی

---

1 . . . مفتاح السعادة، القسم الثانی: ھی صلاۃ ایام الاسبوع ولیالیه، ص727

2 . . . کتاب السبعیات فی مواعظ البریات، ص42 ملتقطاً۔ فضائل الایام والشہور، ص47

(5) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجرِ اَسْوَد کو پیر کے دن ہی نصب فرمایا۔[1] ایک روایت کے مطابق بدر میں فتح بھی پیر کے دن ملی اور پیر کے دن ہی سورۂ مَائدہ نازل ہوئی۔[2]

پیر کا دن کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیر شریف کو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے بہت شرف حاصل ہے لٰہذا اس دن کو یوں گزاریئے:

پیر شریف کا روزہ:

ممکن ہو تو پیر شریف کا روزہ رکھ لیجئے کہ پیر شریف کا روزہ رکھنا سنّت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔[3]

پیر کے دن کے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیر کے دن سے متعلق چند اعمال پیش کئے جارہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

پیر کے دن تین عمل:

❀ حدیثِ پاک میں ہے جو شخص بروز پیر سورج بلند ہوتے وقت دو رکعتیں ادا

---

1 . . . مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس ... الخ، 594/1، حدیث: 2506 بتقدم و تاخر

2 . . . معجم کبیر، مسند ابن عباس، 183/12، حدیث: 12984 مختصرا

3 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثہ ایام ... الخ، ص 455، حدیث: 2750

کرے ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار آیۃ الکرسی، ایک بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد)اور ایک ایک بار معوذ تین (سورۂ فلق و ناس) پڑھے، پھر سلام پھیر کر دس بار استغفار کرے اور دس بار مجھ پر درود پاک پڑھے تو اللہ پاک اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔[1] ❀جو پیر کی رات چار رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور10 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے، دوسری رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور 20 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے، تیسری رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور30 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے، چوتھی رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور 40 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے پھر سلام پھیر کر75 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے، پھر اپنے اور اپنے والدین کے لئے75 بار استغفار کرے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اس کی حاجت پوری فرما دے۔[2] ❀جو شخص دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں 15 بار سورۂ فاتحہ، 15 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد اور 15، 15 بار معوذ تین (یعنی سورۂ فلق و ناس) پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد15 بار آیۃ الکرسی پڑھے اور 15 بار اللہ پاک سے استغفار کرے تو اس کے لئے عظیم ثواب اور بڑا اجر ہے۔[3]

منگل

منگل بھی مبارک دن ہے، اس دن کو تاریخی اعتبار سے کئی نسبتیں حاصل ہیں مثلاً ❀اسی دن اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو شفا عطا

1 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب السابع فی النوافل من الصلوات، 266/1

2 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب السابع فی النوافل من الصلوات، 268/1

3 . . . اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب السابع، 630/3

فرمائی۔[1] ❀اسی دن اللہ تعالٰی نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیتُ المقدس سے کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[2] ❀اسی دن حضرت سیِّدُنا علیُ المُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے۔[3] ❀اسی دن سُورۃُ الْحَدِیْد نازل ہوئی اور اسی دن اللہ تعالٰی نے لوہے کو پیدا فرمایا۔[4] ❀اسی دن اللہ تعالٰی نے پہاڑوں اور ان میں موجود نفع بخش چیزوں کو پیدا فرمایا۔[5] ❀اسی دن اللہ پاک نے جہنم کو پیدا کیا اور اسی دن اللہ پاک نے ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو اولادِ آدم کی روحوں پر مقرر فرمایا۔[6]

منگل کا دن کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! منگل کے بارے میں آپ جان ہی چکے ہیں، اس مبارک دن کی مبارک گھڑیوں کو گزارنے کے لئے بھی ہماری بھرپور رہنمائی کی گئی ہے، آیئے! اس کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

منگل کا روزہ:

حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔[7]

1... مستدرک، کتاب الطب، باب الحجامة علی الریق امثل، 298/5، حدیث:7556 مختصرا
2... ابن حبان، کتاب الصلوة، ذکر القدر الذي صلي۔۔۔الخ، 108/3، حدیث:1713
3... مسند ابی یعلی، مسند علي بن ابي طالب، 217/1، حدیث:442
4... مجمع الزوائد، کتاب الطب، باب اوقات الحجامة، 154/5، حدیث:8331
5... مستدرک، کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء۔۔۔الخ، باب بیان خلق السموات، 409/3، حدیث:4050
6... فیض القدیر، حرف الهمزة، 63/1، تحت الحدیث:8
7... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین، 186/2، حدیث:746

منگل کے دن کپڑا نہ کاٹیں:

منگل کے روز نیا کپڑا کاٹنے سے اجتناب کرنا چاہئے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو منگل کے دن کپڑا کاٹے تو وہ کپڑا چوری ہو جائے گا یا پانی میں ڈوب جائے گا یا اسے آگ جلادے گی۔[1]

نوٹ: جب کوئی شخص نیا لباس پہنے تو دس بار سورت "اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ" پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اس پانی کے چھینٹے لباس پر مارے کہ برکت ہو گی۔[2]

بدھ کا دن بھی کئی امتیازی خصوصیات رکھتا ہے اور اس دن کو بھی تاریخی اعتبار سے کئی نسبتیں حاصل ہیں مثلاً ❀ بدھ کے دن اللہ پاک نے سات کافروں کو سات چیزوں سے ہلاک کیا: (1) عَوْج بن عُنُق جس کی عمر چار ہزار پانچ سو (4500) سال اور قد سب سے بڑا تھا، کو ہدہد پرندے کے ذریعے، (2) قارون کو خسف (زمین میں دھنسانے) کے ذریعے، (3) فرعون اور اس کے لشکر کو دریا کے ذریعے، (4) نمرود ملعون کو مچھر کے ذریعے، (5) قومِ لوط کو سنگریزوں کے ذریعے، (6) شداد بن عاد کو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سے اور (7) قومِ عاد کو تیز ہوا کے ذریعے۔[3]

❀ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ جس نے بدھ یا ہفتے کے

1... کشف الالتباس، ص54

2... کشف الالتباس، ص54

3... کتاب السبعیات فی مواعظ البریات، ص71، فضائل الایام والشہور، ص117

دن حجامہ کرایا پھر وہ اپنے جسم میں برص دیکھے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔[1]

حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1031ھ) فرماتے ہیں: امام ابو جعفر نیشاپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک دن کہا کہ یہ حدیث غیرِ صحیح ہے اور بدھ والے دن حجامہ کروایا تو مجھے برص (کی بیماری) ہوگئی۔ پھر میں خواب میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس مرض کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میری حدیث کی اہانت سے بچو (یعنی تم نے میری حدیث کی مخالفت کی اسی لئے اس مرض میں مبتلا ہوئے)۔[2] ❀ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم تدریس کی مجلس کا انعقاد بدھ کے روز فرماتے ہیں، کیونکہ علم نور ہے تو اس کی ابتدا نور کے دن ہی مناسب ہے۔[3]

بدھ کا دن کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدھ کی نسبتوں اور امتیازی خصوصیات کو جاننے کے بعد اس دن میں کئے جانے والے چند منتخب اعمال کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

بدھ کا روزہ:

حضرتِ سَیِّدُنا مسلم قُرشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ساری زندگی کے روزے رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے، رمضان کے

---

1 - - - جامع صغیر، حرف المیم، ص508، حدیث:8328

2 - - - فیض القدیر، 45/6، تحت الحدیث:8328

3 - - - فضائل الایام والشہور، ص115

روزے رکھو اوراس کے بعد والے مہینے کے روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو تو گویا تم نے ساری زندگی روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔ [1]

بدھ کے دن کے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدھ کے دن کے اعمال پیش کئے جا رہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

(1) قیامت تک ثواب:

جو شخص بدھ کی رات دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس (10) بار سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) پڑھے، دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس (10) بار سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پڑھے تو ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے نازل ہوں گے جو قیامت تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔ [2]

(2) بدھ کو ناخن کاٹنے کا مسئلہ:

بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد 22 صفحہ 574، 685 ملاحظہ فرمالیجئے)۔ [3]

---

1 . . . ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس، 2/187، حدیث: 748

2 . . . مفتاح السعادۃ، القسم الثانی: ھی صلاۃ ایام الاسبوع ولیالیه، ص 728

3 . . . بڈھا پجاری، ص 32

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس طرح کا سوال کیا گیا کہ ایک حدیث میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی ممانعت آئی اور دوسری حدیث میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی فضیلت آئی، ان دونوں روایتوں میں تطبیق یا ترجیح کی کیا صورت ہے اور بدھ کے دن ناخن تراشنا کیسا ہو گا؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ناخن کاٹنے سے متعلق کسی دن کوئی ممانعت نہیں، اس لیے کہ دن کی تعیین میں کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں، البتہ بعض ضعیف حدیثوں میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی ممانعت ہے، لہٰذا اگر بدھ کا دن وجوب کا دن آجائے، مثلاً انتالیس دن سے نہیں تراشے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے، اگر آج نہیں تراشتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے، تو اس پر واجب ہو گا کہ بدھ کے دن تراشے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر مذکورہ صورت نہ ہو تو بدھ کے علاوہ کسی اور دن تراشنا مناسب کہ جانبِ منع کو ترجیح رہتی ہے۔[1]

نیا کام بدھ کے دن شروع کیا جائے:

کوئی نیا کام شروع کرنا ہو تو اس کے لئے بھی بدھ کا دن بہت ہی بابرکت ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: مَا بُدِئَ بِشَیْئٍ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اِلَّا تَمَّ یعنی کوئی ایسا عمل نہیں جس کی ابتدا بدھ سے ہوئی ہو اور وہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچا ہو۔[2] امت کے جلیل القدر علما درس و تدریس کے معاملے میں بھی اس حدیثِ پاک پر عمل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ برہان الدین زرنوجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے استاد شیخ الاسلام برہان الدین

1... فتاویٰ رضویہ، 22/685 ملخصاً

2... کشف الخفاء، 2/163، تحت الحدیث: 2189

(صاحبِ ہدایہ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادت تھی کہ آپ سبق بدھ ہی کے روز شروع فرمایا کرتے تھے اور اس بات پر ایک حدیث روایت کر کے اس پر اِسْتِدْلال فرمایا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کوئی ایسا عمل نہیں جس کی ابتدا بدھ سے ہوئی ہو اور وہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچا ہو۔ سبق شروع کرنے کا یہی طرزِ عمل امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تھا اور آپ اس حدیث کو اپنے استاد شیخ قوام الدین احمد بن عبد الرشید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں اور میں نے چند باوثوق لوگوں سے سنا ہے کہ شیخ ابو یوسف ہمدانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر نیک کام کو بدھ کے روز پر موقوف کر دیا کرتے تھے۔ بدھ کو کچھ خصوصیت یوں بھی حاصل ہے کہ بدھ وہ دن ہے جس میں اللہ کریم نے نور کو پیدا فرمایا اور یوں یہ دن کفار کے حق میں منحوس اور مومنین کے حق میں مبارک ثابت ہوتا ہے۔[1]

قبولیتِ دعا کی نوید:

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیر، منگل اور بدھ تین دن دُعا فرمائی، بُدھ کے دن دو نمازوں ظہر اور عصر کے درمیان دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبولیت کا سہرا عطا ہوا اور چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔ حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: پھر مجھے جب بھی کوئی اہم اور تکلیف دہ معاملہ پیش آیا میں نے اسی وقت کا انتظار کیا اور اس وقت بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی تو میں نے قبولیت دیکھی۔[2]

1... تعلیم المتعلم، 72، 73

2... شعب الایمان، کتاب الصیام، صوم شوال، والاربعاء۔۔۔الخ، 3/397، حدیث: 3874

جمعرات

جمعرات کا دن بہت ہی بابرکت ہے کیونکہ اس میں برکت کے لئے خود نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خصوصی دعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِھَا یَوْمَ خَمِیْسِھَا یعنی اے اللہ! میری امت کی جمعرات کی صبح میں برکت دے۔[1]

اس دن کو تاریخی اعتبار سے کئی نسبتیں حاصل ہیں مثلاً ❀ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جمعرات کو شاہِ مصر کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو پایا۔ ❀ جمعرات کے دن حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں حاضر ہوئے اور نعمت پائی۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے سگے بھائی بنْیامین مصر میں داخل ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو پایا۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام مصر میں داخل ہوئے تو امن کو پالیا۔ ❀ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو فتح و نصرت کو پایا۔[2] ❀ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کے دن سفر کو پسند فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوہ کے لئے جمعرات کے دن جانا پسند فرماتے تھے۔[3]

علامہ محمد عبد الرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: 1031ھ) نقل فرماتے ہیں: جمعرات کا دن بڑا مبارک دن ہے خاص کر طلبِ حاجت اور ابتدائے سفر کے لئے۔

1... مسند البزار، مسند عبد اللہ بن العباس، 448/11، حدیث: 5312

2... کتاب السبعیات فی مواعظ البریات، ص84 ملتقطا، فضائل الایام والشہور، ص142-144 بتغیر

3... بخاری، کتاب الجهاد، باب من اراد غزوة فورّی--- الخ، 296/2، حدیث: 2950

حضرت صخر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جمعرات کو سفر پر جاتے تھے اور بڑے مال دار بن گئے۔[1] مزید فرماتے ہیں: علم حاصل کرنے کے لئے صبح سویرے بیٹھنا مستحب ہے اور علم کا شروع کرنا یعنی کسی دینی کتاب کی ابتدا جمعرات کے روز خصوصاً صبح سویرے بہت بہتر ہے۔ اگرچہ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے علم کی ابتدا بروز بدھ فرمائی ہے کیونکہ بدھ یومِ نور ہے اور علم بھی نور ہے تاہم جمعرات کے دن علم کو شروع کرنا باعثِ برکت ہے۔ بعض جامعِ علم وولایت وصیت فرماتے ہیں کہ تالیف و قراءت کی ابتدا بروز پیر اور جمعرات ہونی چاہیے۔[2]

جمعرات کا دن کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جمعرات کے بارے میں آپ جان ہی چکے ہیں، اس مبارک دن کی مبارک گھڑیوں کو عبادت میں گزارنے کے لئے یہ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

جمعرات کا روزہ:

ممکن ہو تو اس دن کا روزہ رکھ لیجئے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب آپ روزے رکھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ آپ افطار نہ کریں گے (یعنی مسلسل روزے رکھیں گے) اور جب آپ روزے نہیں رکھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ سوائے 2 دن کے کبھی روزے نہ رکھیں گے اور دو دن ایسے ہیں کہ اگر آپ کے روزوں کے درمیان میں آجائیں تو ٹھیک ورنہ آپ بالخصوص ان

---

1 . . . فیض القدیر، 2/133، تحت الحدیث: 1458

2 . . . فیض القدیر، 2/23، تحت الحدیث: 1214 ملتقطا۔ فضائل الایام والشہور، ص 141

دنوں کا روزہ ضرور رکھتے ہیں۔ دریافت فرمایا: وہ کون سے دن ہیں؟ میں نے عرض کی: پیر اور جمعرات۔ فرمایا: یہ وہ دن ہیں جن میں ربُّ العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں پیش کیے جائیں۔[1]

درود پاک کی کثرت کیجئے:

اس دن کی مزید برکتیں پانے کے لئے نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کثرت سے درود وسلام کے گجرے پیش کیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون یَومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔[2]

دعائیں جو آقا کریم نے سکھائیں

حضرت شَکَل بن حُمَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو عطا ہونے والی دعا:

صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا شکل بن حمید رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، مجھے کوئی دعا سکھائیے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ سَمۡعِیۡ وَمِنۡ شَرِّ بَصَرِیۡ وَمِنۡ شَرِّ لِسَانِیۡ وَمِنۡ شَرِّ قَلۡبِیۡ وَمِنۡ شَرِّ مَنِیِّیۡ۔“[3]

1... نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی ---الخ، ص387، حدیث:2355

2... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس---الخ، جزء:1، 250/1، حدیث:2174

3... اے اللہ! میں تجھ سے کان، آنکھ، زبان، دل اور بدکاری کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب الاستعاذۃ، 131/2، حدیث:1551)

حضرت فَرْوَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سکھایا گیا عمل:

حضرت سیِّدُنا فَروَہ بن نَوفَل رَضِیَ اللہ عَنْہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، مجھے کوئی عمل بتائیے جسے میں بستر پر لیٹتے ہوئے پڑھ لیا کروں، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو) "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" (یعنی سورۂ کافرون) پڑھ لیا کرو کہ یہ شرک سے بچاتی ہے۔[1]

صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بتائی گئی دعا:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی، یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے میں صبح و شام پڑھا کروں، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو بکر! (رَضِیَ اللہ عَنْہ) یہ دعا مانگا کرو "**اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ**۔"[2]

1... ترمذی، ابواب الدعوات، باب ماجاء فیمایقرء من القرآن عند المنام، 257/5، حدیث:3413

2... اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! چھپی اور ظاہر چیز کو جاننے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو ہر شے کا رب اور اس کا مالک ہے۔ میں نفس و شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں خود کو برائی میں مبتلا کرنے یا مسلمانوں کو برائی میں مبتلا کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، 313/5، حدیث:3540)

قرض سے نجات پانے کی دعا:

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کی: میں اپنی کتابت کی قیمت دینے سے عاجز آ گیا ہوں آپ میری مدد فرمایئے، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سکھائے تھے؟ اگر تجھ پر صیر پہاڑ برابر بھی قرض ہو گا تو (ان کلمات کی مدد سے) اللہ پاک تیری طرف سے وہ قرض ادا کر دے گا۔ (پھر) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اسے یہ کلمات بتائے "**اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ**"۔[1]

حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو بتائی گئی دعا:

ام المومنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: مجھے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ یہ کلمات پڑھ لیا کرو: "**اَللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَ حُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ، اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِىْ**"۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...اے اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب من ابواب الدعوات، 5/329، حدیث: 3574)

2...اے اللہ! یہ تیری رات و دن کے آنے جانے کا وقت، تیرے بلانے والوں کی آوازیں اور تیری نماز کے کھڑے ہونے کا وقت ہے، (لہٰذا) میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاام سلمہ، 5/340، حدیث: 3600)

تفصیلی فہرست

چوری سے حفاظت

جو کوئی 10 بار یَاجَلِیْلُ پڑھ کر اپنے مال واسباب اور رقم وغیرہ پر دم کر دے اِنْ شَآءَ اللہ چوری سے محفوظ رہے گا۔

(مدنی پنج سورہ، ص252)

ماخذ و مراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	**مؤلف / مصنف / متوفی**	**مطبوعہ**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبد الرحمن بن محمد الرازی، متوفی ۳۲۷ھ	نزار مصطفی البازمکۃ المکرمہ ۱۴۱۷ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
تفسیر روح المعانی	شہاب الدین السید محمود الالوسی البغدادی متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر ابن کثیر	عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر بغوی	حسین بن مسعود الفراء البغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحاق بن خزیمۃ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۰ھ
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
مستدرک	ابو عبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی المدنی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۳۳ھ

المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیھقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ھمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند البزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
مصنف ابن ابی شیبہ	محمد بن ابی شیبۃ العبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
مسند شہاب	محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی، متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
مسند ابی یعلی	ابویعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند فردوس	ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۶
مسند الشامیین	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
المعجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
احادیث الشتاء	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار المقتبس بیروت ۱۴۳۵
القول البدیع	حافظ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
ماثبت من السنۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین برھان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
نوادر الاصول	امام ابوعبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر بیروت ۱۴۳۱ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
جامع الآثار	حافظ ابن ناصر الدین الدمشقی، متوفی ۸۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الآثار المرفوعۃ فی اخبار الموضوعۃ	عبد الحی بن محمد عبد الحلیم اللکنوی، متوفی ۱۳۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۵ھ
شرح صحیح مسلم	امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
فتح الباری	حافظ امام ابن حجر عسقلانی شافعی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۲ھ

مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور
الجوهرة النيرة	امام ابوبکر بن علی المعروف الحدادی العبادی، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۳ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوى الكبرى الفقهية	امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر مکی، متوفی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۴۱۷ھ
فتاوىٰ هنديه	شیخ نظام وجماعة من علماء الهند، متوفی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
فتاویٰ عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۲ھ
الاعلام بفتاوى ائمة الاسلام	محمد بن علوی حسینی مالکی، متوفی ۱۴۲۵ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۹۱۷ء
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
فتاویٰ مصطفویہ	محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
حاشية الصاوی	امام احمد بن محمد صاوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مجموع فيه رسائل	حافظ ابن ناصر الدین الدمشقی، متوفی ۸۴۲ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۲ھ
جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی ۱۴۳۱ھ
الحديقة الندية	عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
اتحاف السادة المتقين	ابو الفیض سیّد محمد مرتضی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیه بیروت
احياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
مكاشفة القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیه بیروت
كتاب الدعاء	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۴۲۱ھ
حلية الاولياء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۴۱۹ھ
روض الرياحين	عبد اللہ بن اسد بن علی یافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۴۲۱ھ
اخبار الاخيار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیر پور پاکستان
البدرُ المنير	عمر بن علی المعروف ابن ملقن، متوفی ۸۰۴ھ	دار الهجرة الرياض ۱۴۲۵ھ
تاريخ ابن عساكر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاريخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۴۱۷ھ
سير اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
سبل الهدى والرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۴۱۴ھ
فتوح الشام	علامہ محمد بن عمر بن واقدی، متوفی ۲۰۷ھ	دار لکتب العلمیه بیروت ۱۴۲۶

الشماریخ فی علم التاریخ	امام جلال الدین سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	طبع فی مدینۃ لیدن المحروسہ ۱۳۱۲ھ
اخبار مکۃ	ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن عباس المکی الفاکہی، متوفی ۲۷۲ھ	دار خضر بیروت ۱۴۱۹ھ
المدخل	محمد بن محمد عبدری مالکی ابن الحاج، متوفی ۷۳۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
رسائل فی تاریخ المدینہ	مجموعۃ العلماء	دار الیمامۃ للبحث والترجمہ ریاض
التدوین فی اخبار القزوین	عبدالکریم بن محمد رافعی القزوینی، متوفی ۶۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۸ھ
المواہب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
زرقانی علی المواہب	محمد زرقانی بن عبدالباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
سیرتِ مصطفٰی	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تنزیہ الشریعۃ	علی بن محمد بن عراق الکنانی، متوفی ۹۶۳ھ	مکتبۃ القاہرہ مصر
کتاب البر والصلۃ	امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
صفۃ الصفوۃ	امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
المجموع شرح المہذب	امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت
الخیرات الحسان	امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر مکی، متوفی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
لوامع الانوار	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۳۷ھ
بغیۃ الباحث	امام نور الدین علی بن سلیمان الہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ عرب شریف
کشف الالتباس	شیخ عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	دار احیاء العلوم ۱۴۲۴ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۹۱۳ء
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
مفتاح السعادۃ	احمد بن مصطفی الشہیر بطاش کبری زادہ متوفی ۶۶۲ھ	دار ابن حزم ۱۴۳۱ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
النہایۃ فی غریب الاثر	ابوالسعادات مبارک بن محمد ابن اثیر جزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
اعانۃ الطالبین	ابوبکر عثمان بن محمد شطا دسیاطی بکری، متوفی ۱۳۰۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۲ھ
شمس المعارف الکبری	امام احمد بن علی البونی، متوفی ۶۲۲ھ	مکتبہ انوار الھدی کوئٹہ ۱۴۰۰ھ
الحق المبین	علامہ سید احمد سعید کاظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۴ھ
بستان الواعظین	امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
لطائف اشرفی	نظام الدین یمنی	مکتبہ سمنانی باب المدینہ کراچی
مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
طہارۃ القلوب	عارف باللہ سیدی عبدالعزیز دیرینی، متوفی ۶۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ

مجموع رسائل	علامہ علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار اللباب ترکی ۱۴۳۷ھ
خلاصۃ الاثر	محمد أمین بن فضل اللہ بن محب الدین بن محمد المحبی، متوفی ۱۱۱۱ھ	دار صادر بیروت
النور فی فضائل الایام والشھور	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دائرہ شؤون الاسلامیہ دبئی ۱۴۳۹ھ
التبصرہ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۳ھ
تبیین العجب بما ورد فی شھر رجب	حافظ امام ابن حجر عسقلانی شافعی، متوفی ۸۵۲ھ	مؤسسۃ قرطبہ اندلس
لسان العرب	محمد بن مکرم ابن منظور افریقی، متوفی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الاعلمی بیروت ۱۴۲۶ھ
غیاث اللغات	مولانا محمد غیاث الدین مصطفٰی آبادی	باب المدینہ کراچی
المزھر فی علوم اللغۃ	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
معارف الانعام	امام یوسف بن حسن دمشقی حنبلی، متوفی ۹۰۹ھ	دار النوادر بیروت ۱۴۳۲ھ
لطائف المعارف	زین الدین عبد الرحمن بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۲۰۰۹ء
بھجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
حدائق الاولیاء	عمر بن احمد انصاری اندلسی، متوفی ۸۰۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹ء
روضۃ الطالبین	امام ابو زکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۱۲ھ
فضائل الاوقات	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیھقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
اداء ما وجب من بیان وضع الوضاعین فی رجب	عمر بن حسن الاندلسی الشھیر ابن دحیۃ کلبی، متوفی ۶۳۳ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۱۹ھ
الارشاد والتطریز فی فضل ذکر اللہ	عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
التذکار فی افضل الاذکار	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	مکتبہ دار البیان بیروت ۱۴۰۷ھ
الامالی المطلقۃ	حافظ امام ابن حجر عسقلانی شافعی، متوفی ۸۵۲ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۱۶ھ
الدرر الحسان فی البعث ونعیم الجنان	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الامین قاھرہ ۱۴۱۴ھ
الدعوات الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیھقی، متوفی ۴۵۸ھ	منشورات مرکز المخطوطات والتراث الکویت ۱۴۱۴ھ
کتاب السبعیات	ابو نصر محمد بن عبد الرحمن الھمذانی، متوفی ۸۷۴ھ	المطبعۃ المیمنۃ مصر
المنھل الصافی	یوسف بن تغری جمال الدین ابو المحاسن، متوفی ۸۷۴ھ	الھیئۃ المصریۃ مصر ۱۹۸۴ء
تحفۃ الاخوان	شھاب الدین احمد بن حجازی، متوفی ۹۷۸ھ	برنال الکوکب المصری البھیہ ۱۳۹۷ھ
فضائل شھر رجب	حسن بن محمد بن الحسن الخلال، متوفی ۴۵۲ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۶ھ
فیوض الحرمین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، متوفی ۱۱۷۶ھ	مدرسہ عزیزی دہلی ہند
فضل عشر ذی الحجۃ	امام ابن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۳۲ھ

ماذا فی شعبان	سید محمد بن علوی مالکی المکی الحسینی، متوفی ۱۴۲۵ھ	مکۃ مکرمہ
کلیات جواہر خمسہ	حضرت غوث محمد گوالیاری، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
مجموع لطیف انسی	مجموعۃ العلماء	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۶ھ
مرقعِ کلیمی	حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی، متوفی ۱۱۴۲ھ	حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور ۲۰۰۱ء
نعت البدایات	الشیخ محمد فاضل بن مامین (ماء العینین)، متوفی ۱۳۲۸ھ	دارالفکر بیروت
نور اللمعۃ فی خصائص الجمعۃ	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ
وداع رمضان	امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دائرۃ الشؤون الاسلامیہ دبئی ۱۴۳۲ھ
عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ	علامہ سید عمر بن احمد الخرپوتی، متوفی ۱۲۹۹ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
الفوائد لتمام الرازی	حافظ ابو القاسم تمام بن محمد رازی، متوفی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۱۲ھ
الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح	علامہ محمد بن علی بن طولون الدمشقی، متوفی ۹۵۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
الغنیۃ لطالبی طریق الحق	شیخ عبدالقادر الجیلانی، متوفی ۵۶۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
الکشف والبیان عن فضائل لیلۃ النصف من شعبان	علامہ حافظ شیخ سالم السنہوری المالکی، متوفی ۱۰۱۵ھ	دار جوامع الکلم قاہرہ
تذکرۃ بالاخبار عن اتفاقات الاسفار	محمد بن احمد بن جبیر الاندلسی، متوفی ۵۸۱ھ	دار السویدی للنشر والتوزیع ابوظہبی ۲۰۰۸ء
عجائب المخلوقات	عماد الدین زکریا ابن محمد قزوینی، متوفی ۶۸۲ھ	مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۲۱ھ
خطبات ہاشمیہ	شیخ الاسلام محمد ہاشم بن عبد الغفور ٹھٹھوی، متوفی ۱۱۷۴ھ	مفتی اعظم سندھ اکیڈمی دار العلوم مجددیہ نعیمیہ
مرآۃ الاسرار (مترجم)	شیخ عبد الرحمٰن چشتی، متوفی ۱۰۹۴ھ	الفیصل، مرکز الاولیاء لاہور
ملفوظات شاہ عبد العزیز (مترجم)	✽✽✽✽✽✽	پاکستان ایجوکیشنل پبلیشرز لمیٹڈ کراچی ۱۹۶۰ء
رکن دین	حضرت شاہ محمد رکن الدین، متوفی ۱۰۹۴ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
تعلیم المتعلم	برھان الدین زرنوجی، متوفی ۶۴۰ھ	باب المدینہ کراچی
تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ	ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم	کتب خانہ امجدیہ دہلی ہند
دولتِ بے زوال	مفتی سید عبد الفتاح حسینی قادری گلشن آبادی، متوفی ۱۳۲۳ھ	جامعہ اہلسنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک ۱۴۳۴ھ
جواہر غیبی	سید مظفر علی شاہ	مطبع منشی نول کشور لکھنو
فضائل الایام والشہور	مولانا نور محمد قادری چشتی	مکتبہ نوریہ رضویہ ۲۰۰۳ء
میلاد و قیام	رئیس المتکلمین علامہ مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبہ برکات المدینہ ۱۴۲۹ھ
بارہ مہینوں کے فضائل و مسائل	مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی، متوفی ۱۴۳۱ھ	عطاری پبلشرز باب المدینہ کراچی
اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	شہزادۂ اعلیٰ حضرت مصطفٰے رضاخان نوری، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
فیضانِ فاروقِ اعظم	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
بڑھاپچاری	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مدنی پنج سورہ	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
فیضانِ سنت	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
جنات کا بادشاہ	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ابلق گھوڑے سوار	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
آقا کا مہینا	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ربیع الآخر 1440ھ	*****	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
قبالۂ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
سامانِ بخشش	شہزادۂ اعلیٰ حضرت مصطفٰے رضاخان نوری، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش مرمم	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ

صَلوٰۃُ التَّوبَہ

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کرکے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ پاک اس کے گناہ بخش دے گا“

(ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ عند التوبہ، 414/1، حدیث:406)

مشہور قرآنی سورتوں، دُرودوں، روحانی وطبی علاجوں
اور خوشبودار مَدَنی پھولوں کا دلچسپ مَدَنی گلدستہ

مَدَنی پَنج سُورہ

اس کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔

سُورۃ المُلک
دُرودِ پاک
دعائیں اور وظائف

شیخ طریقت امیر اہل سنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نَمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ISBN 978-969-631-683-1
0126300
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net